یہ کتاب خاص قوم شیعہ کے واسطے چھاپی گئی ہے اہلسنت اسکو نہ خرید کریں اور نہ پڑہیں

ہو العزیز

ہزار ہزار شکر پروردگار کہ درین ایام فرخندہ فرجام کتاب مستطاب تصنیف افضل المتکلمین سرآمد محققین جناب مولوی سید محمد ابو القاسم صاحب دام افضالہ

موسوم بہ

عشرۂ کاملہ

جواب سوال جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب ساکن محلہ قلعہ آباد من محلات شہر الہ آباد

مخفی نرہے کہ اس کتاب کے مصنف نے ایک کتاب اور بہی موسوم بعین الایمان فرقہ ناجیہ کی تحقیقات مین ایسی عمدہ لکہی ہے کہ جسکو عجایب قدرت خداوندی کا نمونہ کہئے تو بجا ہے اور وہ بہی عنقریب چہپنیوالی ہے

سنہ ۱۸۹۵ع

در مطبع ایکسچینج پریس الہ آباد طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد پروردگار و نعت حضرت سید ابرار و منقبت ایمہ اطہار و مدح صحابہ اخیار
واضح ہو کہ درنیولا جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب ساکن محلہ خلد آباد شہر الہ آباد نے
چار ورق کی ایک کتاب جسکا عنوان یہ ہے کہ سوال از جمیع علمای شیعہ چھپوا کے
شایع کی بعد ازان اوسی سوال کو سید شاہ محمد ولایت حسین صاحب ساکن ڈیورہ
ضلع گیا نے کچہ ترمیم کر کے آٹھ ورق کی کتاب مین چھپوا کر شایع کیا اور جواب لکہنے
کے واسطے چہ مہینہ کی مہلت دی بعد ازان اوسی سوال کو سید علی حسین صاحب
ولد سید محمد حسین صاحب کاظمی ساکن موضع نہالپور ضلع الہ آباد نے مختصر کر کے چھپوا کے
مشتہر کیا اور جواب لکہنے کے واسطے چار مہینہ کی مہلت دی اور شیعون کو خدا اور رسول
اور ایمہ معصومین کی قسم دیکے یہ فرمایش کی کہ مدت مذکور مین ضرور جواب تحریر فرمائین
اور تینون صاحبون نے یہ دعوی کیا کہ اس سوال کا جواب شیعون سے ابد تک
نہ ہو سکیگا اب ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ کجا یہ دعوی کہ شیعون سے ابد تک اس سوال کا
جواب نہ ہو سکیگا اور کجا یہ قلیل مہلت کہ چہ مہینہ یا چار مہینہ مین جواب لکہین اس
دعوی اور اس مدت مہلت مین کیا مناسبت ہے جب ہم اس بات کو یقینا جانتے ہین
کہ زید آسمان پر کبھی نہین جا سکتا ہے تو ہم یہی کہینگے کہ اگر زید آسمان پر جانیکا دعوی
کرتا ہے تو جتنی مہلت چاہے اوتنی ہم اوسکو دیتے ہین لیکن وہ کبھی نہ جا سکیگا
نہ یہ کہ زید اگر آسمان پر جانیکا دعوی کرتا ہے تو ہم اوسکو چار یا چہ مہینہ کی مہلت دیتے ہین

اگر اس مدت مین وہ نہ جائیگا تو ہم جانینگے کہ وہ کبھی نہ جاسکیگا لیکن اس قلیل مہلت سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سایل صاحب اس بات کو خوب سمجھے ہوے ہین کہ اگر زیادہ مہلت
دیجائیگی تو اس سوال کے صدہا جواب ہوجائینگے لہذا اتنی مدت تجویز کی تا یہ گمان
کہ اگرچہ اس مدت مین جواب قلمبند ہو بھی جاے تو اتنے دنون مین اوسکا چھپنا اور مشہور ہونا
دشوار ہے اور چونکہ اتنی مدت مین اوسکی شہرت نہوگی تو یہ کہنیکا موقع ملیگا کہ جواب نہ ہوسکا
اور اسی گمان مرجبلہ کے سامنے یہ تعلی کی لی ہے کہ ابد تک اسکا جواب نہ ہوسکیگا پھر مشتہر صاحب
لکھتے ہین کہ اگر اتنی مدت مین جواب کافی نہ ہوا تو یقیناً یہ کہا جائیگا کہ حضرات شیعہ ہاسنت کے
جواب سے ویسا ہی عاجز ہوے جیسا کہ قران کے مقابلہ مین فصحای عرب آپ مشتہر صاحب
کی خوش فہمی اور لیاقت علمی قابل تعریف ہے کہ سوال تو یہ ہے کہ شیعہ جناب امیر کا ایمان
خوارج کے مقابلہ مین ثابت کرین پس لو فرضاً اگر شیعہ اس امر مین عاجز ہونگے تو کیا کہا جائیگا
کہ شیعہ خوارج کے مقابلہ مین عاجز ہوگئے یا یہ کہ اہل سنت کے مقابلہ مین عاجز ہوگئے اور
یہہ دعوی مثل اسکے ہے کہ کوئی عیسائی کسی مسلمان سے کہے کہ تم اپنے رسول کی
رسالت ہندؤن کے مقابلہ مین ثابت کرو اور اگر نہ ثابت کرسکوگے تو یہ کہا جائیگا
کہ اہل اسلام عیسائیون کے مقابلہ مین رسالت کے ثابت کرنے مین عاجز ہوگئے
اور مشتہر صاحب کی یہ بہادری بھی قابل تماشا ہے کہ شیعون کے مقابلہ سے بھاگ کے
خوارج کے دامن کے نیچے پناہ لی ہے اور وہین سے آڑ مین بیٹھے بیٹھے یہ شعر بھی پڑھ
رہے ہین سہ جوانمردان نہ پیچند از میان رد ٭ ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو پھر
مشتہر صاحب فرماتے ہین کہ اگر جواب نہ شایع ہوگا تو تھوڑی دنون مین آپ سنلیجئیگا
کہ ایک جماعت کی جماعت اون شیعون کے جنکا مذہب تشیع اباعن جد موروثی تھا
یا تو کھلم کھلا سنی ہوئینگے یا بظاہر شیعہ اور بباطن سنی رہینگے مین کہتا ہون کہ ظاہری شیعہ
تو وہی شخص کہا جائیگا کہ جو خلفای ثلثہ کی بہ نسبت وہی الفاظ استعمال کرتا ہو جو کل شیعہ
استعمال کرتے ہین۔ پس آیا ممکن ہے کہ ایسا شخص ظاہری شیعہ اور باطنی سنی کہا جاے
مگر مشتہر صاحب کے اس کلام سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ کچھ باطنی سنی ایسے بھی ہین جو
علی الاعلان حضرات ثلثہ کو اونہین الفاظ معلومہ سے یاد کرتے ہین اور باطن مین
سنی بھی بنے رہتے ہین پس ثابت ہوا کہ تقیہ اونکے مذہب مین بھی جایز و درست ہے

بشرطیکہ شیعون کی تقیہ کا عکس ہو چونکہ شہتر صاحب نے اپنے مذہب کی ایک یہ رازکی بات
ہمکو تبلا دی ہے تو اب مین کل شیعون کی طرف سے اونکو یہ دعا دیتا ہون کہ ع
عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است پھر شہتر صاحب کی یہ بات کہ اگر جواب نہ شایع ہوگا
تو شیعہ سنی ہو جاینگی عجیب مہمل بات ہے جبکہ شیعہ اسبات کو خوب جانتے ہین کہ اہل سنت
خوارج کے مقابلہ مین مغلوب ہین کیونکہ خوارج نے انکے مقابلہ مین اپنا اسلام و سقاہت
و تدین ثابت کر دیا ہے یہانتک کہ انکے کتب صحاح ستہ جنکے اوپر انکے مذہب کی بنا
قایم ہوئی ہے وہ اکثر خوارج کی روایتون سے زیب و زینت دی گئی ہین اور اہل سنت
خوارج کے مقابلہ مین اپنا ایمان و اسلام نہین ثابت کر سکے چنانچہ خوارج انکو کافر و مشرک
جانتے ہین دیکھو کتاب صلح الاخوان تالیف شیخ داؤد آفندی نقشبندی خالدی ابن سید
سلیمان آفندی بغدادی مطبوعہ مصر کا صفحہ ۳ سطر ۵ سطر تک پس بالفرض محال اگر شیعہ خوارج
سے مغلوب ہو جاین تو کونسا قرینہ ہے کہ مذہب تشیع کو چھوڑ کے مذہب تسنن کو اختیار کرین
جو کہ خوارج سے مغلوب اور اونکے نزدیک داخل کفر و شرک ہے اگر شہتر صاحب یہ کہتے کہ
مذہب خوارج اختیار کر لینگے تو فی الجملہ قرینہ کی بات ہوتی لیکن اب ہم شہتر صاحب کو بتلاتے ہین
کہ شیعہ خوارج سے کبھی مغلوب نہ ہونگے بلکہ جب خوارج اونکے مقابلہ مین آینگے تو پہلے بادلہ ثلثہ
مسلمہ خوارج اون پر اتمام حجت کر دینگے اگر وہ مان جاینگے تو فہو المراد اور نہین تو حسب ارشاد
رسول خدا اور بہ تاسی (پیروی کرنا) جناب امیر المومنین اگر اختیار چلیگا تو اونکو قتل کرینگی اور اوسکی جزا مین
دنیا مین نیکنامی اور عقبی مین ثواب عظیم پاینگے جیسا کہ آپکے امام احمد حنبل نے اپنی مسند
مین ابن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سیخرج من امتی قوم
یسیئون الاعمال یقرؤن القران لایجاوز حلوقہم و فی روایۃ حناجرہم قال یزید لا احسبہ الا قال
یحقر احدکم عملہ مع عملہم یقتلون اہل الاسلام فاذا خرجوا فاقتلوہم ثم اذا خرجوا فاقتلوہم فطوبی لمن قتلہم
وطوبی لمن قتلوہ کلما طلع قرن منہم قطعہ اللہ عز و جل فردد رسول اللہ صلعم ذلک عشرین مرۃ
یعنی عنقریب میری امت مین سے ایک قوم نکلیگی کہ وہ لوگ اپنے اعمال برابر بجا لاینگے
قرآن پڑھینگے مگر اونکے حلق سے نہ اتریگا یزید نے کہا مین نہین سمجھتا مگر یہ کہ کہا کہ حقیر جانیگا
آدمی تم مین سے اپنے عمل کو اونکے عمل کے مقابلہ مین وہ لوگ قتل کرینگی مسلمانون کو جسوقت
کہ وہ خروج کرین تو اونکو قتل کرو پھر جسوقت وہ خروج کرین پھر اونکو قتل کرو پھر جسوقت وہ خروج کرین

پہر اونکو قتل کر دیں خوشحال ہین وہ لوگ کہ اونکے قاتل ہین اور خوشحال ہین وہ لوگ
کہ جو اونکے مقتول ہین جب جب اون مین سے کوئی شاخ نکلیگی خدای عز وجل اوسے
کاٹ ڈالیگا اس بات کو حضرت نے بیس مرتبہ یا اور اوس سے زیادہ فرمایا دیکھو
صلہ الاخوان کا صفحہ اب سایل صاحب اور شہر صاحب کی خدمت مین عرض ہے
کہ دیکہہ لین شیعون کے پاس جناب امیر کے ایمان و فضایل ثابت کرنے کے واسطے
خوارج و نواصب کے مقابلہ مین یہ ایک ایسا طریقہ رسول خدا کے حضور سے عنایت
ہوا ہے جو کہ اہل سنت کو نصیب نہین ہوا و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ خدا کا
فضل ہے جسے چاہتا ہے اوسے عنایت کرتا ہے اور اب سایل صاحب کے اوس
سوال کا کامل جواب ہوگیا کہ شیعہ خوارج کے مقابلہ مین جناب امیر کا ایمان کس طریق
سے ثابت کرینگے پس وہ یہی طریق ہے جو ہمنے بیان کیا بعد ازان کسی صاحب نے
شیعہ بنکر ایک خط پنسل سے لکہا ہوا بر سبیل ڈاک سرکاری رئیس ذی شان شاعر
فصیح اللسان سید عالی نسب والا حسب و محب مومنین عابد و زاہد و ذاکر و مداح ایمہ
معصومین مخدومی و مکرمی جناب سید ذاکر حسین صاحب منصف پنشن یافتہ دام فیضہ
کی خدمت مین بہیجا اوس خط مین اکثر شیعان شہر درو ساے محلہ دریا آباد سے سوال
مذکور الصدر کے جواب کی استدعا کی اور مولانا و معتمدنا افضل الفقہا و المتکلمین سید
عالی جناب والا خطاب مجدد و معاون مومنین جناب مولوی سید آغا صاحب پیشنماز دام افضالہ
کی شکایت بہی عدم جواب نویسی کے نسبت لکہی ہے حالانکہ کاتب خط کی یہ شکایت
محض بیجا ہے اسواسطے کہ جناب آغا صاحب قبلہ نے اوسکے جواب لکہنے کی طرف
اس سبب سے توجہ نہ کی تہی کہ سوال مذکور مبتذل و مہمل تہا نہ اس سبب سے کہ اوسکا
جواب لکہنا مشکل تہا جیسا کہ کاتب خط نے اپنی نادانی سے تصور کیا ہے بعد ازان
شہر صاحب نے ایک خط جناب سید آغا صاحب قبلہ کے پاس بہ تقاضای جواب
سوال مذکور بہیجا اور اوس مین کچہہ اعتراض اپنی طبعزاد بہ نام نہاد خوارج مرقوم فرمائی ہین
اون تینون تحریرون کی نقل بلفظہ اس کتاب مین شامل کر دی گئی ہے تا کہ ناظرین
جواب کو معلوم ہو کہ اس زمانہ ناموافق مین اس جنگ نامناسب کی بنیاد اہلسنت نے
ڈالی ہے اور ایسے نازک وقت مین اس فساد کو اونہین نے برپا کیا ہے القصہ جب

اہلسنت نے شیعون پر اس طرحکی سختی کی تو شیعون نے بھی مجبور ہو کے سوال مذکور کے جواب لکھنے شروع کیے چنانچہ ایک جواب انتصار الشریعت کے نمبر سوم جلد اول بابت ماہ دسمبر ۱۸۹۴ء مین چھپ کر شایع ہو چکا ہے اور ایک جواب جناب مولوی سید غلام حیدر خانصاحب جالیسی دام فیضہ نے تحریر فرمایا ہے اور ایک جواب جناب سید نجم الدین حسین صاحب ابن المرحوم سید سجاد علی نقوی جالیسی ملقب بہ خان بہادر نے تحریر فرمایا ہے اور ایک جواب جناب مولوی سید آغا صاحب موصوف دام فیضہ نے اور ایک جواب میرے فرزند دلبند طال عمرہ نے طیار کر کے ایک جلسہ مین مومنین کو سنایا ہے اور نو جواب اجمالی اور ایک جواب تفصیلی اس خاکسار خاک پای ایمہ اطہار سید محمد ابو القاسم عفا اللہ ذنوبہ نے بپاس خاطر جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب سایل تحریر کیا ہے کا شکے سایل صاحب جیسا کہ اپنے سول پر نازان ہین ویساہی اس جواب باصواب سے بھی محظوظ و شادمان ہون پھر سایل صاحب فرماتے ہین کہ علمای شیعہ سے التماس ہے کہ جواب عنایت فرمائین لیکن کوئی سخت کلمہ خلاف تہذیب استعمال نہ فرمائین مین کہتا ہون کہ سایل صاحب کے اس ارشاد کی مین پیروی کرونگا لیکن جو الفاظ ترسیم کرنیوالے صاحب نے استعمال کیے ہین اونکی بھی پیروی کرونگا کیونکہ ابتدا ادہنین کی طرف سے ہوئی ہے پس اونکو اس مین محل شکایت نہین ہو سکتا اور جو الفاظ اونہون نے لکھے ہین وہ یہ ہین کہ دسوین صفحہ سے چودہوین صفحہ تک جناب امیر المومنین اور حضرت سیدہ نسای عالمین کی شان مین بالکل کفر کے کلمات بھر دئے ہین چنانچہ حضرت امیر کو خارج از ایمان اور مخالف ثقلین اور قرآن کا چھپانیوالا اور محرف قران کا تعلیم دینیوالا اور مخالف اوامر ونواہی اور مصداق آیہ یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون کا مصداق اور جہنمی اور کفار کا یار غار اور کفار و منافقین کا مداح و خوشامدی اور لوگون کا گمراہ کرنیوالا اور زناکار وغیرہ لکھا ہے اور اس کفر او بیہودہ گوئی کا بہانہ گیارہوین صفحہ کے حاشیہ پر یہ لکھا ہے کہ ناظرین کو واضح ہو کہ یہ کفریات کتب شیعہ سے بمقتضاے نقل کفر کفر نباشد محض الزاماً نقل کئے گئے ہین سایل کو اس سے بری او بیزار سمجھین انتہی پس مین بھی حضرات ثلثہ وغیرہ کی شان مین وہی الفاظ لکھونگا جو اہل سنت کے احادیث اور آیات قرانی سے

ثابت اور عیان ہونگے اپنی طرف سے کوئی سخت لفظ یا خلاف تہذیب نہ لکھونگا اور یہ کتاب
چہ مقدمہ اور نو جواب اجمالی اور ایک جواب تفصیلی پر مشتمل ہے اور اسکا نام عشرہ کاملہ
ہے خداوند تعالی اپنے فضل وکرم سے ایسی توفیق عنایت فرمائے کہ یہ کتاب
حسب خواہش اتمام کو پہونچے اور مومنین کے دلون کو اس سے فرحت و سرور اور
سایل کی طبیعت کا شک دور ہو اور احقر الانام کا یادگار دار ناپایدار مین باقی رہے
بحق محمد سید الابرار و اہل بیتہ الاطہار و اصحابہ الاخیار۔

مقدمہ اول

مقدمہ اول واضح ہو کہ سایل کے سوال کی قدر و وقعت اوسی وقت تک
ہے جب تک کہ سوال کی اصل حقیقت اور اوسکے مغالطہ کی کیفیت ظاہر نہین کیجاتی
اور جب یہ دونون باتین ظاہر کردیجاینگی تو اسکی لغویت صاف عیان ہوجایگی اب
اسکی تفصیل سنئے کہ کسی شخص کے اثبات ایمان کے لئے تین قسم کی دلیلین فریقین
کے نزدیک تسلیم کی گئی ہین یعنے واقعات واقعیہ اور آیات کتاب اللہ اور احادیث
رسول اللہ جیسا کہ مرمت سوال کے چوتھے صفحہ مین مرقوم ہے پس اگر کسی شخص کا ایمان
ان تین قسم کی دلیلون مین سے کسی قسم کی دلیل سے ثابت ہوجایگا تو اوسکے مومن
ہونے مین نہ شیعہ کو کچھ کلام باقی رہیگا نہ سنی کو اور اگر تینون قسمون سے ثابت
ہوجائے جیسا کہ جناب امیر کا ایمان تینون اقسام سے ثابت ہوگیا ہے تو پھر کیا
کہنا ہے سبحان اللہ نور علے نور پس جناب امیر کا ایمان تو بدلایل مذکورہ فریقین کے نزدیک
مسلم ہوچکا ہے اب نزاع شیعہ و سنی کے درمیان صرف اثبات مین ہے کہ آیا خلفای
ثلثہ کا ایمان بھی ان تین قسمون کی دلیلون سے ویسا ہی ثابت ہوتا ہے جیسا کہ
جناب امیر کا یا نہین اہل سنت دعوی کرتے ہین کہ تینون قسمون سے ویسا ہی
ثبوت ہوتا ہے اور شیعہ کہتے ہین کہ ایک قسم سے بھی ویسا ثبوت نہین ہوتا پس
ظاہر ہوا کہ شیعہ دلایل ثلثہ کی حجت ہونے کا انکار نہین کرتے بلکہ وہ یہ کہتے ہین
کہ یہ دلیلین حجت تو ہین لیکن تم ان دلیلون سے خلفا کا ایمان ثابت نہیں کرسکتے ہو
اور نہ ابد تک ثابت کرسکوگے اور ظاہر ہے کہ یہ کہنا کہ فلان دلیل حجت نہین ہے
اور بات ہے اور یہ کہنا کہ فلان دعوی فلان دلیل سے ثابت نہین ہوتا اور
بات ہی دونون مین زمین و آسمان کا فرق ہے پس اہل سنت کو لازم تھا کہ جیسا شیعہ نے

جناب امیر کا ایمان ہر سہ دلایل سے اس طرحپر ثابت کردیا ہے کہ اہل سنت کو کچھ
چون وچرا کی گنجایش باقی نہین رہگی ویساہی اہل سنت بہی خلفا کا ایمان دلایل ثلثہ
سے اس طرحپر ثابت کردیتے کہ شیعہ کو چون وچرا کی گنجایش باقی نہ رہتی اور پہر اگر اسپر بہی
شیعہ نہ مانتے تو اہل سنت بیشک یہ کہہ سکتے تہے کہ دلایل مذکورہ سے جس طرحپر تمنے
جناب امیر کا ایمان ثابت کیا ہے ویسی طرحپر ہمنے بہی جناب ثلثہ کا ایمان ثابت کیا ہے
پس اگر دلایل مذکورہ سے فی الواقع جناب امیر کا ایمان ثابت ہوجاتا ہے تو انہین
دلیلون سے جناب خلفا کا ایمان بہی ثابت ہوجایگا اور اگر خلفا کا نہ ثابت ہوگا تو جناب
امیر کا بہی نہ ثابت ہوگا اور اتنی ہی تقریر پر قصہ ختم ہوجاتا ہے اور اب سایل صاحب
شیعون سے یہ فرمایش نہین کرتے ہین کہ اگر تم خلفا کی ایمان کو تسلیم نہین کرتے ہو تو دلایل
مذکورہ کو چہوڑ کے کسی دوسری دلیل سے جناب امیر کا ایمان خوارج کے مقابلہ مین
ثابت کردو اور ہم جانتے ہین کہ دلایل مذکورہ کے سوا تم کوئی دوسری دلیل ابد تک
نہ پاوگے کیونکہ اگر شیعہ یہ کہتے کہ جناب ثلثہ کا ایمان ہم اس سبب سے نہین مانتے کہ دلایل
مذکورہ اثبات ایمان کے واسطے حجت نہین ہین تب البتہ سایل صاحب یہ کہہ سکتے تہے
کہ اگر دلایل مذکورہ حجت نہین ہین تو جناب امیر کا ایمان کسی اور دلیل سے ثابت کرد
اور ظاہر ہے کہ اتنے کام کے واسطے بہی سایل صاحب کو خوارج سے مدد لینے کی
کوئی ضرورت نہین تہی اور چونکہ انہون نے بلا وجہ خوارج کو مدد کے واسطے بلایا
تو اس سے صریح ظاہر ہے کہ جناب ثلثہ کا ایمان دلایل مذکورہ سے ثابت نہین کرسکتے
ہین حالانکہ انکا مذہبی فرض یہی تہا کہ دلایل مذکورہ سے حضرات ثلثہ کا ایمان ثابت
کردین یہ فرض نہین تہا کہ خوارج کو اپنا مددگار بناکے جناب امیر کے ایمان باطل کرنیکی
کوشش کرین اور انکا یہ کام کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انکا مذہب ایسا
کمزور وبے بنیاد ہے کہ کسی دلیل سے اوسکا ثبوت نہین کرسکتے لہذا مجبور ولاچار
ہوکے اپنا فرض مذہبی یعنی اثبات ایمان خلفای ثلثہ کو ترک کرکے اپنے مذہب کے
خلاف ایک امر ناجایز یعنی جناب امیر کے ایمان باطل کرنے کو اختیار کیا مگر بفضل
خدا ہم کو خوارج سے کچہ خوف نہین ہے انشاء اللہ تعالی اس کام مین بہی اہل سنت ہی
نقصان اوٹہائینگے ہمارا کچہ زیان نہ ہوگا جیسا کہ آگے چل کے معلوم ہوجایگا اور

سائل صاحب کا یہ مغالطہ کہ شیعہ دلایل مذکورہ کو چھوڑ کے کسی دوسری دلیل سے جناب امیر کا ایمان ثابت کرین ہمارے اوپر کارگر نہ ہوگا ہم ادلہ مذکورہ کو کیون ترک کرین کیا ہم آیات قرانی اور احادیث رسول اور واقعات واقعیہ کو حجت نہین جانتے جو ترک کردین یا آن دلایل سے جناب امیر کا ایمان ثابت نہین کرسکتے جو ترک کردین بلکہ اہل سنت چونکہ دلایل مذکورہ سے حضرات ثلثہ کا ایمان نہین ثابت کرسکتے ہین لہذا اونکو چاہیے کہ اب دلایل مذکورہ کو ترک کرین اور اونکے ایمان ثابت کرنے کے واسطے کوئی دوسری دلیل تلاش کرین لیکن انشاء اللہ یہ بات اونکو ابد تک نصیب نہ ہوگی اور ہم تو یہی کہین گے کہ دلایل مذکورہ سے جیسا کہ ہم تمہارے اور خوارج کے مقابلہ مین جناب امیر کا ایمان اس خوبی سے ثابت کردیتے ہین کہ تمکو اور خوارج کو چون و چرا کی گنجایش باقی نہین رہتی اوسیطرح تم اور خوارج اور نواصب تینون مل کے اپنے حضرات ثلثہ کا ایمان اونہین دلایل سے ایسا ثابت کردو کہ ہمکو چون و چرا کی گنجایش باقی نرہے اور جب یہ باتین معلوم ہوچکین تو یہ بھی جاننا چاہیے کہ سائل کا یہ سوال کہ فلان فلان دلایل سے ہم خلفا کا ایمان ثابت کرتے ہین اور شیعہ اوسکو نہین مانتے ہین بس بتلائین کہ خوارج کے مقابلہ مین جناب امیر کا ایمان وہ کس طرح سے ثابت کرین گے اگر ان دلیلون کے سوا کوئی اور دلیل ہو تو بیان کرین اور نہین تو ہرگز ہرگز جواب لکھنے کا قصد نکرین پانچ مغالطون پر مشتمل ہے اول یہ کہ کہتے ہین کہ فلان فلان دلایل سے خلفا کا ایمان ثابت ہوتا ہے اور یہ محض دعوا ہی دعوی ہے کیونکہ نہ کسی دلیل سے ثابت کیا ہے اور نہ کبھی کرسکین گے چنانچہ دسوین جواب مین انشاء اللہ اسکا حال کھل جائیگا دوم یہ کہ کہتے ہین کہ اگر دلایل مذکورہ سے جناب امیر کا ایمان ثابت ہوگا تو انہین دلیلون سے خلفا کا بھی ایمان ثابت ہوجائیگا اور اگر خلفا کا نہ ثابت ہوگا تو جناب امیر کا بھی نہ ثابت ہوگا اور یہ دعوی بھی ویسا ہی ہے کیونکہ دلایل مذکورہ سے جناب امیر کا ایمان ایسا ثابت ہوتا ہے کہ چون و چرا کو کچھ دخل نہین رہجاتا از انجملہ

ایک یہ حدیث ہے جسے نسائی ۔ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور خصائص
نسائی ہے اس صفحہ مین بہ الفاظ ہین عن علی قال جاء النبی صلعم اناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک
وحلفائک وان اناسا من عبیدنا قد اتوک لیس فیہم رغبۃ فی الدین ولا رغبۃ فی الفقہ انما فروا
من ضیاعنا واموالنا فاردد ہم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال صدقوا انہم
لجیرانک وحلفائک فتغیر وجہ النبی صلعم ثم قال لعمر ما تقول فقال صدقوا انہم
لجیرانک وحلفائک فتغیر وجہ النبی ثم قال یا معشر القریش واللہ لیبعثن اللہ
علیکم رجلا منکم قد امتحن اللہ قلبہ الایمان فلیضربنکم علی الدین او یضرب بعضکم قال
ابو بکر انا ہو یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا ہو یا رسول اللہ قال لا ولکن ہو الذی
یخصف النعل وکان اعطی علیا النعل یخصفہا **حاصل مطلب** اس روایت
کا یہ ہے کہ ایک مرتبہ کچھ قریش کے لوگ رسول خدا صلعم کے پاس آئے
اور کہا کہ ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آگئے ہین اونکو دین مین کچھ رغبت
نہین ہے اور نہ فقہ مین اور ہم تمہارے پروسی اور حلیف ہین اگر تم اون لوگون کو
واپس کردو تو بہتر ہے اسپر رسول خدا نے ابو بکر سے فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو
وہ بولے کہ یہ لوگ سچ کہتے ہین بے شک آپکے پروسی اور ہم قسم ہین اس
رسول اللہ صلعم کا چہرہ متغیر ہوا اور عمر سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو وہ بولے کہ یہ لوگ
سچ کہتے ہین بے شک آپکے پروسی اور حلیف ہین اسپر بھی حضرت رسول خدا
کا چہرہ متغیر ہو گیا پھر فرمایا کہ ای گروہ قریش قسم ہے خدا کی کہ اللہ تعالے تم پر
مبعوث کریگا ایک مرد کو تم مین سے کہ اللہ تعالی نے اوسکے ایمان قلبی کا
امتحان لے لیا ہے اور البتہ وہ تمکو دین پر مار یگا یا بعضون کو تم مین سے ماریگا
تب ابو بکر نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا وہ شخص مین ہون حضرت نے فرمایا کہ نہین
عمر نے کہا کہ کیا مین ہون آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ وہ شخص وہی جو جوتے کی مرمت
کر رہا ہے اور آپ نے اپنی جوتی حضرت امیر المومنین کو مرمت کرنے کو دی تہی
اور آپ بیٹہے ہوے مرمت کر رہے تہے انتہی اس حدیث سے جناب امیر کا
ایمان تو بہ خوبی ثابت ہو گیا بلکہ اس طرح سے ثابت ہو گیا کہ خداوند تعالی
نے اونکے دل کا امتحان لے لیا ہے اور جناب شیخین کا ایمان نہ ثابت ہوا

کیونکہ جناب رسول خدا نے دونون صاحبون کے جواب مین فرمایا کہ نہین اب سایل صاحب کس مونہہ سے یہہ دعوی کرینگے کہ اگر ان دلیلون سے جناب امیر کا ایمان ثابت ہوگا تو اونہین سے شیخین کا بہی ثابت ہوجایگا اور اگر شیخین کا نہ ثابت ہوگا تو جناب امیر کا بہی نہ ثابت ہوگا بلکہ حق بات یہ ہے کہ دلایل مذکورہ سے جناب ثلثہ کا ایمان تو نہین ثابت ہوتا بلکہ اونکا نفاق ثابت ہوتا ہے چنانچہ آیندہ اسکا مفصل بیان آیگا اور ظاہر ہے کہ جب نفاق ثابت ہوتا ہے تو پہر ایمان ہرگز نہ ثابت ہوگا اور ان کا نفاق جناب امیر کے ایمان مین کچہہ نقصان نہین پہونچا سکتا کیونکہ جسکا امتحان عالم الغیب عارف القلوب لے چکا اوسکے ایمان مین کسی کی بے ایمانی کیا ضرر پہونچا سکتی ہے پس سایل نے جو ملازمت کا دعوی کیا ہے وہ باطل ہوگیا اور یہ بات تو ہر شخص سمجہ سکتا ہے کہ اگر اہل سنت خلفای ثلثہ کا ایمان کسی دلیل سے ثابت کر سکتے تو اوسی کے ثبوت مین کوشش کرتے کیونکہ یہ امر اونکے مذہب کے موافق اور داخل کار خیر ہے اور خوارج سے مدد لینے اور جناب امیر کے ایمان باطل کرنے اور محبان علی کو معاذاللہ دیکے اونکی محبت سے باز رکہنے کے درپے نہوتے کیونکہ یہ امر اونکے مذہب کے خلاف اور باعث خرابی عاقبت ہے **سوم** یہ کہ سایل صاحب کہتے ہین کہ شیعہ اونکو نہین مانتے یعنی دلایل مذکورہ کو حجت نہین مانتے اور یہ بات بہی ناحق ہے شیعہ دلایل مذکورہ کو حجت مانتے ہین چنانچہ انہین دلیلون سے جناب امیر کا ایمان اور اونکے فضایل ثابت کرتے ہین **چہارم** یہ کہ کہتے ہین کہ شیعہ دلایل مذکورہ کو چہوڑ کے کسی اور دلیل سے جناب امیر کا ایمان خوارج کے مقابلہ مین ثابت کرین اور یہ حکم سراسر بیجا ہے کیونکہ اسوقت تو اہل سنت خلفا کے ایمان ثابت کرنے کا دعوی کر رہے ہین اور شیعہ اوسکا انکار کرتے ہین پس یہ بحث شیعہ وسنی کے درمیان ہے خوارج سے کچہہ علاقہ نہین رکہتی ہے ہان جب یہ بحث ختم ہوجایگی تب خوارج سے گفتگو کیجایگی اور اہل سنت کا یہ حکم اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ وہ خلفا کا ایمان ثابت نہین کر سکتے لہذا اس بہانہ سے اپنا پیچہا چہوڑایا چاہتے ہین **دوم** یہ کہ اونکا یہ کہنا اوس وقت مناسب ہوتا کہ شیعہ

دلایل مذکورہ کو حجت نہ مانتے ہوتے اور خوارج کے مقابلہ مین جناب امیر کے
ایمان کی بحث اوسوقت مناسب ہوتی کہ شیعہ خوارج کو مثل اہل سنت مسلمان
جانتے لیکن شیعہ تو اونکو حسب ارشاد رسول خدا دین و ایمان سے خارج اور
اونکا قتل کرنا واجب جانتے ہین پس اون سے جناب امیر کے ایمان مین بحث کرنا
ویسا ہی بے محل ہے جیسا کہ یہود و مشرکین کے مقابلہ مین بلکہ اونکے مقابلہ مین
پہلے دین اسلام سے بحث کرنی چاہئے جب وہ دین اسلام کو قبول کر لینگے تو
جناب امیر کے ایمان مین اونسے بحث کرنے کی کچھ حاجت نہوگی بلکہ وہ بہی
اوسیطرح بے چون و چرا مان لینگے جیسا کہ اہل سنت نے مان لیا ہے پنجم یہ کہ
سایل صاحب کہتے ہین کہ ان دلیلون کے سوا شیعہ کوئی دوسری دلیل نہ پاینگے
یہ عجب مہمل بات ہے جب کہ شیعہ جناب امیر کا ایمان انہین دلایل سے
ثابت کئے ہوے بیٹہے ہین تو اونکو دوسری دلیل کی تلاش کرنے کی
ضرورت ہی کیا ہے ہان دوسری دلیل تلاش کرنے کی اہل سنت کو بیشک
ضرورت ہے کیونکہ وہ دلایل مذکورہ سے خلفا کا ایمان نہین ثابت کر سکتے ہین
چنانچہ اسی سبب سے خوارج سے مدد لینے کے محتاج ہوے اور اس مدد سے
بہی اونکی حاجت روائی نہ ہوئی چنانچہ خود فرماتے ہین کہ دوسرے سوال مین
ہم یہود و نصارے اور مشرکون و بت پرستون سے مدد لینگے لیکن انشاء اللہ
تعالی وہ اسمین بہی ناکام رہینگے کیونکہ جو اونکا فرض مذہبی ہے کہ خلفا کے
ایمان کا ثبوت ہو وہ اون لوگون سے مدد لینے کے بعد بہی نہ حاصل ہوگا
اور انکی کل کوششین اور جانفشانیان بیکار ہونگی اور یہ جناب امیر کی عداوت
کا نتیجہ اور خلفاے ثلثہ کی محبت کا ثمرہ ہے کہ اہل سنت کو کبہی خوارج کا پیرایہ
اور کبہی یہود و نصارے کا لباس اور کبہی مشرکون اور بت پرستون کا شعار
اختیار کرنا پڑتا ہے اور پہر بہی کامیابی نہین حاصل ہوتی اب توضیح مدعا کے
واسطے ایک ایسی مثال لکہتا ہون جس سے اس سوال کی ملمع کاری بہت
آسانی سے ظاہر ہو جایگی مثلاً فرض کیجئے کہ زید نے ایک مکان بلا شرکت
غیری خرید کیا اور بیعنامہ لکہوا کے اوسکو حسب ضابطہ بہ شہادت گواہان معتبر

و دیانتدار بلکہ بہ شہادت مخالفین و اغیار بھی عدالت سے مسجل و مکمل کروالیا
اب عمرو کہتا ہے کہ مکان مذکور کو مین نے اور زید نے مل کے خرید کیا ہے اور
میرے پاس بیعنامہ بہ شہادت گواہان موجود ہے اور بکر بھی یہی دعوی کرتا ہے
اور یہ شہادت ادا کرتا ہے کہ یہ مکان زید نے نہین خرید کیا ہے بلکہ مین نے
اور عمرو نے مل کے لیا ہے اب عمرو زید کو یہ مغالطہ اور دہمکی دیتا ہے کہ اثبات
دعوی کی دو ہی دلیلین ہین ایک بیعنامہ دوم گواہ اور مین عدالت مین دونون
پیش کر چکا ہون اور تو میرے دعوی کو تسلیم نہین کرتا بلکہ اوسپر رد و قدح کرتا ہے
یعنی میرے بیعنامہ کو جعلی اور گواہون کو جہوٹھا قرار دیتا ہے پس جب کبھی بکر
اس مکان کا دعوی کر کے عدالت مین تجہپر نالش کریگا تو اپنا دعوی اوسکے
مقابلہ مین تو کس طرح سے ثابت کریگا آیا بیعنامہ اور گواہون کے وسیلہ سے
یا ان دونون کو چہوڑ کے کسی تیسرے طریق سے ثابت کریگا اگر تیرے پاس
کوئی تیسرا طریق ہے تو اوسے بکر کے مقابلہ مین بیان کر اور اگر صرف بیعنامہ اور
گواہ ہین تو ہرگز ہرگز عدالت مین پیش نکر اور نہین تو دو مین سے ایک بات ہوگی
یعنی جب تیرا دعوی ان دونون دلیلون سے بکر کے مقابلہ مین ثابت ہوجاویگا تو میرا دعوی
بھی انہین دونون دلیلون سے تیرے مقابلہ مین بھی ثابت ہوجاویگا اور اگر میرا دعوی نہ ثابت ہوگا تو تیرا بھی
بکر کے مقابلہ مین نہ ثابت ہوگا اب وکلاے دانا و تجربہ کار زید کو کیا صلاح دینگے اور حکام نصفت شعار اس مقدمہ مین
کیا فیصلہ کرینگے آیا زید کو یہ کہینگے کہ عمرو کے کہنے کو تو منظور کرے اور بیعنامہ اور گواہون
کے وسیلہ سے اپنے دعوی کی تحقیقات مت کروا بلکہ بیعنامہ اور گواہون کو چہوڑ کے
کوئی تیسری دلیل تلاش کر یا یہ صلاح دینگے کہ چونکہ تیرا بیعنامہ فی الحقیقت مسجل
اور مکمل ہے اور تیرے گواہ بھی معتبر و دیانتدار ہین اور عمرو کو ان باتون سے
کچہہ نصیب نہین ہے اور وہ ان باتون کو خوب جانتا ہے اور اپنے دعوی
کی اثبات سے نا امید ہو چکا ہے لہذا تجہکو ایسا مغالطہ دیتا ہے اور اوسکی
یہ دہمکی صرف اس غرض سے ہے کہ تو کسی طرحسے اپنے دعوی سے باز رہے
پس تو اوسکے کہنے کو قبول نکر بلکہ حاکم کے روبرو درخواست کر کہ طرفین ہمکے
بیعنامہ کی اہلیت اور گواہون کی معتبری اور دیانتداری اور سازش اور کینہ اور بغض اور دیگر وجو

خوف وامید وبیم وغیرہ کا لحاظ کرکے تحقیقات کی جاوے تاکہ حق وباطل مین
امتیاز ظاہر ہوجاوے بعینہ سایل کے سوال کی یہی کیفیت ہے کہ اپنے اثبات
دعوی کی کوئی دلیل کافی نہین رکھتا چنانچہ دسوین جواب مین انشاء اللہ تعالی
حقیقت کھل جاویگی اور چونکہ سایل شیعونکے دلیل کی قوت سے واقف ہے لہذا یہ مغالطہ
دیتا ہے کہ تم اپنے دعوی کے اثبات مین ادلہ مسلمہ فریقین نہ پیش کرو بلکہ کوئی
دوسری دلیل ان دلیلون سے الگ تلاش کرو اور جب اس سوال کی حقیقت
اور مغالطون کی کیفیت معلوم ہوچکی تو اب مومنین یقینا سمجھ گئے ہونگے کہ یہ سوال
ایسا لغو و مہمل اور نامناسب و بے محل ہے کہ شیعون پر ابد تک وارد نہین
ہوسکتا اگرچہ اہل فہم کے نزدیک اب اس سوال کی قدر و وقعت اور تفصیلی جواب
کے لکھنے کی کچھ حاجت باقی نہین رہ گئی لیکن چونکہ اصل غرض عوام الناس کو
سمجھانا ہے اور اونکے ذہن مین یہ بات جم گئی ہے کہ اس سوال کا جواب خالی
از وقت نہین ہے لہذا اونکی تسکین خاطر کے واسطے مین تو جواب اجمالی اور ایک
جواب تفصیلی لکھونگا تاکہ ہر درجہ کے لوگ اپنی اپنی فہم کے موافق اون سے
مستفید ہون **فایدہ جلیلہ** واضح ہو کہ سایل صاحب صفحہ اول مین لکھتے ہین

فایدہ جلیلہ

کہ خاکسار مجبور ولاچار ہوکر سوال معروضہ ذیل جمیع علمای شیعہ کی خدمت مین بغرض
جواب پیش کرتا ہے تاکہ جواب دینے کے وقت دلایل اہل سنت کی وقعت
وقدر اونکو یعنی شیعون کو ظاہر ہوجاوے اور پھر آٹھوین صفحہ مین لکھتے ہین کہ ممکن نہین
کہ بلامدد اہل سنت وجماعت کے اونکو یعنی شیعون کو دشمنان حضرت امیر کے
مقابلہ مین کبھی کامیابی حاصل ہو مین کہتا ہون کہ یہان دو باتین قابل بیان ہین
اول یہ کہ یہان سایل نے انواع دلایل مین سے تین نوع کی دلیلین لکھی ہین
یعنی آیات اور احادیث اور واقعات واقعیہ اور اونکو موسوم بدلایل اہل سنت
کیا ہے اور اس سے سایل کا مطلب یہ ہے کہ دلایل مذکورہ مخصوص بہ اہل سنت
ہین سو اگر اس سے یہ غرض ہے کہ انواع دلایل مذکورہ مین سے جیسے نحو دلیلین
اثبات ایمان خلفا کے واسطے سنیون نے استعمال کی ہین وہ اونکے ساتھ
مخصوص ہین تو بجا ہے شیعون کو اون لغویات سے کچھ علاقہ نہین ہے اور اگر یہ

فایدہ جلیلہ

غرض ہے کہ انواع دلایل مذکورہ اونکے ساتھ مخصوص ہین تو اونکا یہ دعوی محض غلط ہے بلکہ حق یہ ہے کہ انواع دلایل مذکورہ شیعون کے ساتھ مخصوص ہین کیونکہ وہ انہین دلایل سے جناب امیر کے ایمان و فضایل کا اثبات کما حقہ کردیتی ہین برخلاف اہل سنت کہ دلایل مذکورہ مین سے جو جزئیات اونہون نے اثبات ایمان خلفا کے واسطے پیش کئے ہین اون سے اونکا ایمان ہرگز نہین ثابت ہوتا ہے چنانچہ دسوین جواب مین انشاء اللہ اسکی کیفیت کھل جائیگی اور یہی وجہ ہے کہ جب خلفا کا ایمان انواع دلایل مذکورہ سے ثابت نہ کرسکے تو ایک دوسرا طریق اختیار کیا اور وہ بلاشک اونہین کے ساتھ مخصوص ہے اور ہم عنقریب اوسکو بیان کرینگے مگر جیسا کہ خلفای ثلثہ نے حکمت عملی کرکے خلافت اور فدک اور دیگر حقوق اہل بیت کو غصب کرلیا اوسیطرح اہل سنت چاہتے ہین کہ شیعون کو مغالطہ دیکے انواع دلایل مذکورہ کو غصب کرلین مگر خاطر جمع رکھین اسمین اونکی چالاکی کارگر نہ ہوگی دوم یہ کہ کہتے ہین کہ ممکن نہین کہ بلامدد اہل سنت و جماعت کے شیعون کو دشمنان جناب امیر کے مقابلہ مین کامیابی حاصل ہو سو اونکا یہ دعوی غلط ہے شیعہ اپنے دعوؤن کے اثبات مین کسی دوسرے کے محتاج نہین ہین مگر اسکا انکار بھی نہین کرتے کہ اہل سنت سے اونکو مدد نہین پہونچتی اور کیونکر اسکا انکار کرسکتے ہین حالانکہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ یوید ہذا الدین بالرجل الفاجر یعنی اللہ تعالی اس دین کو مرد فاجر کے وسیلہ سے مدد پہونچایگا پس اگر شیعون کو اہل سنت سے مدد پہونچی تو اسمین نہ شیعون کو کچھ عار اور نہ سنیون کو کچھ باعث افتخار ہے لیکن ظاہر ہے کہ کسی شخص کی مدد کا محتاج ہونا اور بات ہے اور کسی کو کسی شخص سے مدد پہونچنا اور بات ہے اور ایسا ہی مدد پہونچانا بھی کئی طرح سے ہوتا ہے ایک مدد پہونچانا خیر خواہی اور دوستی سے ہوتا ہے اور ایک مجبوری اور خوف کے سبب سے ہوتا ہے اور ایک کسی غرض فاسد اور طمع سے ہوتا ہے اور ایک بالقصد اور بالاہتمام ہوتا ہے اور ایک بلا قصد و بلا شعور ہوتا ہے لیکن جو مدد اہل سنت سے پہونچتی ہے وہ خیر خواہی سے اور بالقصد و باہتمام نہین پہونچتی

فایدہ جلیلہ

غرض ہے کہ انواع دلایل مذکورہ اونکے ساتھ مخصوص ہین تو اونکا یہ دعوی
محض غلط ہے بلکہ حق یہ ہے کہ انواع دلایل مذکورہ شیعون کے ساتھ مخصوص ہین
کیونکہ وہ انہین دلایل سے جناب امیر کے ایمان و فضایل کا اثبات کما حقہ کردیتے
ہین برخلاف اہل سنت کہ دلایل مذکورہ مین سے جو جزئیات اونہون نے اثبات
ایمان خلفا کے واسطے پیش کیے ہین اون سے اونکا ایمان ہرگز نہین ثابت
ہوتا ہے چنانچہ دسوین جواب مین انشاء اللہ اسکی کیفیت کھل جائیگی اور یہی
وجہ ہے کہ جب خلفا کا ایمان انواع دلایل مذکورہ سے ثابت نہ کرسکے تو ایک
دوسرا طریق اختیار کیا اور وہ بلاشک اونہین کے ساتھ مخصوص ہے اور ہم
عنقریب اوسکو بیان کرینگے مگر جیسا کہ خلفای ثلثہ نے حکمت عملی کرکے
خلافت اور فدک اور دیگر حقوق اہل بیت کو غصب کرلیا اوسیطرح اہل سنت
چاہتے ہین کہ شیعون کو مغالطہ دیکے انواع دلایل مذکورہ کو غصب کرلین
مگر خاطر جمع رکھین اسمین اونکی چالاکی کارگر نہ ہوگی دوم یہ کہ کہتے ہین کہ ممکن نہین
کہ بلامدد اہل سنت و جماعت کے شیعون کو دشمنان جناب امیر کے مقابلہ مین
کامیابی حاصل ہو سو اونکا یہ دعوی غلط ہے شیعہ اپنے دعوون کے اثبات مین
کسی دوسرے کے محتاج نہین ہین مگر اسکا انکار بھی نہین کرتے کہ اہل سنت سے
اونکو مدد نہین پہونچتی اور کیونکر اسکا انکار کرسکتے ہین حالانکہ رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ ان اللہ یوید ہذا الدین بالرجل الفاجر یعنی اللہ تعالی اس دین کو
مرد فاجر کے وسیلہ سے مدد پہونچائیگا پس اگر شیعون کو اہل سنت سے مدد پہونچی
تو اسمین نہ شیعون کو کچھ عار اور نہ سنیون کو کچھ باعث افتخار ہے لیکن ظاہر ہے
کہ کسی شخص کی مدد کا محتاج ہونا اور بات ہے اور کسی کو کسی شخص سے مدد پہونچنا
اور بات ہے اور ایسا ہی مدد پہونچانا بھی کئی طرحسے ہوتا ہے ایک مدد پہونچانا
خیر خواہی اور دوستی سے ہوتا ہے اور ایک مجبوری اور خوف کے سبب سے
ہوتا ہے اور ایک کسی غرض فاسد اور طمع سے ہوتا ہے اور ایک بالقصد
اور بالاہتمام ہوتا ہے اور ایک بلاقصد و بلاشعور ہوتا ہے لیکن جو مدد
اہل سنت سے پہونچتی ہے وہ خیر خواہی سے اور بالقصد و باہتمام نہین پہونچتی

فایدہ جلیلہ
کیا جاتا ہے ۱۲

بلکہ کسی دوسری وجہ سے پہونچتی ہے اور ایسا ہی اون سے مدد پہونچنے مین
کچھ نہ کچھ فایدہ تو ضرور ہے اور نہ پہونچنے مین کچھ زیادہ نقصان نہین ہے اب
مین اوس دوسرے طریق کو لکھتا ہون جو خاص اہل سنت سے منسوب ہے
اور شیعون کو اوس سے کچھ سروکار نہین ہے اور چونکہ اہل سنت کے مذہب کی بنا
اوسی پر قایم ہوئی ہے اور اوسی سے اونکے مذہب کو قوت و ترقی ہوتی ہے
لہذا اوسکے استحکام کی تاکید سلف سے خلف کو سینہ بسینہ اور اوسکی تاکید کرنیکی
وصیت باپ دادون سے چلی آئی ہے اور انکی کتابون مین اوسکی تعلیم کا بہت
اہتمام کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو اور جسطرح سے ہوسکے اہل بیت
رسول کے فضایل و مراتب کو گھٹانا بلکہ ایک سرے سے مٹانا اور خلفای ثلثہ
اور اونکے امثال بلکہ اون دشمنان اہل بیت حتی کہ یزید تک کے مطاعن و معایب
کو چھپانا چاہئے چنانچہ جناب شاہ ولی اللہ صاحب والد بزرگوار جناب شاہ
عبد العزیز صاحب دہلوی اپنے وصیت نامہ مین لکھتے ہین کہ وصیت دیگر آنکہ
درحق اصحاب آنحضرت صلعم اعتقاد نیک باید داشت و زبان بجز مناقب ایشان
جاری نباید ساخت درین مسئلہ دو صنف خطا کردہ اند قومی گمان میکنند
کہ ایشان باہم سینہ صاف بودند و ہرگز مشاجرات میان ایشان نگذشتہ و این
وہم صرف است زیرا کہ نقل مستفیض شاہد است بر مشاجرات ایشان و انکار
این نقل مستفیض نمیتوان کرد و قومی چون این چیزہا بایشان منسوب دیدند
زبان بطعن و لعن کشادند و در وادی ہلاک افتادند برین فقیر ریختہ اند کہ اگرچہ
اصحاب معصوم نبودند و از بعض عوام ایشان ممکن کہ چیزہا بوجود آمدہ باشند
کہ اگر از دیگران مثل آن بوجود آید مورد طعن و جرح گردد اما ما مور یم بکف لسان
از مساوی ایشان و ممنوع ایم از سب و طعن ایشان تعبداً برای مصلحتی و آن
مصلحت آن ست کہ اگر فتح باب جرح در ایشان شود روایت از حضرت پیغمبر صلعم
منقطع گردد و در انقطاع روایت برہم خوردن ملت است و چون روایت
از ہر صحابی برداشتہ نشود اکثر احادیث مستفیض باشند و تکلیف امت بجنبے قایم گردد
و جرح بعض دران نقل خلل نکند این فقیر از روح پر فتوح آنحضرت صلعم سوال کرد

نقل وصیت شاہ ولی اللہ صاحب

کہ چہ می فرمایند در باب شیعہ کہ مدعی محبت اہل بیت اند و صحابہ را بد می گویند حضرت صلعم بنوعے از کلام روحانیے القا فرمودند کہ مذہب ایشان باطل ست و بطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم مے شود و چون ازآن حالت افاقہ دست داد در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان معصوم مفترض الطاعت منسوب للخلق ست و وحے باطنے در حق امام تجویز مے نمایند پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت صلعم را خاتم الانبیاء مے گفتہ باشند تم بلفظہ یعنے اصحاب کے حق مین نیک اعتقاد رکھنا چاہیے اوران کے مناقب کے سوا زبان نہ کھولنا چاہیے اس مسئلہ مین دو گروہ نے خطا کی ہے ایک گروہ والے گمان کرتے ہین کہ صحابہ باہم سینہ صاف تھے اور کچھہ مخالفت اُن کے درمیان مین نہین ہوئی اور یہ صرف وہم ہے اس واسطے کہ قصص مشہورہ اُن کے تخالف پر شاہد مین اور اُن قصص مشہورہ کا انکار ممکن نہین ہے اور ایک گروہ نے جب یہ چیزین اُن مین پائین تو اُن پر لعن وطعن کرنے لگے اور وادے ہلاکت مین پڑ گئے اور اس فقیر کو القا ہوا ہی کہ اگرچہ اصحاب معصوم نہین تھے اور اُن کے بعض عام لوگون مین سے ممکن ہے کہ کچھہ ایسی چیزین واقع ہوئی ہون کہ اگر وہ کسی دوسرے شخص سے واقع ہون تو وہ مورد لعن وطعن ہو۔ لیکن ہم کو یہ حکم ہے کہ ان کے عیبون کے بیان کرنے سے زبان بند رکھین اوران کی بدگوئی اور طعن کرنے سے ایک مصلحت کے واسطے ہم تعبد اً منع کیے گئے ہین اور وہ مصلحت یہ ہی کہ اگر ان کے عیب ظاہر کیے جائین اصحاب رسالت مآب صلعم سے روایتین منقطع ہو جائینگی اور انقطاع روایات سے دین درہم وبرہم ہو جاے گا اور چونکہ ہر صحابی سے روایت کی جاتی ہے تو اکثر روایتین مشہور ہوتی ہین اور امت پر تکلیف بہ حجت قائم ہوتی ہے اور بعض کی جرح اُس نقل مین خلل نہین پہونچاتی اس فقیر نے آنحضرت کی روح پرفتوح سے سوال کیا کہ شیعون کے بارہ مین جو محبت اہلبیت کا دعوے کرتے ہین اور صحابہ کو بُرا کہتے ہین آپ کیا ارشاد فرماتے ہین

آنحضرت صلعم نے کلام روحانی سے ایسا القا فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے
اور ان کے مذہب کا بطلان لفظ امام سے معلوم ہو سکتا ہی اور جب مین اُس
حالت سے ہوش مین آیا تو لفظ امام مین غور کیا معلوم ہوا کہ امام ان کی اصطلاح
مین معصوم مفترض الطاعت منصوب للخلق ہی اور وحی باطنی امام کے حق
مین تجویز کرتے ہین پس حقیقت مین ختم نبوت کے منکر ہین گو زبان سے
آنحضرت صلعم کو خاتم الانبیاء کہتے ہین انتہے آب شاہ صاحب کی عبارت
سے یہ بات تو ظاہر ہو گئی کہ اہل سنت کے نزدیک یہ مسئلہ تعبداً واجب
ہو چکا ہے کہ صحابی کیسا ہی ہو خواہ خواص مین سے ہو خواہ عوام مین سے
ہو اس کے عیبون کو گو کیسے ہی ہون لیکن ضرور چھپانا چاہیے اور وہ کیسے
ہی بدکار ہون لیکن اُن کو نیک جاننا اور لوگون کے روبرو نیک بیان کرنا
چاہیے **دوم** یہ کہ جناب شاہ صاحب کی اس الہامی عبارت نے ایکسا ذرہ
حقہ کا بہت اچھا پتہ دیا ہی اور وہ یہ ہے کہ جب شاہ صاحب نے رسولخدا
سے یہ پوچھا کہ شیعہ جو محبت اہل بیت کا دعوے رکھتے ہین اور اصحاب کو
برا کہتے ہین اُن کے بارہ مین آپ کیا ارشاد فرماتے ہین تو حضرت نے ارشاد
فرمایا کہ اُن کا مذہب باطل ہی لیکن بطلان کی یہ وجہ نہین فرمائی کہ وہ اہلبیت
سے محبت رکھتے ہین اور نہ یہ وجہ فرمائی کہ وہ صحابہ کو برا کہتے ہین بلکہ یہ
وجہ فرمائی کہ وہ امام کے حق مین وحی باطنی تجویز کرتے ہین پس جو فرقہ کہ
محب اہل بیت ہو اور اصحاب ثلاثہ کو برا کہتا ہو لیکن امام کے حق مین وحی
باطنی نہ تجویز کرے وہ جناب شاہ صاحب کی الہامی دلیل کے موافق فرقۂ
حق پر ہے اور نیز یہ کہ جناب خلفاے ثلاثہ کو برا کہنا رسول خدا کے نزدیک
برا نہین ہے اور اس سے صریح ثابت ہوا کہ وہ حقیقت مین برے تھے
سوم یہ کہ ہر صحابی کو نیک سمجھنا اور نیک کہنا بحکم رسول نہین ہی نہین تو رسولخدا
شاہ صاحب کے اس سوال کے جواب مین کہ شیعہ کے حق مین جو اصحاب
کو برا کہتے ہین آپ کیا فرماتے ہین ضرور یہ فرماتے کہ شیعہ کا یہ فعل برا ہی
ہر صحابی کو نیک سمجھنا اور نیک کہنا چاہیے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ تعبدی مسئلہ

اہل سنت کا طبعزاد ہے اور اس طریق سے کسی کا ایمان ثابت کرنا یعنے اُس کی
بیدینی اور معائب کو چھپانا حضرات اہل سنت سے مخصوص ہے اور یہ انہین
کو مبارک رہے شیعہ کو اس کی کچھہ حاجت نہین ہے اور یہین سے اس بات
کو قیاس کرنا چاہیے کہ جب ادنی ادنی صحابی کے ہر قسم کے عیب چھپائے گئے
ہین اور اُن کے واسطے کچھہ مناقب بنائے گئے ہین تو حضرات خلفائے ثلاثہ
جو ان کے نزدیک افضل صحابہ اور خلفاے برحق ہین اُن کے کتنے عیب
چھپائے گئے ہون گے اور کتنے فضائل اور مناقب کے مضامین علما نے
اس تعبدی مسئلہ کی ٹکسال مین ڈھالے ہون گے اور اس طریق کے سوا
اصحاب ثلاثہ کے ایمان ثابت کرنے کے واسطے اہل سنت کے پاس
کوئی دوسرا طریق نہین ہے اسی کو چاہین حجت نام رکھین اور چاہین دلیل
کہین مگر اصل حقیقت اتنی ہی ہے اور جب یہ باتین معلوم ہو چکین تو اب
جاننا چاہیے کہ سائل صاحب آٹھوین صفحہ مین لکھتے ہین کہ یہ تو صرف ایمان
حضرت امیر کے ثابت کرنے کی درخواست بمقابلہ خوارج و نواصب کے شیعہ
سے کی گئی ہے بہت بڑا مقدمہ اسلام و نبوت کا ہے کہ شیعہ کے اصول
پر اُس کا ثابت ہونا بمقابلہ کفار و منکرین اسلام کے اس سے زیادہ محال ہی
چنانچہ انشاء اللہ تعالے عنقریب دوسرا سوال طبع ہو کر شائع ہونے والا
ہے اُس مین چند مقدمات قائم کرکے تمام دنیا کے شیعون سے استدعا
کی گئی ہے کہ اپنے مذہب کی رو سے آنحضرت صلعم کا پیغمبر ہونا اور اسلام
کا دین خدا ہونا بمقابلہ کفار و دشمنان اسلام ثابت کردین اور مذہب شیعہ
سلامت باقی رہے انتہی کلامہ مین کہتا ہون کہ یہ سوال ہی اہل سنت ہی
پر وارد ہوتا ہے کیونکہ مخالف اسلام یہ کہہ سکتا ہے کہ جب تمہارے مقتدا اُن
نے یہ تعبدی حکم دے رکھا ہے کہ صحابہ کے ہر عیب کو حتی الامکان چھپاؤ
اور اُن کے واسطے کچھہ مناقب بناکے اُن کا اظہار کرو تو کیا بعید ہے کہ
تمہارے پیشواؤن نے یہ بھی تعبدی حکم دے رکھا ہو کہ حتی الامکان اپنے
رسول کے ہر عیب کو چھپاؤ اور اُن کے واسطے کچھہ مناقب بناکے اُن کا

اظہار کرو بلکہ یقیناً اس امر مین تم نے زیادہ اہتمام کیا ہوگا کیونکہ رسول کی رعایت
صحابہ کی رعایت سے پیشتر اور بیشتر ہے پس اب تمام دنیا کے سنیون سے
استدعا کی جاتی ہے کہ اپنے مذہب کی رو سے آنحضرت صلعم کا پیغمبر ہونا اور
اور اسلام کا دین خدا ہونا بمقابلہ کفار و دشمنان اسلام ثابت کر دین اور مذہب
سنی سلامت باقی رہے اور یہ اہل سنت کی مخصوص دلیل کی قدر و وقعت ہی
جو سائل صاحب کی ہدایت سے ہم کو جواب لکھنے کی وقت ظاہر ہوئی ہے
اور سائل صاحب نے جو اپنے اس مخصوص طریق کا ذکر نہین کیا اور اُن دلیلون
کا ذکر کیا جن سے اُن کو کچھ بہرہ نہین ہے سو یہ بھی ایک مغالطہ اور اخفاے
حقیقت کا ایک شعبہ ہے اور اب ہم سائل صاحب کو دوستانہ صلاح دیتے
ہین کہ جس دوسرے سوال کا آپ نے وعدہ کیا ہے اُس کو نہ شائع کیجیے تو
بہتر ہے اور نہین تو جیسا اس سوال سے آپ کو ناکامی ہوئی ہے ویسا ہی
اُس سے بدنامی حاصل ہوگی آئندہ آپ کو اختیار ہے بندہ جواب لکھنے
مین عاجز نہین بلکہ ہر دم آمادہ و تیار ہے **دوسرا مقدمہ** مرسلِ سوال
کے پہلے صفحہ مین تحت مقدمہ شاہ صاحب یہ عبارت لکھتے ہین کہ اہل
حق ایمان و فضائل شیخین و دیگر خلفاء و صحابہ یا تو واقعات واقعیہ سے ثابت
کرتے ہین یا آیات کتاب اللہ یا احادیث رسول اللہ سے یا شہادت جناب
امیر اور دیگر ائمہ سے اور جناب امیر کا اثبات ایمان اور فضائل بھی بجز ایک
آخری دلیل کے انہین دلائل سے کرتے ہین اور دوسرے صفحہ مین التماس
کے دوسرے عدد کے نیچے لکھتے ہین کہ ہمارے نزدیک جناب علی مرتضی
رضی اللہ عنہ ایسے ہی صحابی جلیل القدر اور کامل الایمان اور افضل امت
اور واجب المحبت والتعظیم ہین جیسے شیخین و ذی النورین رضی اللہ عنہم
اور جن دلائل سے ہم بزرگی و افضلیت اور کمال ایمانی خلفاے ثلاثہ وغیرہم
کا ثابت کرتے ہین اُنہین دلائل سے جناب امیر کا بھی فضل و کمال و قرب
من اللہ بموجب ہمارے اعتقاد کے ثابت ہوتا ہے اور ہم دعوی کے
ساتھ کہتے ہین کہ اگر یہ دلائل عقلیہ و نقلیہ جن کو ہم بیان کرتے ہین بفرض

محال غلط اور باطل ہون تو پہر صرف ایمان و افضلیت جناب خلفا ہی مین خلل نہین پڑتا بلکہ جناب امیر کا بہی ایمان کسی طرح ثابت نہین ہو سکتا بلکہ ثبوت رسالت جناب رسول اللہ و حقیت دین مین سخت رخنہ واقع ہوتا ہے مگر حضرات شیعہ اپنی سادہ لوحی اور ناعاقبت اندیشی سے بوجہ بغض و عداوت خلفاو دیگر صحابہ ان دلائل بدیہیہ اور بینات قطعیہ مین شبہات بیجا اور توہمات واحتمالات لاطائلہ اور تاویلات لاحاصلہ کرتے ہین جس سے اُن کا تو صرف اسی قدر مدعا ہے کہ ان اکابر دین کا ایمان و فضائل ثابت نہون مگر حضرات شیعہ مطمئن نہون یہ کسی طرح ممکن نہین کہ ان حضرات بزرگان دین کا تو ایمان ثابت نہو اور جناب امیر کا ایمان ثابت ہو جاے لہذا ہم مجبور ہو کر حضرات شیعہ سے سوال کرنے پر آمادہ ہوتے ہین کہ جو دلائل ہم اہل سنت و جماعت اثبات ایمان و فضائل خلفا و جملہ صحابہ مین پیش کر سکتے ہین اگر بالفرض غلط اور باطل ہین تو فرمایئے کہ ایمان و فضائل جناب امیر کس دلیل سے ثابت فرماتے ہین ان دلائل مذکورہ کو اگر تسلیم کرین گے تو علی الرغم ایمان خلفا بہی ثابت ہو جایگا ورنہ ایمان جناب امیر بہی کسی دلیل سے ثابت نہو گا تم کلامہ آب یہان چند باتین لحاظ کے قابل ہین اول یہ کہ خلاصۂ سوال یہ ہوا کہ خلفا کا اور جناب امیر کا ایمان واقعات واقعیہ اور آیات کتاب اللہ اور احادیث رسول سے ثابت کیا جاتا ہی پس اگر ان دلیلون سے جناب امیر کا ایمان ثابت ہو گا تو انہین دلیلون سے خلفا کا بہی ایمان ثابت ہو جاے گا اور اگر خلفا کا ایمان ان دلیلون سے نہ ثابت ہو گا تو جناب امیر کا بہی ایمان نہ ثابت ہو گا اور ظاہر ہے کہ صرف اس سوال کے قائم کرنے کے واسطے سائل کو خوارج و نواصب کے وکیل بنانے کی کچھہ حاجت نہ تہی مگر چونکہ شیعون نے دلائل مذکورہ سے جناب امیر کا ایمان ثابت کر دیا اور اہل سنت اپنے خلفا کا ایمان اُن دلیلون سے ثابت نہین کر سکے اور نہ جناب امیر کا ایمان کسی طرح سے باطل کر سکے تو خلفا کے ایمان ثابت کرنے سے مایوس و مستعفی ہوے مگر جناب امیر کی عداوت نے اُن کو اس بات پر مجبور کیا کہ اُس جناب کا ایمان بہی کسی طرح سے

باطل کردیا جاے تاکہ اُن کی پیشانی سے ندامت کا داغ مٹ جاے لہذا خوارج
سے مدد لینے کے محتاج ہوے پس اس سوال کے شائع کرنے سے
اہل سنت کی یہ اول غرض ہے لیکن خاطر جمع رکھین وہ اس غرض مین کبھی
کامیاب نہون گے کیونکہ خداوند تعالے فرماتا ہے واللہ متم نورہ ولو
کرہ المشرکون دوم یہ کہ سائل صاحب کہتے ہین کہ مین فلان فلان دلیلون
سے اپنے خلفا کا ایمان ثابت کرچکا اور تم نہین مانتے ہو تو اب تم بھی اُن
قسمون کی دلیلون سے جناب امیر کا ایمان نہ ثابت کرو نہین تو مین نہ مانونگا
اور سائل کو ایسا کہنا اُس وقت جائز ہوتا کہ فی الواقع خلفا کا ایمان دلائل مذکورہ
سے ثابت کرچکے ہوتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ سائل نے کسی دلیل سے
ثابت نہین کیا چنانچہ دسوین جواب مین ہم سائل کی سب قلعی کھول دینگے
اور اس سوال کی اور سائل کے استدلال کی مثال ایسی ہے کہ زید کہتا ہے
کہ بارہ اور چودہ کا مجموعہ چھبیس ہوتا ہے اور عمرو کہتا ہے کہ نہین بارہ اور
چودہ کا مجموع اڑتیس ہوتا ہے کیونکہ جمع کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ اکائی اکائی
کے ساتھ اور دہائی دہائی کے ساتھ ملائی جاے پس اسی قاعدہ کا استعمال
کرکے مین نے کہا کہ بارہ اور چودہ کا مجموع اڑتیس ہوتا ہے لیکن تم نہین مانتے
ہو پس بتلاؤ کہ چھبیس ہونا تم کس قاعدہ سے ثابت کرتے ہو اگر یہی قاعدہ ہے
جو مین نے بیان کیا تو ہرگز ہرگز جواب دینے کا قصد نہ کرو اور اگر کوئی دوسرا
قاعدہ ہے تو اُسے بیان کرو لیکن ہم جانتے ہین کہ ابد تک تم کو کوئی دوسرا
قاعدہ نہ ملے گا اب اہل انصاف ارشاد فرمائین کہ عمرو کے حق مین کیا
کہین گے آیا اُس کو یہ کہنا چاہیے کہ قاعدۂ مذکورہ چونکہ مسلۂ فریقین ہے لہذا
اُس مین تو کچھہ کلام نہین ہوسکتا مگر چونکہ تم میرے دعوے کی تصدیق نہین کرتے
تو پہلے تم کو چاہیے کہ بیان کرو کہ قاعدۂ مذکورہ کے استعمال مین مین نے کیا
غلطی کی ہے اور اُسی قاعدہ کا صحیح استعمال کرکے تم اپنے دعوے کو ثابت کردو
یا یہ کہنا چاہیے کہ چونکہ تم میرے دعوے کی تصدیق نہین کرتے ہو لہذا اول
تو یہ ضرور ہے کہ میرے استعمال کی غلطی نہ بیان کرو دوم یہ کہ اپنے دعوے

کو قاعدۂ مسلمہ سے نہ ثابت کرو بلکہ کوئی دوسرا قاعدہ تلاش کرو اور ہم جانتے
ہین کہ تم ابد تک کوئی دوسرا قاعدہ نہ پاؤگے اور آیا اس مقام مین قاعدۂ
مسلمہ کا صحیح استعمال کر کے دعوے کو ثابت کروانا مناسب اور ضروری
یا دوسرا قاعدہ تلاش کروانا ضرور ہے ہم یقینا جانتے ہین کہ سب لوگ یہی
کہین گے کہ عمرو کا سوال سراسر بیجا ہے پس یہی حال اہل سنت کے اس
سوال کا ہے یعنی یہ فرمائش کرتے ہین کہ شیعہ سنیون کے استدلال کی
غلطی کو نہ بیان کرین اور جناب امیر کا ایمان دلائل مسلمۂ فریقین سے نہ ثابت
کرین بلکہ دلائل مسلمہ کو چھوڑ کے اور کوئی دلیل تلاش کرین اور یہ صریح مغالطہ
اور بالبداہت فریبی ہے بلکہ اگر صاف طور سے لکھا جاے تو سوال کا مفہوم یہ ہے
کہ چونکہ شیعہ کے مقابلہ مین خلفاے ثلاثہ کا ایمان ہم دلائل مذکورہ سے ثابت
نہین کر سکتے لہذا ہم حکم کرتے ہین کہ شیعہ بھی جناب امیر کا ایمان دلائل
مذکورہ سے نہ ثابت کرین بلکہ ان دلائل کے سوا کوئی اور دلیل پیش کرین
اور یہ سوال صاف وصریح اہل سنت کے ضعف مذہب پر دلالت کرتا ہے
سوم یہ کہ سائل صاحب کہتے ہین کہ اگر خلفا کا ایمان نہ ثابت ہوگا تو رسول
اللہ کی رسالت بھی نہ ثابت ہوگی اور اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ سائل
کے نزدیک اثبات رسالت خلفا کے اثبات ایمان پر موقوف ہے حالانکہ
سائل صاحب خود ہی فرما چکے ہین کہ خلفا کے ایمان کا اثبات رسول اللہ کی
شہادت سے ہوتا ہے پس خلفا کے ایمان کا اثبات رسول کی شہادت پر ہے
در رسالت کا اثبات خلفا کی شہادت سے ہونا صریح دور ہے اب ناظرین
ملاحظہ فرمائین کہ اس سوال کی متانت اور وقعت اسی قدر ہے جس پر علماے
اہل سنت ایسے نازان ہین کہ زمین پر قدم نہین رکھتے اور جب سوال
کی حقیقت معلوم ہوگئی تو ہم جانتے ہین کہ عوام شیعہ بھی اس کا جواب انشاء
اللہ سائل کی خواہش کے موافق لکھ دین گے علماء کو اس مین وقت ضائع
کرنے کی ضرورت نہوگی تیسرا مقدمہ آیات قرآنی اور احادیث مسلمۂ
فریقین فریقین پر حجت ہونگی لیکن خاص مسلمات اہل سنت خواہ اُن کی

احادیث سے ہون اور خواہ کتب سیر و تواریخ سے ہون اُن کے اوپر حجت ہون گے مگر شیعہ پر وہ حجت نہون گے پس شیعہ سنیون کے مسلمات سے سنیون پر استدلال کرسکین گے لیکن سنی اپنے مسلمات سے شیعون پر استدلال نہ کرسکین گے اور ایسا ہی شیعون کے خاص مسلمات شیعون پر حجت ہون گے لیکن سنیون پر نہون گے پس سنی اُن سے شیعون پر استدلال کرسکتے ہین لیکن شیعہ اُن سے سنیون پر استدلال نہین کرسکتے **چوتھا مقدمہ** چونکہ اہل سنت جناب امیر کے ایمان و فضائل کے معتقد مین لہذا حضرت کے جو اقوال و افعال اُن کی کتب معتبرہ سے ثابت ہونگے وہ سب اُن پر حجت ہون گے اور کسی پر وہ اعتراض نہ کرسکین گے لیکن خلفاے ثلاثہ کے اقوال و افعال شیعون پر حجت نہون گے کیونکہ وہ اُن کے ایمان و فضائل کے معتقد نہین ہین **مقدمہ پنجم** اتنی بات تو کل خوارج و نواصب و اہل سنت کے نزدیک مسلم ہے کہ جن خوارج کا ذکر سائل صاحب کرتے ہین وہ وہی لوگ ہین جو کہ جناب امیر کے ہمراہ ہوکر جنگ صفین مین معاویہ سے لڑنے کے واسطے گئے تھے اور جناب کو مومن کامل اور خلیفۂ رسول اور امیر المومنین اور وصی رسول جانتے تھے اور جو آیتین اور حدیثین جناب امیر کے ایمان اور فضائل مین وارد ہوئی ہین اُن کو اُسی طرح پر مانتے تھے جیسا کہ شیعہ و سنی مانتے ہین کیونکہ اگر وہ ایسا نہ جانتے تو حضرت کے ہمراہ ہوکر معاویہ سے لڑنے کو نہ جاتے مگر جب معاملہ تحکیم پیش آیا تو حضرت سے منحرف اور باغی ہوگئے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اُن کا باغی اور منحرف ہونا اُنہین کے حق مین مضر ہوا حضرت کے ایمان و فضائل مین اُس سے خلل نہین پہونچا کیونکہ جو آیتین اور جو حدیثین حضرت کی شان مین نازل ہوچکین اُن کی منسوخ کرنے والی یا معارض کوئی آیت اور کوئی حدیث پھر وارد نہین ہوئی پس اُن کا حکم ابد تک بحال رہے گا اور خوارج جو کہ حسب شہادت رسول اللہ دین اسلام سے خارج ہین اُن کے شکوک یا اُن کا اجتہاد و اجماع نص خدا و رسول کو باطل نہین کرسکتا پس جو آیتین اور جو حدیثین جناب امیر کی شان مین

قبل از واقعہ تحکیم وارد ہو چکی ہین وہ سب خواہ شیعون کے یہان ہون اور خواہ
سنیون کے یہان ہون خوارج پر حجت ہون گی اور اگر اب خوارج اُن کو نہ مانین
تو اُن کا نہ ماننا اُسی قسم کا ہوگا جیسا کہ شیطان نے خدا کا حکم اور ابوجہل وغیرہ
نے جناب رسول خدا کی رسالت کو نہین مانا اور اُن کے نہ ماننے سے خدا کی
خدائی اور رسول کی رسالت کو کچہہ ضرر نہوا اُسی طرح سے خوارج کے نہ ماننے سے
جناب امیر کے ایمان اور فضائل مین کچہہ ضرر نہوگا اور اب سائل صاحب کے
اُس سوال کا جواب کہ شیعہ خوارج کے مقابلہ مین جناب امیر کا ایمان ثابت کردین
سائل کی فرمائش اور خواہش کے موافق ہوگیا اور اب ہم کو صرف اہل سنت
سے مقابلہ باقی رہ گیا چھٹا مقدمہ سائل صاحب اپنی کتاب کے آٹھوین
صفحہ مین لکھتے ہین کہ ممکن نہین کہ بلا مدد اہل سنت وجماعت کے اور بقول
صاحب مرست سوال بدون اختیار مذہب حق یعنی مذہب اہل سنت کے
اُن کو یعنی شیعون کو دشمنان حضرت امیر کے مقابلہ مین کبھی کامیابی حاصل ہو
مین کہتا ہون کہ سائل کے اس دعوے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ
اہل سنت کو خوارج کے بلکہ جناب امیر کے کل دشمنون کے مقابلہ مین حضرت
امیر کے ایمان وفضائل ثابت کرنے مین ایسی کامیابی حاصل ہو چکی ہے کہ اگر
شیعہ اُن سے مدد لین تو اُن کو بھی ویسی ہی کامیابی حاصل ہوگی اور یہ بھی
ظاہر ہے کہ اہل سنت کو خوارج ونواصب وغیرہ کے مقابلہ مین جو کامیابی حاصل
ہوئی اُس کا سبب یا یہ ہے کہ خوارج ونواصب کی کتب مقبولہ مین ایسے مضامین
موجود ہین کہ جن سے جناب امیر کے ایمان کا اثبات ہوتا ہے اُنہین سے
اہل سنت ثابت کر دیتے ہین اور یا یہ کہ ایسا نہین ہے لیکن خوارج ونواصب
اہل سنت کی کتب مقبولہ کو معتبر جانتے ہین اور اُنہین سے اہل سنت ثابت
کرتے ہین کیونکہ اگر ایسا بھی نہو تو سائل کا دعواے تعلی باطل ہو جاوے گا
اور بہر تقدیر جس طریق سے اہل سنت ثابت کرین گے اُسی طریق سے شیعہ
بھی ثابت کر دین گے اور کسی دوسرے طریق کے تلاش کرنے کی یا تبدیل
مذہب کرنے کی اُن کو ضرورت نہوگی باقی رہا اہل سنت سے مدد لینا تو میں

میں شیعون کا کچہہ نقصان نہین ہے کیونکہ جب حسب ارشاد جناب رسول خدا
مرد فاجر سے دین اسلام کو مدد پہونچے گی تو شیعہ اگر اہل سنت سے مدد لین
تو کیا قباحت ہے اہل سنت نے تو خوارج اور نواصب اور علماے نصاریٰ
سے مدد لی ہے دیکھو صفحہ ششم اور آئندہ کو کفار و منکرین اسلام اور مشرکین سے
مدد لینے کو کہتے ہین اور اب سائل صاحب کے سوال کا یہ دوسرا جواب بھی
اُن کی خواہش کے موافق ہو گیا اور یہ دونون جواب اُن دس جوابون کے
علاوہ ہین جن کا ہم نے وعدہ کیا ہے اور بفضل جناب باری اب انہین جوابون
کی باری ہے اور اب ہم مشتہر صاحب کے پاس جنہون نے بڑے جوش و
خروش کے ساتھہ اشتہار مین یہ شعر درج کیا ہے کہ ؎ جوان مردان بپیچید
ز میدان روے ÷ ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گوے ÷ اطلاع نامہ بھیجتے
ہین کہ ہماری طرف سے بہی صف آرائی ہو چکی اور قوت آزمائی کا وقت
آگیا صرف آپ ہی کا انتظار ہے میدان کارزار مین تشریف لائیے اور
چاہیے تو خوارج کو بہی اپنی مدد کے واسطے ہمراہ لیتے آئیے اور اپنی بہادری
کے کچہہ آثار دکھلائیے لیکن عرض یہ ہے کہ جیسی بہادری آپ کے
پیشواؤن نے احد اور خیبر مین دکھلائی تہی اگر اُسی طرح کی بہادری آپ
بہی دکھلایا چاہتے ہون تو ہرگز تکلیف نہ فرمائیے گا غلامان حیدر
کرار غیر فرار ایسے لوگون سے مقابلہ کرنا باعث ننگ و عار سمجہتے ہین اور اگر
کوئی دوسرے قسم کی بہادری دکھلانی ہو تو بسم اللہ تشریف لائیے
ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گوے ÷ لیکن ناظرین دیکھہ لین کہ ابد تک
آپ کو دوسری طرح کی بہادری نصیب نہوگی فقط **پہلا جواب** اور اس
جواب کا ماحصل یہ ہے کہ یہ سوال شیعون پر نہین وارد ہوتا بلکہ اہل سنت
ہی پر وارد ہوتا ہے اور اہل سنت مخالف اسلام کے مقابلہ مین حقیت
اسلام کا ثبوت نہین کر سکتے ہین واضح ہو کہ سائل کا یہ سوال مغالطہ عام
الورود کی اقسام مین سے ہے چنانچہ مثل سائل عیسائی بہی مسلمان سے
کہہ سکتا ہے کہ دلیل کی دو قسمین ہین عقلی و نقلی اور دونون قسمون کی

دلیلون سے مین نے اپنے مسئلہ تثلیث کو ثابت کر دیا ہے مگر تعصب کے
سبب سے نہین مانتے ہو اور وہی پرانے دُہرانے اعتراضات کیے جاتے
ہو تو اب بتلاؤ کہ اثبات توحید کے واسطے کس قسم کی دلیل لاؤ گے اگر ان
دو قسمون کے سوا کوئی تیسری قسم کی دلیل ہو تو اُسکے بیان کرو اور اگر انہین
قسمون مین سے ہو تو ہرگز ہرگز جواب لکھنے کا قصد نہ کرو مگر ناظرین دیکھ لین گے
کہ ابد تک تم کوئی تیسری دلیل نہ پاؤ گے اور اسی طرح پر بت پرست بھی کہہ سکتا
ہے کہ مین نے بدلیل عقلی اور اپنی کتابون سے وجوب بت پرستی کا ثبوت
کر دیا ہے لیکن اہل اسلام نہین مانتے ہین تو بتلائین کہ وجوب خدا پرستی انہین
دلیلون سے ثابت کرین گے یا کوئی تیسری قسم کی دلیل ہے اگر ہے تو بیان
کرین اور نہین تو ہرگز ہرگز جواب لکھنے کا قصد نہ کرین اب جیسا جواب کل اہل
اسلام کی طرف سے بلکہ کل موحدین اور خدا پرستون کی طرف سے نصاریٰ
اور بت پرستون کے سوال کا ہوگا ویسا ہی جواب شیعون کی طرف سے
اہل سنت کے اس سوال کا ہوگا اور اب واضح ہوگیا کہ یہ سوال صرف
شیعون ہی پر نہین وارد ہوتا ہے بلکہ کل اہل مذاہب پر وارد ہوتا ہے
چنانچہ شاہ صاحب مرست سوال کے تیسرے صفحہ مین لکھتے ہین کہ اگر
خوارج بھی مثل ہمارے ان دلائل مین مثل روافض در باب ایمان جناب
امیر رد و قدح کرین تو اُن سے بھی ہم یہی سوال کرین گے کہ علاوہ ان دلائل
کے کسی دوسری دلیل سے جناب شیخین کا ایمان ثابت کردین تم کلامہ بلکہ
حق یہ ہے کہ یہی سوال شیعون کی طرف سے فی الواقع اہل سنت پر ایسا وارد
ہوتا ہے کہ وہ ابد تک اُس کا جواب نہ دے سکین گے اور اُس کی تقریر تین
طرح پر ہے اول یہ کہ ہم نے تمہاری کتب مقبولہ سے اور انہین دلائل مسلمہ
سے جناب شیخین اور حضرت ذوالنورین کے ایمان کا ابطال کر دیا ہے
اور تم اُن کو نہین مانتے ہو بلکہ وہی پرانے دُہرانے عذرات کیے جاتے
ہو تو اب بتلاؤ کہ تم اُن کے اثبات ایمان کے واسطے اُن کتابون اور اُن
اقسام کے دلائل کے سوا اور کوئی دلیل رکھتے ہو یا نہین اگر رکھتے ہو تو پیش

تو پیش کرو ورنہین تو ہرگز ہرگز جواب لکھنے کا قصد نہ کرو دوم یہ کہ ہم نے
آیات قرآنی اور تمہاری احادیث مسلمہ اور واقعات واقعیہ سے جو تمہاری کتب
معتبرہ مین مندرج ہین جناب امیر کا ایمان ایسی تقریب سے ثابت کر دیا کہ تم
نے مجبورا بے چون وچرا مان لیا پس تم کو لازم ہے کہ تم بہی آیات قرآنی اور
ہمارے مسلمات سے اپنے خلفا کا ایمان اسی طرح پر ثابت کرو کہ ہم بہی مجبورا
بے چون وچرا مان لین اور اگر ایسا نہین کر سکتے ہو تو ہرگز ہرگز جواب لکھنے
کا قصد نہ کرو سوم یہ کہ اگر کوئی خارجی سنیون سے یہ کہے کہ مین نے آیات
قرآنی اور احادیث رسول اور واقعات واقعیہ سے جناب امیر کے ایمان کا ابطال
کر دیا ہے لیکن تم نہین مانتے ہو اور وہی پُرانے دُہرانے اعتراضات کیے
جاتے ہو تو اب بتلاؤ کہ حضرت امیر کے اثبات ایمان کے واسطے تم کونسی
دلیل رکھتے ہو اگر اقسام دلائل مذکورہ کے سوا کوئی دوسری قسم کی دلیل رکھتے
ہو تو بیان کرو ورنہین تو ہرگز ہرگز جواب لکھنے کا قصد نہ کرو اور ہم جانتے
ہین کہ ابد تک تم کو کوئی دوسری دلیل نصیب نہو گی اب ہم تمام دنیا کے سنیون
سے پوچہتے ہین کہ خوارج کے اس سوال کا کچہہ جواب دین گے یا نہ دین گے
اگر کچہہ جواب دین گے تو وہی جواب شیعون کی طرف سے بہی کافی ہوگا اور
کسی دوسرے جواب کے تلاش کرنے کی اُن کو ضرورت نہو گی اور اگر کچہہ
جواب نہ دین گے تو صرف حضرت امیر ہی کے ایمان سے ہاتہہ نہ دہو بیٹہین
بلکہ حضرات شیخین کے ایمان سے بہی ہاتہہ دہو بیٹہین بلکہ مذہب اسلام سے
بہی دست بردار ہون کیونکہ حضرات شیخین نے جناب امیر کے ایمان کی شہادت
دی ہے پس اگر جناب امیر کا ایمان نہ ثابت ہوگا تو حضرات شیخین کا بہی ایمان
نہ ثابت ہوگا اور جب حضرات شیخین کا ایمان نہ ثابت ہوگا تو بہ قول صاحب ہزار
سوال علماے سنیہ سے رسول اللہ کی رسالت اور مذہب اسلام کی حقیت
بلکہ خدا کی خدائی بہی قیامت تک نہ ثابت ہو سکے گی بلکہ اسی سوال کو خلفاے
ثلاثہ کی طرف سے اہل سنت پر وارد کر سکتے ہین مثلا جناب خلفاے ثلاثہ
اہل سنت سے یہ سوال کرین کہ شیعون نے ہمارا نفاق آیات قرآنی اور احادیث

رسول اور واقعات واقعیہ اور بشہادت ائمہ طاہرین اور خود ہمارے اقوال سے
ثابت کر دیا ہے لیکن تم نہین مانتے ہو بلکہ وہی پُرانے ڈھرانے اعتراض
کیے جاتے ہو تو بتلاؤ کہ اُن کے مقابلہ مین تم ہمارے ایمان کا اثبات
کس طریق سے کرو گے اگر دلائل مذکورہ کو چھوڑ کے تم کوئی نئی انوکھی دلیل
رکھتے ہو تو اُن کے آگے پیش کرو اور اگر وہی پُرانی ڈھرانی مجروح دلیلین ہین
تو ہرگز ہرگز جواب لکھنے کا قصد نہ کرو لیکن ہم بالیقین جانتے ہین کہ ابد تک
تم کو کوئی دوسری دلیل نہ ملے گی بلکہ خود خوارج کی طرف سے جن کو اہلسنت
اپنا معین و مددگار سمجھتے ہین ہم یہی سوال وارد کر سکتے ہین باین تقریر کہ حضرت
عثمان اور جناب عائشہ اور طلحہ اور زبیر کا عدم ایمان ہم ادلۂ ثلثہ سے ثابت
کر چکے ہین اور تم اُن کو نہین مانتے ہو تو اب بتلاؤ کہ اُن کا ایمان کس طور سے
ثابت کرو گے اگر ان قسمون کے سوا کوئی نئی دلیل ہو تو بیان کرو اور نہین تو
ہرگز ہرگز جواب لکھنے کا قصد نہ کرو لیکن ناظرین دیکھہ لین گے کہ ابد تک
تم کو کوئی دوسری دلیل نہ ملے گی بلکہ یہی سوال اہل سنت کے ائمہ اربعہ
پر مسائل اختلافیہ مین ایک امام کی طرف سے دوسرے پر وارد ہو سکتا ہے
باین تقریر کہ ہم نے فلان چیز کا حرام یا حلال ہونا ادلہ شرعیہ سے ثابت کر دیا
ہے اور تم نہین مانتے ہو تو بتلاؤ کہ اُس کا خلاف تم کس طرح سے ثابت
کرو گے اگر ادلہ شرعیہ کے سوا کوئی دوسری دلیل تمہارے پاس ہو تو پیش
کرو اور نہین تو ہرگز ہرگز جواب لکھنے کا قصد نہ کرو لیکن ناظرین دیکھہ لین گے
کہ تا ابد الدہر تم کو دوسری دلیل نہ ملے گی پس سائل صاحب کو لازم تھا کہ
یہی سوال اپنے ائمہ کے آگے پیش کر کے اس کا جواب اُن سے لے لیتے
تو اس سوال کی قدر و قیمت اُن کو معلوم ہو جاتی اور شیعون کے روبرو اس
سوال کے پیش کرنے کی نوبت نہ آتی اب ہم ایک ایسی مثال لکھتے ہین
کہ جس سے سائل صاحب کا فخر و ناز بیکار ہو جائے گا اور سائل صاحب جب
تک مذہب حق نہ اختیار کرین گے تب تک اُس کے جواب کی راہ نہ پائین
گے اور وہ یہ ہے کہ خوارج اہل سنت سے یہ کہہ سکتے ہین کہ ہم نے اپنی

ملجم کا ایمان واقعات و واقعیہ اور آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ سے
ثابت کر دیا ہے لیکن تم اُن کو نہین ملنتے ہو بلکہ وہی پُرانے دُہرا نے اعتراضات
کیے جاتے ہو تو اب تبلاؤ کہ جناب شیخین کا ایمان شیعون کے مقابلہ مین انہین
دلیلون سے ثابت کرو گے یا کوئی دوسری قسم کی دلیل ہے اگر کوئی دوسری
قسم کی دلیل ہو تو اُسے بیان کرو اور نہین تو ہرگز ہرگز جواب لکھنے کا قصد
نہ کرو اور ہم جانتے ہین کہ ابد تک تم کو کوئی دوسری دلیل نہ ملے گی پس اگر ان
دلیلون سے شیخین کا ایمان ثابت ہو گا تو علی الرغم انہین دلیلون سے ابن ملجم
کا بہی ایمان ثابت ہو جاے گا اور اگر ابن ملجم کا ایمان نہ ثابت ہو گا تو شیخین
کا بہی ایمان نہ ثابت ہو گا اور اب ہم جمیع علماے اہل سنت کو خدا اور رسول
اور اُن کے خلفاے ثلاثہ اور اُن کے امیر معاویہ اور اُن کے جانشینون کی قسم
دیتے ہین کہ اس کا جواب اپنے شرائط مرقومہ کے موافق ضرور عنایت
فرمائین اور جواب لکھنے کے واسطے ہم صرف چار ماہ کی مہلت نہین دیتے
بلکہ چار ماہ کے ایام کو چار ماہ کے ایام مین ضرب دے کے مہلت دیتے
ہین اگر اتنی مدت مین جواب کافی حسب شرائط شائع نہوا تو یقینا یہ کہا جائیگا
کہ حضرات سنی اہل تشیع کے جواب سے ویسا ہی عاجز ہوے جیسا قرآن کے
مقابلہ مین فصحاے عرب اور پہر اگر کوئی تحریر اہل تشیع کی رد مین آپ کی طرف
سے شائع ہوگی تو اس بار مقدم کی زیر بار رہے گی اور تہوڑے دنون مین آپ
سنیے گا کہ ایک جماعت اُن سنیون کی جن کا مذہب تسنن اتباعن
جدو روثی تہا یا تو کہلم کہلا شیعہ ہو جائین گے یا بظاہر سنی اور بباطن شیعہ
رہین گے اور جن کو مذہب اہل تشیع مین کسی قدر تذبذب تہا وہ اپنے
مذہب پر مستحکم ہو جائین گے اور اگر مذہب تسنن حق ہے تو ان سب کا
بار گناہ آپ حضرات کے ذمہ رہے گا اور اشتہار کے باقی مضامین بہی یاد
دلاتے ہین اور آخر کو وہ شعر بہی جو اشتہار کے شروع مین لکہا ہے یاد دلاتے
ہین کہ ~ جوان مردان نہ بہیند از میان روے ٭ ہمین میدان ہمین
چوگان ہمین گوے ٭ لیکن ناظرین دیکہہ لین گے کہ اہل سنت کو ابد تک

کوئی جواب نہ ملے گا اور سائل صاحب پر شیخ سعدی کا یہ شعر صادق آئے گا
کہ تو مارا همین چاہ کندی براہ ÷ بسر درفتادے بآخر بچاہ ÷ اب ہم
ایک اور مثال سائل صاحب کے واسطے نہایت ہین اور عام فہم سے لکھتے
ہین تاکہ سائل صاحب اپنے اس عجیب وغریب سوال کی قدر و وقعت اور
اُس کے جواب کے بہی استحکام و متانت سے خوب واقف ہو جائین۔
تقریبًا پچیس برس ہوے ہون گے کہ دہلی سے ایک مولوی صاحب
الہ آباد مین تشریف لائے تہے یہان کے اہل سنت نے اُن کی بہت
عزت و توقیر کی تہے کہ اکثر اشخاص نے اُن سے بعیت بہی کی اور اُن کے
علم و فضل کی گرد و نواح مین شہرت بہی بہت ہوئی اور اُس زمانہ مین الہ آباد
مین عیسائی منادی کرنے والے بکثرت موجود تہے اور اپنے دستور کے
موافق ہر روز دونون وقت بازارون اور گلی کوچون مین منادی کیا
کرتے تہے مولوی صاحب موصوف نے اپنے مبلغ علم و فضل ظاہر کرنے
اور عوام الناس مین وقعت و اعتبار بڑہانے کے واسطے عیسائیون سے
مناظرہ کی درخواست کی اور ایک روز اپنے مریدون کو ہمراہ لے کے بازار
مین رونق افروز ہوے اور عیسائیون سے یہ سوال کیا کہ جناب رسالتماب
صلعم کی رسالت کا اثبات ہم نے حضرت کے معجزات سے اور اعمال حسنہ
سے اور انبیاے سابقین کی پیشخبریون سے ثابت کر دیا ہے لیکن تم تعصب
کے سبب سے نہین مانتے ہو اور وہی اپنے پُرانے دُہرانے اعتراض
کیے جاتے ہو تو اب بتلاؤ کہ اگر کوئی یہودی حضرت عیسی کی رسالت کا
ثبوت تم سے طلب کرے تو انہین طریقون سے اثبات کرو گے یا کوئی
دوسرا طریق ہے اگر کوئی دوسرا طریق نہین ہے تو ہم تم سے جواب نہین
مانگتے اور اگر ہے تو بیان کرو مگر ایسا ہو کہ یہود اُس کو بے چون و چرا مان
لین عیسائی نے جواب دیا کہ بے شک طریق اثبات رسالت تو وہی
ہین جو تم نے بیان کیے لیکن ان طریقون سے تم نے اپنے رسول کی رسالت
کا اثبات یہود کے مقابلہ مین نہین کیا اگر کیا ہے تو اپنے ہی مسلمات سے

اپنی ہی قوم کے لوگون پر کیا ہے اور براہ مغالطہ دہی کہتے ہو کہ ہم فلان فلان
طریق سے اثبات کر چکے ہین پس تم کو لازم ہے کہ میرے مقابلہ مین ایسے دلائل
مسلمۂ فریقین پیش کرو کہ مین اُن کو بے چون وچرا مان لون اور حضرت عیسیٰ کی
رسالت کو تو تم نے اپنے رسول اور کلام اللہ کی شہادت سے مان ہی لیا ہی
اب یہودیون کی طرف سے کیون اعتراض کرتے ہو اگر تم حقیقت مین سچے
مسلمان ہو تو تم کو لازم ہے کہ حضرت عیسیٰ کی رسالت کا اثبات یہودیون
کے مقابلہ مین ایسے دلائل مسلمہ سے کرو کہ وہ لوگ بے چون وچرا مان لین
تاکہ تمہارے رسول اور قرآن کا صادق ہونا ثابت ہو جاے کیونکہ انہون نے
رسالت عیسوی کی تصدیق کی ہے اور تم کو اس سے کیا کام ہے کہ عیسائی
یہودیون کے مقابلہ مین حضرت عیسیٰ کی رسالت کا اثبات کرین کیا تمہارے
فرائض مذہبی مین یہ بھی داخل ہے کہ عیسائیون پر یہ فرمائش کرو کہ یہودیون
کے مقابلہ مین حضرت عیسیٰ کی رسالت کا ثبوت ایسے دلائل مسلمہ سے
کرین کہ یہودی اُن کو بے چون وچرا مان لین اے جناب جب یہودی اعتراض
کرینگے تب عیسائی اپنے طور پر اُن کو جواب دے دینگے بلکہ تم کو بھی
ہمارا شریک ہو کے اُن کو جواب دینا واجب ہوگا اور چونکہ اس وقت ہمارا
اور تمہارا مقابلہ ہے لہذا تم کو ہمارے مقابلہ مین اپنے رسول کی رسالت
ثابت کرنا چاہیے اور تمہارا یہ سوال محض فضول اور بیجا ہے کیونکہ تمہارا مطلب
تو صرف اتنا ہے کہ اپنے رسول کی رسالت ہمارے مقابلہ مین ثابت کرو
سو اگر ہم رسالت عیسوی کا ثبوت یہودیون کے مقابلہ مین خواہ دلائل مذکورہ
سے خواہ غیر دلائل مذکورہ سے کر سکین یا نہ کر سکین تمہارے اثبات مطلوب
کے واسطے کچھ مفید نہین ہے یہ جواب سُن کے مولوی صاحب کو ایسی
ندامت ہوئی کہ پھر آگرہ آباد مین صورت نہ دکھلائی سو یہی جواب ہم بھی سائل
صاحب کو دیتے ہین کہ طریق اثبات ایمان تو وہی ہین جو تم نے بیان کیے
لیکن ان طریقون سے تم نے اپنے خلفا کا ایمان شیعون کے مقابلہ مین
نہین ثابت کیا اگر کیا ہے تو اپنے ہی مسلمات سے اپنی ہی قوم کے لوگون

پر کیا ہے اور براہ مغالطہ دہی کہتے ہو کہ ہم فلان فلان طریق سے اثبات کر چکے ہین
پس تم کو لازم ہی کہ ہمارے مقابلہ مین ایسے دلائل مسلمہ فریقین پیش کرو کہ ہم
اُن کو بے چون وچرا مان لین اور جناب امیر کے ایمان وفضائل تو تم بشہادت
خلفاے ثلاثہ وبشہادت مجتہدۂ صدیقہ بروایات تفاسیر وصحاح ستہ وغیرہ مان چکے
ہو اب خوارج ونواصب کی طرف سے کیون اعتراض کرتے ہو اگر حقیقت مین تم
سچے سنی ہو تو تم کو لازم ہے کہ حضرت امیر کا ایمان خوارج کے مقابلہ مین ایسے
دلائل مسلمہ سے ثابت کرو کہ وہ لوگ بے چون وچرا مان لین تاکہ تمہارے خلفاے
ثلاثہ اور مجتہدۂ صدیقہ کا صادق ہونا اور تمہاری تفاسیر وصحاح ستہ کا صحیح ہونا ثابت
ہوجاے کیونکہ اُنہون نے حضرت امیر کے صحت ایمان کی شہادت دی ہے
اور ہم کو اس سے کیا کام ہی کہ شیعہ خوارج کے مقابلہ مین حضرت امیر کا ایمان ثابت
کرین کیا تمہارے فرائض مذہبی مین یہ بہی داخل ہی کہ شیعون پر یہ فرمائش کرو
کہ خوارج کے مقابلہ مین حضرت امیر کے ایمان کا ثبوت ایسے دلائل مسلمہ سے
کرو کہ خوارج اُن کو بے چون وچرا مان لین اے جناب جب خوارج اعتراض کرینگے
تب شیعہ اپنے طور پر اُن کو جواب دے دینگے بلکہ آپ کو بہی ہمارا شریک
ہو کے اُن کو جواب دینا واجب ہوگا اور چونکہ اس وقت صرف ہمارا اور آپ کا
مقابلہ ہے لہذا آپ کو ہمارے مقابلہ مین اپنے خلفا کا ایمان ثابت کرنا چاہیے
اور آپ کا یہ سوال محض فضول و بیجا ہے کیونکہ آپ کا مطلب تو صرف اتنا ہے
کہ اپنے خلفا کا ایمان ہمارے مقابلہ مین ثابت کیجیے سو اگر ہم جناب امیر کا ایمان
خوارج کے مقابلہ مین خواہ دلائل مذکورہ سے خواہ غیر دلائل مذکورہ سے ثابت
کرسکین یا نہ کرسکین آپ کے اثبات مطلوب کے واسطے کچہہ مفید نہین ہے فقط
بس یہ وہی پُرانا دُہرانا سوال ہے جس کو دہلی کے مولوی نے عیسائیون کے
مقابلہ مین پیش کیا تہا اور اب سائل صاحب اُس کو نوایجاد اور اپنا طبعزاد قرار
دے کے شیعون کے مقابلہ مین پیش کر کے یہ دعوے کرتے ہین کہ ابد تک اس
کا جواب نہ ہوسکے گا مگر اُن کو اس کی خبر نہ تہی کہ ابد تک یہ سوال شیعون پر وارد
نہو سکے گا بلکہ حسب مثل مشہور عطاے تو بہ لقاے تو ہوجاے گا اور یہ بہی ظاہر

ہوگیا کہ اہل سنت مخالف اسلام کے مقابلہ مین مذہب اسلام کا حق ہونا ہی نہین ثابت کرسکتے اور اپنی نادانی سے یہ دعوے کرتے ہین کہ شیعہ مخالفین کے مقابلہ مین حقیت اسلام کا ثبوت نہین کرسکتے ہین **دوسرا جواب** اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جناب شیخین کا خارج از ایمان ہونا قرآن شریف واحادیث مسلمۂ اہل سنت سے اور واقعات واقعیہ اور حسب اصول خوارج ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ حضرت ابو بکر کا ایمان اور ابلیس کا ایمان ایک ہی ہے - دیکھو اخسار صفحہ ۳۲ - اور ایمان جناب امیر کا اثبات آیات قرآنی اور حضرت کے معجزات سے ہوتا ہے اور حضرت عثمان کا کفر بشہادت خوارج وبفتوائے صدیقہ مجتہدہ ثابت ہوتا ہے اور اہل سنت خوارج کے مقابلہ مین دین اسلام کا بھی ثبوت نہین کرسکتے ہین واضح رہے کہ شیعہ خلفائے ثلاثہ پر یہ الزام نہین لگاتے کہ وہ دین اسلام سے مرتد ہوکے مشرک ہوگئے تھے اور نہ یہ کہتے ہین کہ صوم وصلوۃ ترک کرکے مشرکین کے رسوم اختیار کرلیے تھے اور نہ اُن کے فتوحات کا انکار کرتے ہین بلکہ یہ کہتے ہین کہ ان حضرات سے چند افعال ایسے واقع ہوے کہ جن کے سبب سے اُن کے کل اعمال خیر خواہ ظاہری رہے ہون اور خواہ حقیقی حبط ہوگئے پس اُن کا کوئی عمل اُن کے واسطے کچھ مفید نہوا اور ان کی فتوحات سے جو عہد رسول اللہ کے بعد ان کو حاصل ہوئین اُن سے ان کے ایمان کا اثبات نہین ہوسکتا کیونکہ اگر یہ فتوحات ایمان کی وجہ سے ہوتین تو رسول اللہ کے عہد مین بھی کوئی فتح حاصل کرتے لیکن عہد رسول ص مین تو ان کا یہ حال تھا کہ حضرت کو دشمنون کے نرغہ مین تنہا چھوڑکے بھاگ جایا کرتے تھے اور اگر کہین فوج سے کے جاتے تھے تو مخالف سے مقابل ہوتے ہی جان لے کے بھاگتے تھے لیکن انتقال رسول اللہ کے بعد جب مخالفان اہل بیت کو بحیلہ وحکمت موافق کرکے خلیفہ بن گئے اور مفت مین سلطنت مل گئی تو اُس سلطنت کے قائم رکھنے کے واسطے اپنے مخالفون کو خواہ مسلمان رہے ہون جیسا کہ مالک بن نویرہ اور اُس کی قوم اور خواہ کافر ہون جیسا کہ مسیلمہ وغیرہ سب کو نیست ونابود کردیا اور چونکہ مسلمانون کو قوت اور کثرت بذریعۂ ذوالفقار حیدری پہلے سے حاصل ہوچکی تھی اور کفار کے دلون مین مسلمانون کا رعب بیٹھ گیا تھا جیسا کہ اس وقت

انگریزون اور اہل ہند کا حال دیکھنے مین آتا ہی کہ ملکہ وکٹوریہ لندن مین بیٹھی ہوئی سلطنت مین فتوحات حاصل کر رہی ہین اسی طرح جناب شیخین نے بھی بیٹھے بیٹھے سلطنت مین فتوحات حاصل کر لی اور اسی کے ضمن مین ظاہری اسلام کو ترقی بھی ہوئی پس ایسی فتوحات سے اُن کے ایمان کا اثبات تو ہرگز نہین ہو سکتا مگر آپ کی بخاری شریف کی اس حدیث کا مضمون کہ قال رسول اللہ ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر ضرور صادق آتا ہی پس آپ اسی کو غنیمت سمجھیے کہ اس حدیث کی صحت سے صحیح بخاری کو صحیح کہنا فی الجملہ صحیح ہو گیا اور جناب شیخین بھی ایک حدیث صحیح کے مصداق ہو گئے اور اب آپ یہ بھی دعوے کر سکتے ہین کہ جناب شیخین کی شان مین یہ ایک ایسی صحیح حدیث پائی جاتی ہے کہ شیعہ اس کا انکار ہرگز نہین کر سکتے ہین اور اب سائل صاحب کی وہ دلیل ایمان جو فتوحات سے کی تھی باطل ہو گئی اور جو افعال اُن کے حبط اعمال کے باعث ہوئے اُن مین سے ایک فعل یہ ہے کہ جیش اسامہ سے تخلف کیا اور اُس کی کیفیت صاحب ملل و نحل نے یون لکھی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جھزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنھا فقال قوم یجب علینا امتثال امرہ واسامۃ قد برز من المدینۃ وقال قوم قد اشتد مرض النبی علیہ السلام فلا تسع قلوبنا لمفارقتہ والحالۃ ھذہ فنصبر حتی نبصر ایش یکون من امرہ ترجمہ - تیاری کرو جیش اسامہ کی لعنت خدا کی اُس شخص پر جو تخلف کرے جیش اسامہ سے تب ایک گروہ نے کہا کہ ہم کو حضرت کے حکم کی بجا آوری واجب ہے اور اسامہ مدینہ سے باہر نکلا اور ایک گروہ نے کہا کہ حضرت علیہ السلام کا مرض اشتداد پر ہے لہذا ہمارے دلون مین اُن کی مفارقت کی سمائی نہین ہے حالانکہ حالت ایسی ہے لہذا ہم ٹھیرے رہین گے یہان تک کہ دیکھین کہ انجام کیا ہوتا ہے اس حدیث سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ جس شخص نے جیش اسامہ سے تخلف کیا اُس پر حسب شہادت جناب رسالت مآبؐ خدا کی لعنت ہو چکی اب جیش اسامہ سے تخلف کرنے والون کے نام سنیے کہ وہ کون کون لوگ تھے مناہج النبوۃ کی جلد دوم کے ۷۶۶ صفحہ مین لکھا ہے کہ حکم عالی یون صادر

ہوا کہ اعیان مہاجر و انصار مثل صدیق اکبر و عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین اور سعد
بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح و غیرہم سب زید بن حارثہ کے ہمراہ جائین
گے علی مرتضیٰؑ کے تئین ہمراہ نہ کیا کہ اُس لشکر کے ہمراہ جائین انتہی بیان سے
یہ بات ثابت ہوئی کہ خلفائے ثلاثہ کو جیش اسامہ مین داخل کرکے حضرت صلعم
روانگی کا حکم دے چکے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ جیش اسامہ سے جو شخص تخلف کرے
اُس پر خدا کی لعنت ہے آب تخلف کا حال سنیئے۔ مدارج النبوۃ کے ۷۶۷
صفحہ مین لکھا ہے کہ گیارہوین روز اسامہ بعزم رخصت حضرت کی خدمت مین
آیا اور بالین مبارک پر حاضر ہوا اور سر آگے لے گیا اور سر اور دست مبارک
کے تئین حضرت کے اُس نے تقبیل کی یعنے بوسہ دیا اور گرانی مرض کی حضرت
پر ایسا غلبہ رکھتی تھی کہ مجال تکلم کی نہین رکھتے تھے لیکن حضرت نے اپنے
دست مبارک آسمان کی طرف اوٹھا کر اسامہ پر پھیرا اسامہ نے کہا کہ مین نے
ایسا معلوم کیا کہ حضرت نے مجھے دعا دی پس اسامہ رسول خداؐ کے حجرہ
سے باہر آکر لشکر گاہ کو گیا صبح کو دوشنبہ کے روز پھر آیا اور حضرت کو تھوڑی
تخفیف حاصل ہوئی تھی اُسامہ کو حضرت نے رخصت کیا اور فرمایا اغز علی برکۃ
اللہ یعنے جنگ کر خدا کی برکت پر اور اسامہ حضرت کے فرمان کے مطابق لشکرگاہ
کو پھرا اُس نے حکم کیا کہ لشکر کوچ کرے اور جب چاہا کہ آپ سوار ہو تو اُس کی
ماں ام ایمن نے پیغام بھیجا کہ رسول خداؐ نزع مین ہین اسامہ پھر پھرا اور اصحاب
بھی پھر آے اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور امثال اُنہوں کے خود مدینہ ہی
مین تھے تم کلامہ آب بیان سے ثابت ہوا کہ خلفائے ثلاثہ نے باوجود اس تاکید
اکید اور حکم شدید کے کہ لعن اللہ من تخلف کے ساتھ کیا گیا تھا پھر بھی جیش
اسامہ سے تخلف کیا اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول سے انحراف کرکے
متخلفین مین شامل ہوے **اور دوسرا فعل** یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کو تحریر
وصیت نامہ سے باز رکھا اور اُس کی کیفیت مدارج النبوۃ کی جلد ثانی کے ۲۷۲
اور ۲۷۳ صفحہ مین یون لکھی ہے کہ اشتداد مرض کے وقت جب کہ تمام اصحاب
حجرۂ شریف مین مجتمع تھے حضرت نے فرمایا کہ لاؤ دوات اور صحیفہ اور ایک دوات

مین یون ہے کہ لاؤ خامہ میرے واسطے تاکہ مین تمہارے واسطے ایک وصیت لکہون کہ میرے بعد ہرگز گمراہ نہو پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضون نے کہا کہ خلاف امر رسولؐ خوب نہین دوات و قلم لانا چاہیے کہ رسول خدا جو چاہتے ہین سو لکہین اور بعضون نے کہا کہ مناسب نہین کہ اس محل مین حضرت کو مشغول بہ کتابت رکہین کہ وقت اُس جناب کا تنگ ہے اور عمر خطاب اسی جانب تہے یعنے منع کرنے والون کی طرف اور کہا عمر خطاب نے کہ درد و الم حضرت پر مستولی ہے اور قرآن ہمارے درمیان ہے اور ہم کو بس کرنے والا ہے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ عمر نے کہا کہ یہ مرد یعنے پیغمبر خدا شدت مرض کے وقت ایسی باتین کرتا ہے کہ اختیار کے دائرہ سے باہر مین شاید کہ یہ باتین بہی مانند ان باتون کے ہون اور ایک جماعت دوسری بہی عمر کے موافق تہی اور ایک جماعت اُس کی مخالف تہی اور آوازین بلند ہوئین پس حضرت نے فرمایا کہ اُٹہو میرے سامنے سے کہ منازعت کرنا اور رفع اصوات یعنے آوازون کا بلند کرنا رسولؐ کے حضور مناسب نہین انتہی ملخصہ واضح ہو کہ اس قصہ سے چند باتین مفہوم ہوتی ہین **اول** یہ کہ حضرت عمر اور اُن کے ساتہیون نے حکم رسولؐ کی مخالفت کی پس اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کی مخالفت کی پس حقیقت مین حکم خدا کی مخالفت کی اور یہ مخالفت ایسی ہوئی جس کے سبب سے خود بہی گمراہ ہوے اور دوسرون کی بہی گمراہی کے باعث قیامت تک کے واسطے ہوے کیونکہ جو چیز گمراہی سے بچانے والی تہی اُسے لکہنے ندیا اب بتلائیے کہ ان کا ایمان کیونکر ثابت ہوگا **دوم** یہ کہ نبی کی آواز پر اپنی آواز بلند کی پس حکم خدا کی مخالفت کی اور اس سبب سے اُن کے کل اعمال خیر حبط ہو گئے یعنے کسی عمل خیر مین اُن کے واسطے جزاے خیر کی امید باقی نرہی چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے ایمان لانے والو نبی کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو اور آواز بلند سے اُس کے ساتہ گفتگو نہ کرو جیسا کہ آپس مین باتین کرتے ہو اس سے ڈرو کہ تمہارے اعمال حبط ہو جائین اور تم غافل رہو

فقط سوم یہ کہ حضرت رسول اللہ پر ہذیان گوئی کی تہمت لگائی اور اس کے سبب
سے گروہ اسلام سے خارج ہو کے اُس گروہ مین داخل ہوے جو حضرت کو مجنون
کہا کرتے تھے کیونکہ ہذیان اور جنون کا ایک ہی مطلب ہے **چہارم** یہ کہ حضرت
عمر اور اُن کے ساتھیون کی ان حرکات ناشائستہ سے رسولؐ کو اس قدر ایذا پہونچی
کہ رنجیدہ ہو کے ان کو اپنے پاس سے اوٹھا دیا اور یہ بات خدا کے کلام سے
ثابت ہے کہ جس شخص نے خدا اور رسول کو ایذا دی اُس پر خدا کی لعنت اور دائی
عذاب ہے چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ والذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ
فی الدنیا والاخرۃ واعدلہم عذابا مھینا اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو لوگ ایذا دیتے
ہین خدا اور رسولؐ کو اُن پر خدا کی لعنت ہے دنیا مین اور عاقبت مین بہی خراب
کرنے والا عذاب ہے **پنجم** یہ کہ جب یہ حضرات جناب رسالت مآبؐ
کی مجلس شریف سے خارج کیے گئے اور پہر حضرت کے تا دم حیات حاضر ہو کر
توبہ نہ کی بلکہ ایسے غائب ہوے کہ تجہیز و تکفین مین بہی شریک نہوے تو اصل
خارجی اور اول خوارج یہی لوگ ہوے اور دوسرے خوارج ان کے چیلے اور
شاگرد ہوے اور یہ باتین اُن کے عدم ایمان پر دلالت کرتی ہین آب مین مولوی
صاحب کی خدمت مین بلکہ جمیع علماے اہل سنت کی خدمت مین یہ عرض کرتا
ہون کہ شیعون نے جب اتنی دلیلون سے جناب خلفاے ثلاثہ کا خارج از ایمان
ہونا اور بہ نص آیت و حدیث ایک دوسری صفت سے موصوف ہونا ثابت
کر دیا اور اس پر بہی تم نہین مانتے بلکہ وہی اپنے پُرانی باتین کہے جاتے ہو تو بتلاؤ
کہ شیطان کا خارج از ایمان ہونا اور دوسری صفت سے موصوف ہونا کس دلیل
سے ثابت کروگے اگر یہی دلیل ہے کہ اُس نے خدا کے حکم کی نافرمانی کی تو ہرگز
جواب لکہنے کا قصد نہ کرو اور اگر کوئی دوسری دلیل ہے تو اُسے پیش کرو لیکن
ہم یقینا جانتے ہین کہ تا ابد الدہر تم کو کوئی دوسری دلیل نہ ملے گی اگر اس مین کچہ
بہی دم زدن کا موقع ہوتا تو آپ کے امام اعظم جناب ابو حنیفہ یہ نہ فرماتے کہ ایمان
ابی بکر الصدیق و ایمان ابلیس واحد اور ظاہر ہے کہ خلفا کے خارج از ایمان ہونے
سے جناب امیر کے ایمان کو کچہ ضرر نہین پہونچا پس سائل کا دعوے کہ اگر

خلفا کا ایمان نہ ثابت ہوگا تو جناب امیر کا بھی نہ ثابت ہوگا باطل ہوگیا مخفی نرہے
کہ جناب مولوی صاحب یا تو یہ سمجھتے ہین کہ خوارج صرف جناب امیر اور اولاد رسولؐ
سے دشمنی رکھتے ہین اور اسی اطمینان سے اُن کو اپنا مددگار سمجھکے شیعون سے
یہ درخواست کرتے ہین کہ خوارج کے مقابلہ مین جناب امیر کا ایمان ثابت کرو اور
اس کی خبر نہین ہے کہ خوارج حضرت عثمان اور جناب عائشہ مجتہدہ اور طلحہ اور زبیر
اور نیز بہت سے اصحاب کبار کو کافر کہتے ہین دیکھو ملل ونحل کا ۶۶ و ۶۷ صفحہ
پس مولوی صاحب کو چاہیے کہ پہلے اپنے ان حضرات کا ایمان خوارج کے مقابلہ
مین ثابت کرلین تب ہم سے گفتگو کرین بلکہ مولوی صاحب کو لازم ہے کہ پہلے
جناب شیخین کا ایمان خوارج کے اصول کے موافق ثابت کرلین تب کسی دوسرے
سے یہ سوال کرین کیونکہ خوارج کے اصول کے موافق شیخین کا بھی ایمان
نہین ثابت ہوتا ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ شیخ بزرگ نے کہا کہ
رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ الائمۃ من قریش یعنی ائمہ قریش ہی مین سے
ہونگے غیر قریش کو یہ عہدہ حاصل نہوگا اور ملل ونحل کے ۶۶ صفحہ مین لکھا ہے
کہ خوارج کہتے ہین کہ امام غیر قریش سے بھی ہوسکتا ہے پس اُن کے اصول کے
موافق شیخ بزرگ جھوٹے اور واضعان حدیث مین سے قرار پاتے ہین اور
یہ گناہ کبیرہ ہے اور ملل ونحل کے اُسی صفحہ مین لکھا ہے کہ مرتکب کبیرہ خوارج
کے نزدیک کافر ہے پھر ملل ونحل کے اُسی صفحہ مین لکھا ہے کہ خوارج کہتے
ہین کہ سیرت مین تغیر پیدا کرنے والا کافر ہے اور حضرت ابوبکر نے استخلاف
مین جناب رسالتمآبؐ کی سیرت کے خلاف کیا کیونکہ بقول حضرت عمر و نیز
باجماع اہل سنت جناب رسالتمآبؐ نے کسی کو خلیفہ نہین کیا تھا اور حضرت
ابوبکر نے اُس سیرت نبوی کو تغیر دے کے حضرت عمر کو خلیفہ کردیا اور حضرت
عمر نے چونکہ امر خلافت کو شورے پر چھوڑ دیا تو رسولؐ اللہ کی بھی مخالفت کی اور
حضرت ابوبکر کی بھی مخالفت کی اور یہ مخالفت ایسی تھی جس کو خود جناب عمر نے
بیان کیا ہے چنانچہ روضۃ الاحباب جو اہل سنت کے نزدیک بہت معتبر کتاب
ہے اُس کی جلد دوم کے ۹۷ صفحہ مطبوعہ منشی نولکشور مین لکھا ہے کہ اعیان

صحابہ نے عمر سے کہا کہ مناسب ہے کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دو تو عمر نے جواب دیا کہ
اگر مین اس کام کو یونہین مبہم بلا تعین چھوڑ دون تو رسول خدا کی پیروی ہوگی جو
مجھہ سے بہتر تھے اور اگر کسی شخص کو بالتخصیص معین کر دون تو ابو بکر کی پیروی
ہوگی جو مجھہ سے بہتر تھا لیکن عمر کیونکر ایسے بڑے امر کا متکفل اور متعہد ہو حالت
حیات مین بہی اور حالت موت مین بہی انتہی ملخصا غرض کہ دونون کے خلاف
آپ نے امر خلافت کو چھہ آدمیون کے درمیان شوری پر چھوڑ دیا اور اس کے
سوا حضرت عمر نے حضرت ابو بکر کے خلیفہ بنانے مین بہی رسول خدا کی مخالفت
کی ہی کیونکہ جب بقول عمر رسول خدا نے کسی کو خلیفہ نہین مقرر کیا تہا تو حضرت
عمر کو یہ اختیار کہان سے حاصل ہوا کہ حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنا دین کیا رسول اللہ
یہ فرما گئے تہے کہ ہم تو کسی کو خلیفہ نہین کرتے مگر حضرت عمر کو اختیار دیے
جاتے ہین وہ جسے چاہین اُسے خلیفہ بنا دین اگر حقیقت مین حضرت عمر اسلام
و ایمان رکہتے تہے تو اُن کو لازم تہا کہ کہتے کہ ہم اکیلے کسی کو اپنی رائے
سے خلیفہ نہین بناتے اعیان صحابہ باہم صلاح کر کے جسے چاہین اُسے بنا دین
نہ یہ کہ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا
اور بیعت ہو گئی اور رسول خدا کے خاندان مین سے کسی کو خبر نہ کی اور بعد ازان
کسی کو رشوت کسی کو لالچ کسی کو دہمکی کسی کو فریب دے کے اور کسی کی خوشامد
کر کے اپنا کام درست کر لیا اور تیسرے صاحب نے تو سیرت شیخین اور سنت رسول
کی یہان تک مخالفت کی کہ اُس کے بیان کی کچھہ حاجت نہین ہے حتی کہ عائشہ مجتہدہ
نے علانیہ اُن کے حق مین جو کچھہ کہا سو کہا اور قتل کا فتوی دیا اور نعثل یہودی سے
تشبیہ دی اگر کوئی صاحب اس قصہ کی تفصیل دریافت کیا چاہین تو ترجمۂ اعثم
کوفی کی تاریخ کو ملاحظہ فرمائین جو اہل سنت کے نزدیک بہت معتبر کتاب ہے
پس ثالث صاحب تو مجتہدہ صاحبہ اور خوارج کے نزدیک بہی خارج از ایمان ٹہرے
اور جناب شیخین خوارج کے اصول کے موافق خارج از ایمان ٹہرے اور مولوی
صاحب اس کے جواب مین یہ نہین کہ سکتے کہ خوارج تو شیخین کے ایمان کو
خود تسلیم کرتے ہین ہم کو ثابت کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ سوال کے زعم

کرنے والے صاحب کے نزدیک محض تسلیم حجت نہین ہے چنانچہ اپنی کتاب کے
۳ صفحہ مین لکھتے ہین کہ محض تسلیم حجت نہین ہے کیونکہ اُس کے یہ معنی ہین
کہ اثبات ایمان کے لیے ہمارے پاس بجز تسلیم خصم باعتبار واقع کوئی دلیل
نہین ہے تھی گویا خلاصہ یہ ہوگا کہ شیخین فی الواقع مومن نہین ہین ہان حسب
تسلیم ایک فریق مخالف کے مومن ہین اور دوسرے فریق کے اعتبار سے
نہین ہین اور یا یہ کہ مولوی صاحب خوارج کے عقائد و اصول سے واقف ہین
لیکن یہ سمجھتے ہین کہ شیعہ اُن کے اقوال و عقائد سے واقف نہین ہین اس سبب
سے اُن کو اپنا مددگار بنا کے شیعون کے مقابلہ کو بان امید آئے ہین کہ اس
دہمکی سے شیعہ ڈر جائینگے پس چاہیے کہ مولوی صاحب ایسا خیال اپنی
خاطر سے دور رکہین شیعون کو خوارج کے اقوال و عقائد کی اطلاع ہے اور اُن
کے کل اعتراضون کے جواب بہی دے چکے ہین اور یا یہ کہ مولوی صاحب نے
یہ سوال اس غرض سے کیا ہے کہ خلفاے ثلاثہ اور مجتہد صاحب کا ایمان خوارج
کے مقابلہ مین اُن کے اصول کے موافق نہین ثابت کر سکتے تو بان حکمت
عملی شیعون سے امداد طلب ہوئے ہین کہ جب شیعہ جناب امیر المومنین کا ایمان
خوارج کے مقابلہ مین ثابت کرینگے تو انہین دلائل مین سے وہ بہی خلفاے
ثلاثہ کے ایمان ثابت کرنے کے واسطے کوئی بات پیدا کر لینگے مگر مولوی
صاحب اس بات کی امید نہ رکہین کیونکہ شیعہ جناب امیر کا ایمان آیہ تطہیر و آیہ مباہلہ
و آیہ مودۃ و آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اور جناب امیر کے معجزات
سے ثابت کرتے ہین اور خلفاے ثلاثہ کو ان نعمتون مین سے کچہ نصیب نہین
ہوا ہے **واضح** ہو کہ مولوی صاحب اپنی کتاب کے آٹھوین صفحہ مین
شیعون کو یہ دہمکی دے رہے ہین کہ یہ تو صرف ایمان حضرت امیر کے
ثابت کرنے کی درخواست بمقابلہ خوارج و نواصب کے شیعون نے کیگئی ہے
بہت بڑا مقدمہ تو اسلام و نبوت کا ہے کہ شیعہ کے اصول پر اُس کا
ثابت ہونا بمقابلہ کفار و منکرین اسلام اس سے زیادہ محال ہے چنانچہ
انشاء اللہ تعالے عنقریب دوسرا سوال طبع ہو کر شائع ہونے والا

ہے اُس مین چند مقدمات قائم کرکے تمام دنیا کے شیعون سے استدعا
کی گئی ہے کہ اپنے مذہب کی رو سے آنحضرت صلعم کا پیغمبر ہونا اور اسلام
کا دین خدا ہونا بمقابلہ کفار و دشمنان اسلام ثابت کردین اور مذہب
شیعہ سلامت باقی رہے انتہی بلفظہ مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب کا تو
سوال جب شایع ہوگا تو انشاء اللہ تعالے اُس کا جواب بھی ویسا ہی
ہو جائیگا جیسے مولوی صاحب کی درخواست ہے مگر مولوی صاحب
پہلے اپنی فکر کرین کہ خوارج و نواصب جو کہ مولوی صاحب کے نزدیک
کافر و منکر اسلام نہین ہین بلکہ مولوی صاحب کے مددگار اور اہل سُنت
کے نزدیک ایسے ایماندار ہین کہ صحیح بخاری جو اہل سنت کے نزدیک
اصح الکتب بعد کتاب جناب باری ہے وہ اکثر خوارج کی روایتون سے
معمور کی گئی ہے اور انہین کی روایتون سے اُس کو زیب و زینت دی
گئی ہے حتے کہ امام احمد حنبل نے بخاری پر یہ اعتراض کیا کہ تم نے اس
کتاب کا نام صحیح کیون رکھا ہے حالانکہ اکثر اُس کے راوی خوارج ہین
اور قاضی بخارا نے اسی جرم پر شیخ بخاری کو اپنی زندگی تک قید مین
رکھا دیکھو شمع الیقین کا ۱۱۶ صفحہ سو مولوی صاحب انہین خوارج کے
ہی مقابلہ مین انبیا علیہم السلام کا ایمان اور اسلام کا دین خدا ہونا اور
سورہ یوسف کا کلام خدا ہونا اور جناب رسالتمآب کا ختم المرسلین
ہونا اور قرآن شریف کا ختم الکتب ہونا اور شریعت محمدیہ کا ہمیشہ بحال
رہنا ثابت کردین اس طرح پر کہ مذہب سُنی بھی قائم رہے اور خوارج بھی
مسلمان باقی رہین لیکن اہل سنت سے ابد تک یہ کام نہو سکیگا کیونکہ
خوارج کا یہ عقیدہ ہے کہ ممکن ہے کہ خدا ے تعالے ایسا نبی مبعوث
کرے جس کی نسبت جانتا ہے کہ بعد نبوت کافر ہو جائیگا دیکھو ملل و
نحل کا ۹۶ صفحہ اور سورہ یوسف کی بہ نسبت کہتے ہین کہ وہ کلام خدا
نہین ہے دیکھو ملل و نحل کا ۹۷ صفحہ اور ختم رسل ہونے کی نفی اس طرح
پر کرتے ہین کہ عنقریب خداے تعالے ایک نبی عجم سے مبعوث کریگا

اور اُس پر ایک کتاب نازل کرے گا جو آسمان پر لکھی جائے گی اور کل کی کل یکبارگی اُس پر نازل ہوگی اور شریعت محمدیہ ترک ہو جائے گی اور وہ نبی ملت صابیہ پر ہوگا اور خوارج کے یہ عقائد جیسا کہ اہلسنت کے خلاف ہیں ویسا ہی خوارج اُن کے نزدیک ثقہ وایماندار بھی ہیں ختنے کہ مشائخ صحاح سے ہیں پس مولوی صاحب کو اور کل اہل سُنت کو چاہیے کہ پہلے خوارج سے اپنا چھیا چھوڑائیں تب کفار کو اپنا مددگار اور سربراہ کار بناکے شیعون کے مقابلہ میں آئیں تیسرا جواب یہ جواب خوارج اور اہل سُنت دونون کے مقابلہ میں ہے اور اس کا مآل یہ ہے کہ جناب امیرؑ کا ایمان خوارج کے پیشواؤن اور اُن کے معتمد علیہم کی شہادت سے اور شیخین کا غیر مومن ہونا رسول خداؐ کی ہدایت سے ثابت ہوتا ہے اور خوارج جناب امیرؑ کی مخالفت کرنے سے ملعون و مردود اور واجب القتل ہوئے **واضح ہو** کہ اہل سُنت اس بات کے مقر ہیں کہ خوارج شیخین کو مومن کامل اور خلیفہ برحق جانتے ہیں پس خوارج کے پیشوا اور معتمد علیہم جناب شیخین ہوئے لہذا ہم جناب امیرؑ کا ایمان واسلام خوارج کے مقابلہ میں اُن کے انہین پیشواؤن اور معتمد علیہم کی ایسی گتہا دتون سے ثابت کرتے ہیں جن میں حسب فرمائش سائل احتمال مخالف نہین ہو سکتا **پہلی شہادت** ینابیع المودۃ مطبوعہ بمبئی کے ۴۸ صفحہ میں ہے کہ روی المسلم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ و یفتح اللہ علی یدیہ قال عمر بن الخطاب رض ما احببت الامارۃ الا یومئذ قال فتطاولت لھا رجاء ان ادعی لھا فدعا رسول اللہ صلعم علی بن ابی طالب فاعطاہ ا رسولخداؐ نے بروز جنگ خیبر فرمایا کہ کل ایسے شخص کو نشان دونگا کہ جو خدا اور رسولخدا کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اُسے دوست رکھتے ہین اُسی کے ہاتھون سے خدا فتح دیگا عمر خطاب کہتے ہین کہ مین نے

کبھی امارت کی خواہش نہین کی مگر اُسی روز پھر عمر کہتے ہین کہ مین نے اُسکے
واسطے انتظار کیا ابن اسید کہ مین اُس کے واسطے بُلایا جاؤن گا لیکن رسول
اللہ صلعم نے علی بن ابی طالب ؑ کو بُلایا اور اُن کو نشان دیا انتہی واضح
ہو کہ یہ حدیث رسولخدا ؐ نے محاصرہ خیبر کے ایام مین ارشاد فرمائی تھی
اور اُس کا حال مناہج النبوۃ کی جلد ثانی کے ۲۸۹ صفحہ مین یون لکہا ہے
کہ ایک روز عمر خطاب علم اُٹھا کر ایک جماعت کے ساتھہ قلعہ کے نیچے آئے
اور جتنا کوشش اور جد وجہد کیا اُنھوں نے مراد نہ دیکھا تب ابو بکر صدیق نے
رایت اُٹھایا اور ایک گروہ شجاعان ابطال ہمراہ لیکر قتال و جدال مین از اہل
ضلال کے مبادرت کی اور بڑا ہی ایک مقاتلہ درمیان لائے بے نیل
مقصود پیچھے پھرے تیسرے بار پھر عمر خطاب نے ساتھہ گروہ اصحاب
کے جاکر مجاربہ کیا عنان مراد مین نہ لا کر پیچھے پھرے[۵] پھر صاحب کتاب
مذکور لکھتے ہین کہ ارادہ ازلی اور مشیت لم یزلی اوپر اُس بات کے
جاری ہوئی تھی کہ یہ فضل خاص مزید اختصاص یعنے فتح خیبر کی جناب ولایت
مآب اسد اللہ الغالب شہسوار یثرب و بطحا امیر المومنین علی بن ابیطالب
سے رکھتا ہوا اور قلعہ قموص تمامی قلعون سے خیبر کے سخت تر اور محکم
تر تھا سو اُس کو اُس شہسوار کے ہاتھہ سے فتح کرنے کے مقدمہ اساس
فتوح تمامی قلعون کا اور خیبر کے دیار کا کیا ذالك فضل اللہ یوتیہ من
یشاء واللہ ذو الفضل العظیم یعنی یہ فضل اللہ تعالےٰ نے دیتا ہے
اُس کو جس شخص کو کہ چاہتا ہے اور اللہ تعالےٰ صاحب فضل کا ہے ایسا
فضل عظیم ہے اگرچہ بعضے اُن قلعون سے مثل قلعہ نطاط اور صعب وغیرہ
اُس سے پہلے مفتوح ہوئے لیکن اتمام فتح خیبر اور اکمال منسوب بجناب
مرتضوی ہے روایت کرتے ہین کہ جب خلفاے راشدین سے یہ
مہم انصرام کو نہ پہونچی سرور عالم صلعم نے شب کو یہ ارشاد فرمایا کہ
لاعطین الرایۃ غدا او لیاخذن الرایۃ غدا رجل یحب اللہ
ورسولہ یفتح اللہ علیہ یعنی عطا کرون گا مین رایت کل کے روز ایسے

[۵] اس مقام پر ازالۃ الخفا میں شاہ ولی اللہ صاحب نے ایک عجیب لطیفہ لکھا ہے کہ حضرت عمر فتح والون پر الزام بجنین لگاتے تھے اللہ نے جو حوالے ادنیٰ بہتر کر دیا تھا گر شاہ صاحب نے یہ تمیز نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ معتوبین بھی اور نہ تھا میں یقین دلاتا ہون کہ اگر اللہ عفو کرتے تو بعد ناں ہما حضرت عمر ایک صحابی کی شہادت سے کرتے شہادت متعدد صحابہ کو ترجیح دیتے — مولف عفی عنہ

طور سے فرمایا کہ لیویگا رایت کل کے روز ایک مرد ایسا کہ جسے دوست رکہتا ہے اللہ تعالے اور رسول اُس کا فتح کرے گا خدا خیبر ہاتھ سے اُس کے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا لیاخذن الرایۃ غدا رجل کرار غیر فرار یحب اللہ و رسولہ یفتح اللہ علیہ ترجمہ لے گا کل کے روز رایت کو ایسا شخص کہ جو جنگ کرنے والا ہے بہاگنے والا نہین ہے خدا کو اور اُس کے رسول کو دوست رکہتا ہے اللہ تعالے فتح دے گا اُس کے ہاتھ سے پہر صاحب کتاب مذکور لکہتا ہے کہ جب حضرت نے یہ خبر بشارت اثر اور یہ نوید سعادت زبان معجز بیان سے فرمائی تمام اصحاب نے دیدۂ اُمید کی راہ پر اور چشم انتظار قبول کی درگاہ پر لگا کر بیٹہے کہ دیکہین یہ دولت سرمدی اور عنایت ایزدی کس کو نصیب ہو اور یہ فضیلت کس سے مخصوص ہو انتہے واضح ہو کہ اس قصہ سے چند باتین مفہوم ہوتی ہین اوّل یہ کہ شیخین کفار خیبر کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر میدان سے لوٹ آئے پس رسول خدا کے ہمراہ ہو کر اور سپہ سالار بنکر جناب شیخین کا جہاد اور اُن کی کارگزاری اور جان نثاری یہی تہی کہ جب کفار کا مقابلہ ہوتا تہا تو راہ فرار اختیار کرتے تہے مخفی نرہے کہ مشتہر صاحب نے وجوہ ایمان شیخین مین سے گیارہوین وجہ جہاد با کفار لکہی ہے سو جہاد با کفار سے اگر جہاد مین کفار کے مقابلہ سے بہاگنا مراد ہے اور یہی اُن کے ایمان کی علامت ہے تو بیشک ایسا ایمان اُن مین بدرجہ کمال پایا جاتا تہا ہم ایسے ایمان کا انکار نہین کرتے اور اگر ثبات قدم و استقرار مراد ہے تو واقعہ خیبر سے جناب شیخین مین ایسے ایمان کی نفی پائی جاتی ہے پس مشتہر صاحب کی گیارہوین دلیل جو جہاد با کفار رکہی ہے اس سے باطل ہو گئی دوم یہ کہ رسول خدا نے فرمایا کہ کل ایسے شخص کو نشان دونگا جو جنگ کرنے والا ہے بہاگنے والا نہین ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ جناب شیخین کرار غیر فرار نہین ہے بلکہ فرار غیر کرار تہے

اور اسی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل سنت جو یہ کہتے ہین کہ شیخین نے بڑی
کوشش اور جد وجہد ومقابلہ کیا یہ محض جھوٹ اور بناوٹ ہے رسولخدا
کے مقابلہ مین ایسی گواہیون کا اعتبار کرنا معاذ اللہ رسول خداؐ کو جھوٹا
جاننا ہے ایسی بات کو اہل سنت وخوارج کے سوا کون مان سکتا ہے۔
سوم یہ کہ رسول خداؐ نے یہ فرمایا کہ خدا ورسول کو وہ دوست رکھتا ہے اور
خدا ورسول اُسے دوست رکھتے ہین اور اس سے یہ بات بھی مفہوم
ہوتی ہے کہ جناب شیخین خدا ورسول کو دوست نہین رکھتے تھے اور خدا
ورسول اُن کو دوست نہین رکھتے تھے واضح ہو کہ مشتہر صاحب وجوہ ایمان
مین سے تیسری وجہ یہ لکھتے ہین کہ پیغمبر خدا کی جان ومال سے مدد کرنا اور
تیئیسوین وجہ یہ لکھتے ہین کہ جناب امیر اور دیگر اہل بیت کبار یا صحابہ پیغمبر
خدا مین سے کبھی کسی کا نہ حالت حیات مین نہ بعد اُن کے اشارۃً یا
کنایۃً یا صراحۃً اُن کے نفاق یا کسی ایسے امر کا ذکر کرنا جو اُن کے
انحطاط شان کا موجب ہوا اور چوبیسوین لکھتے ہین کہ پیغمبر خداؐ کا
مختلف طور سے اُن کی مدح کرنا سو اس مقام پر اُن کی تینون وجوہ
کا بطلان ہوتا ہے وجہ اوّل اس سبب سے کہ جو رسول خدا کو
دوست نہ رکھتا ہو وہ کیونکر جان ومال سے اُن کی مدد کرے گا
اور کون صاحب عقل ایسی بات کا اعتبار کرے گا وجہ دوم
اس سبب سے کہ جب رسول خدا نے اُن کو فرار غیر کرار فرمایا
اور یہ فرمایا کہ وہ خدا ورسول کو دوست نہین رکھتے تو اب اس سے
زیادہ اُن کے اثبات نفاق اور انحطاط شان کے اور کسی شہادت
کی کیا ضرورت ہے کیا رسول خدا کی شہادت کافی نہین ہے وجہ سوم
اس سبب سے کہ رسول خداؐ نے اُن کے یہ اوصاف مختلف ارشاد
فرمائے کہ وہ فرار غیر کرار ہین اور خدا ورسول کو دوست نہین رکھتے ہین
اور خدا ورسول اُن کو دوست نہین رکھتے تو اُن کے واسطے اب
دوسرے اوصاف ان کے خلاف ثابت ہونا محال ہوگا اور اگر

بالفرض کوئی حدیث اس کے خلاف پائی جائے گی تو یا موضوع یا ضعیف
یا واجب التاویل ہوگی آپ حضرات اہل سنت فرمائین کہ شیعہ جو کہتے ہین
کہ شیخین دل سے مومن نہ تھے بلکہ طمع دنیا کے سبب سے ظاہری اسلام
رکھتے تھے تو اس مین اُن پر کیا الزام ہو سکتا ہے کیونکہ رسول خدا ص کی
شہادت سے صاف ظاہر ہے کہ شیخین دل سے خدا اور رسول کو دوست نہین
رکھتے تھے اور نہ خدا و رسول اُن کو دوست رکھتے تھے آپ رسول اللہ
کی شہادت کا اعتبار نہ کرنا اور شیخین کی محبت مین جھوٹے قصون کا اعتبار
کرنا اہل سنت و خوارج کے سوا کوئی ایماندار مسلمان قبول نہ کرے گا
اور ایسا ہی جب رسول خدا ص جناب امیر ع کی بہ نسبت یہ فرماتے مین کہ وہ
خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول اُسے دوست رکھتے
ہین تو رسول اللہ کی شہادت سے جناب امیر کا ایمان و اسلام ثابت ہو گیا
کیونکہ یہ ممکن نہین کہ خدا و رسول ایسے شخص کو دوست رکھین جس مین ایمان
و اسلام نہو اور رسول اللہ کی شہادت کے مقابلہ مین خوارج کے شکوک
کی طرف متوجہ ہونا اہل سنت ہی کا کام ہے آپ صاحبان انصاف ارشاد
فرمائین کہ جیسے یقینی دلیلون سے شیعہ شیخین کے عدم ایمان کا اثبات اور
جناب امیر کے ایمان و فضائل کا اثبات خوارج و اہل سنت کے مقابلہ
مین کرتے ہین ویسا ہی یقینی دلیلون سے اہل سنت بھی شیخین کا ایمان
ثابت کر سکتے ہین اگر کر سکتے ہین تو بسم اللہ ع ہمین میدان ہمین چوگان ہمین
گوئے ہ اور اگر نہین کر سکتے تو پھر ہرگز ایسا سوال کرنے کا قصد نہ کرین
چہارم یہ کہ خبر بشارت اثر اور نوید سعادت ثمر جس کی تمنا مین شیخین کو رات
بھر نیند نہ آئی وہ کس کے حق مین صادق آئی اور کون اس فضیلت سے
محروم رہا تس بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو شخص اتنی بڑی فضیلت سے
مشرف ہوا اُس کا ایمان تو خوارج کی وسوسہ اندازی سے مولویصاحب
کے نزدیک ہو جائے اور جو اس فضیلت سے محروم رہا اس کا ایمان
خوارج و اہل سنت کی گواہی سے ثابت ہو جائے شاباش این کار از تو

آید و مردان چنین کنند یعنی یہ کہ جب جناب رسالت مآب نے یہ ارشاد
فرمایا کہ کل ایسے شخص کو رایت دونگا کہ جو کرار غیر فرار ہے تو حضرت
عمر کو یہ تمنا پیدا ہوئی کہ شاید رایت مجھے عنایت فرمائیں گے اور اس
بات کو بھول ہو گئی کہ مین دو مرتبہ بھاگ چکا ہون اور حضرت نے فرمایا
ہے کہ کرار غیر فرار کو دونگا یہ نہین فرمایا کہ فرار غیر کرار کو دونگا پس
جس آدمی کے ذہن وحافظہ کا یہ حال ہو آیا ممکن ہے کہ رسول خدا دینی امور
مین اُس سے صلاح ومشورہ لیتے رہے ہون پس تو لوی صاحب کا یہ
بیان کہ جناب رسالت مآب شیخین سے دینی امور مین صلاح ومشورہ لیا
کرتے تھے ایسی خلاف قیاس بات ہے جس کو اہل سنت اور خوارج کے سوا
کوئی یقین نہین کر سکتا ہے اور اب مشتہر صاحب کی آٹھوین وجہ بھی باطل
ہو گئی دوسری شہادت ینابیع المودۃ صفحہ ۹۰ اخرج الدیلمی عن عمر مرفوعا
لو ان السموات السبع والارضین وضعت فی کفتہ ووضع ایمان
علی فی کفتہ لرجح ایمان علی اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ والحافظ
السلفی ترجمہ اگر ساتوں آسمان اور ساتون زمینین ایک پلہ مین رکھی جائین
اور علی کا ایمان ایک پلہ مین رکھا جائے تو علی کا ایمان بھاری ہوگا اب خوارج
اگر اس کو نہ مانین اور اپنے شکوک پیش کرتے رہین تو ہمارا کچھ نقصان
نہ ہوگا کیونکہ ہم رسول خدا کے پیرو ہین خوارج کے پیرو نہین لیکن خوارج
انکا انکار بھی نہین کر سکتے کیونکہ اہل سنت کہتے ہین کہ خوارج حضرت عمر کو
ایماندار جانتے ہین پس اگر اہل سنت اپنے اس قول مین سچے ہین تو خوارج
کو جناب امیر کے ایمان کا اقرار بچون وچرا کرنا پڑے گا کیونکہ اس حدیث
کے راوی حضرت عمر ہین اب اہل سنت از راہ انصاف خود ہی فرمائین کہ
جس طرح پر ہم نے حضرت عمر کی شہادت سے جناب امیر کا ایمان خوارج کے
مقابلہ مین ثابت کر دیا اسی طرح پر انہون نے بھی جناب شیخین کا ایمان
ثابت کیا ہے اگر ہو تو بیان کرین اور نہین تو ہر گز ہرگز پھر سوال کرنے کا
قصد نہ کرین تیسری شہادت ینابیع المودۃ صفحہ ۱۹۳ الحدیث السابع

عشرہ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلعم یا ابا بکر کفی وکف علی فی العدل سواء رواہ صاحب الفردوس رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اے ابو بکر میرا پنجہ اور علیؑ کا پنجہ عدل مین برابر ہے پس جب کہ رسول خدا حضرت علیؑ کا عدل اور اپنا عدل برابر بتلاتے ہین تو ایسے شخص کے ایمان مین شک پیدا کرنا رسول خدا کی شہادت کو رد کرنا ہے اگر خوارج اس شہادت کو رد کرین تو اسی عذر سے رد کر سکتے ہین کہ راوی جھوٹا ہے لیکن وہ یہ عذر بھی نہین کر سکتے کیون کہ اہل سنت کہتے ہین کہ وہ ابو بکرؓ کے ایمان کے مقر ہین اور جب کہ وہ شیخین کے ایمان کے مقر ہین تو شیخین کی شہادت سے جناب امیرؑ کے ایمان کا اقرار بھی اُن کو بچون وچرا کرنا پڑے گا چوتھی شہادت ینابیع المودۃ۔ ۲۰۶ صفحہ عن عمر الخطاب رضی اللہ عنہ قال نصب رسول اللہ صلعم علیا علما فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شہیدی علیھم قال عمر بن الخطاب یا رسول اللہ وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح قال لی یا عمر لقد عقد رسول صلعم عقد الا یحلہ الا منافق فاخذ رسول اللہ صلعم بیدی فقال یا عمر انہ لیس من ولد ادم لکنہ جبرئیل اراد ان یوکد علیکم ما قلتہ فی علی ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ کہا اُنھون نے کہ مقرر کیا رسول اللہ صلعم نے علیؑ کو علم پس فرمایا کہ جس کا مین مولا ہون اُس کا مولا علی ہے اے خدا دوست رکھ اُس کو جو کہ دوست رکھے اُس کو اور دشمنی رکھ اُس سے جو کہ دشمنی رکھے اُس سے اور ترک کر اُس کو جو ترک کرے اُس کو اور مدد کر اُس کی جو مدد کرے اُس کی یا اللہ تو میرا گواہ رہ اُن پر عمر خطاب نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پہلو مین ایک خوشرو اور خوشبو جوان تھا اُس نے مجھے کہا کہ اے عمر بتحقیق کہ رسول اللہ نے ایسی گرہ باندہی ہے کہ نہ کھولے گا اُس کو مگر منافق پس رسول اللہ صلعم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور

کہا کہ اے عمر وہ بنی آدم مین سے نہ تہا بلکہ جبرئیل تہا اُسنے چاہا کہ اُسی کی تاکید کرے
جو مین نے علی کے حق مین کہی تہی انتہیٰ اب بیانات سے کئی باتین مفہوم ہوتی ہین
اوّل یہ کہ رسول خدا فرماتے ہین کہ جس کا مولا مین ہون اُس کا مولا علیؑ
ہے اب خوارج کو دو وجہون سے حضرت علیؑ کا ایمان بچون وچرا مان
لینا چاہیے اول باین وجہ کہ اگر حضرت علیؑ کے ایمان کا انکار کرینگے تو
وہ رسول خدا کے ایمان کا انکار ہوگا کیونکہ دونون مولا مین ایک
صفت ہونی چاہیے دوم باین وجہ کہ اہل سنت کہتے ہین کہ خوارج شیخین
کے ایمان کا اقرار کرتے ہین پس ایسی حالت مین خوارج کو حضرت علیؑ کا
ایمان بچون وچرا ماننا پڑے گا کیونکہ حسب ارشاد رسول اللہ کہ من کنت
مولاہ فعلی مولاہ حضرت علیؑ شیخین کے بہی مولا ہین کیونکہ رسول اللہ شیخین
کے بہی مولا ہین اور جس کے مولا رسول اللہ ہین اُس کے مولا حضرت
علیؑ بہی ہین پس حضرت علیؑ کے ایمان مین شک کرنا شیخین کے مولا کے
ایمان مین شک کرنا ہوگا حالانکہ بہ قول اہل سنت وہ شیخین کے ایمان کے
مقر ہین پس اُن کو شیخین کے مولا کے ایمان کا اقرار بہی بچون وچرا کرنا پڑ
گا سوم یہ کہ رسول خدا نے دعا کی کہ یا اللہ دوست رکہ اُس کو جو دوست
رکہے علیؑ کو پس شیعیان علیؑ کیسے خوش نصیب ہین کہ خدا اُن کو دوست
رکہتا ہے چہارم یہ کہ دعا کی کہ یا اللہ دشمن رکہ اُس کو کہ جو دشمن رکہے علیؑ
کو اور اس سے ثابت ہوا کہ خوارج جو حضرت علیؑ کے دشمن ہین وہ خدا
کے بہی دشمن ہین اور خدا اُن کا دشمن ہے اور جب کہ وہ خدا کے دشمن
اور خدا اُن کا دشمن ہے تو اُن کے شکوک اور وساوس کو سننا نہ چاہیے
بلکہ اُسی طرح پر رد کرنا چاہیے جیسا کہ شیطان کے شکوک و وساوس کو
رد کرتے ہین کیونکہ اسلام اُن کے سننے مین نہین بلکہ اُن کے رد کرنے مین
ہے مگر وائے برحال اہل سنت کہ دشمنان خدا سے مدد لیکر خدا کے دوست
کے ایمان پر حملہ آور ہوئے ہین اور یہین سے خیال کر لینا چاہیے کہ کیا حال
ہوگا جناب عائشہ مجتہدہ کا اور طلحہ اور زبیر کا اور اہل سنت کے امیر معاویہ

کا انھون نے حضرت کے صدہا بلکہ ہزارہا دوستون کو قتل کر ڈالا اور تا مقدور
خود حضرت علی ع کے قتل مین کوششین کین ششم یہ کہ حضرت نے یہ دعا
کی کہ یا اللہ جو شخص علی کو ترک کرے اُس کو ترک کر اور جو اُس کی مدد کرے
اُس کی مدد کر اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگون نے حضرت علی ع کی
بیعت نہ کی اور حضرت کو مدد نہ دی مثل جناب عبد اللہ ابن عمر وغیرہ وہ سب
خدا کے متروک و مخذول ہین اور کل اہل سنت بھی خدا کے متروک و
مخذول ہین کیونکہ خوارج کے مقابلہ مین حضرت علی ع کو مدد نہین دیتے بلکہ
خوارج کے مددگار ہو کے حضرت علی ع کے ایمان پر حملہ کرتے ہین اور
حضرت امیر المومنین ع کے مددگارون کو بھی مغالطہ دیکے حضرت سے الگ
کیا چاہتے ہین ہفتم یہ کہ حضرت جبرئیل نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول خدا ص
نے ایسی گرہ باندہی ہے کہ کہولے گا اُس کو مگر منافق اور اس سے ثابت
ہوا کہ کل خوارج و نواصب منافق ہین کیونکہ انھون نے اس گروہ کو کھولا
ہے پس اہل اسلام کے نزدیک اُن کے وساوس و شکوک مسموع نہونگے
بلکہ اُسی طرح پر مردود ہونگے جیسا کہ اور منافقین کے مردود ہوتے ہین
اور جو لوگ کہ رسول خدا ص کی اور حضرت جبرئیل کی شہادت کو نہ قبول
کرین اور خوارج کے شکوک کو اپنے دلون مین جگہ دین اور دوسرون
کو شک مین ڈالین وہی منافق اور زمرۂ خوارج مین داخل ہونگے آب
مولوی صاحب اور دیگر حضرات اہل سُنت تبلائین کہ اسی طرح کی دلیلون
سے وہ بھی شیخین کا ایمان ثابت کر سکتے ہین اگر کر سکتے ہین تو پیش کرین اور
نہین تو ہرگز ہرگز اُن کے مؤمن ہونے کا دعوی نہ کرین اور ہم تو اُنکا
غیر مومن ہونا اسی سے ثابت کرتے ہین کہ پہلے اس گرہ کو انھین نے
کھولا ہے پس وہ گرہ کھولنے والون کے سر گروہ اور پیشوا ہین پانچوین
شہادت ینابیع المودۃ ۲۰۷ صفحہ دوی عن عمر بن الخطاب قال قال رسو
اللہ لو ان البحر مداد و الریاض اقلام و الانس کتاب و الجن حساب
ما احصوا فضائلک یا ابا الحسن قال لعلی ترجمہ عمر ابن خطاب سے روایت

کی گئی ہے کہ رسول اللہ ص نے فرمایا کہ اگر دریا سیاہی ہو جائین اور درخت
قلم بنجائین اور آدمی لکھنے والے ہون اور جنات حساب کرنے والے
ہون تب بھی اے ابو الحسن تمہارے فضائل کو ضبط نہین کر سکتے آب
مولوی صاحب اور دیگر اہل سنت ارشاد فرمائین کہ رسولخدا کی اس شہادت کا اعتبار
کرینگے یا کہ خوارج کی شکوک کا اور خوارج کیا کہین گے آیا یہ کہ حضرت عمر نے یہ
حدیث اپنے دل سے بنائی اور رسول اللہ ص نے نہین فرمائی یا یہ کہ معاذ اللہ
رسول اللہ ص نے جھوٹ کہا ہے اور چونکہ خوارج ان دونون باتون مین
سے ایک بھی نہین کہہ سکتے ہین لہذا اس حدیث شریف کے مضمون کے
موافق اُن کو بھی اہل سُنت کی طرح جناب امیر ع کے ایمان و فضائل کا بچون
و چرا اقرار کرنا پڑے گا چھٹی شہادت ینابیع المودة ۲۰۶ صفحہ روی عن
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلعم لما عقد المواخاة
بین اصحابہ قال ہذا علی اخی فی الدنیا والاخرة و خلیفتی فی اہلی
و وصیی فی امتی و وارث علمی و قاضی دینی مالہ منی مالی منہ نفعہ
نفعی و ضرہ ضری من احبہ فقد احبنی و من ابغضہ فقد ابغضنی ترجمہ
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ جس وقت رسولخدا
نے صحابہ کے درمیان مین عقد مواخات باندھا تو فرمایا کہ یہ علی ہے میرا
بھائی ہے دنیا اور آخرة مین اور میرے اہل مین میرا خلیفہ ہے اور میری
امت مین میرا وصی ہے اور میرے علم کا وارث ہے اور میرے دین کا
قاضی ہے میرا مال اُس کا ہے اور اُس کا مال میرا ہے اُس کا نفع میرا
نفع ہے اور اُس کا ضرر میرا ضرر ہے جو اُس کو دوست رکھتا ہے وہ مجکو
دوست رکھتا ہے اور جو اُس سے بغض رکھتا ہے وہ مجھسے بغض رکھتا
ہے اسنتے واضح ہو کہ یہان چند باتین قابل لحاظ
ہین اول یہ کہ رسول اللہ ص نے فرمایا کہ علی ع میرا بھائی دنیا و آخرة مین
ہے آب خوارج و نواصب اور اُن کے مددگار و سربراہ کار جناب مولوی
صاحب اور تمام دنیا کے اہل سُنت ہم کو اس بات کا جواب دین کہ جو شخص

آخرۃ مین رسولخداؐ کا بہائی ہوگا آیا ممکن ہے کہ وہ شخص ایمان و اسلام سے
خارج ہو اگر مولوی صاحب کا ایسا اعتقاد ہو تو صاف صاف ارشاد فرمائین
تاکہ ہم اُن کو دوسرے طور کا جواب دین دوم یہ کہ رسول خداؐ نے فرمایا
کہ تو میرے اہل مین میرا خلیفہ ہے اور جب خلفائے ثلثہ نے جناب امیرؑ کو
اپنا خلیفہ نہ بنایا بلکہ خود خلیفہ بن بیٹھے تو رسول خداؐ کے اہل سے اپنے کو
خارج کرکے خوارج مین داخل ہوئے یا نہین اگر رسولخداؐ کی اہل سے اپنے کو خارج
نہین کیا تو جناب امیرؑ کو اپنا خلیفہ کیون نہین بنایا اور اگر رسول کے اہل
سے خارج ہوگئے تو پہر کس استحقاق سے خلیفہ بن بیٹھے سوم یہ کہ رسولخداؐ
نے فرمایا کہ میری اُمت مین تو میرا وصی ہے اور چونکہ خوارج نے جناب امیرؑ
کو وصی رسول نہ مانا تو وہ اُمت رسول سے خارج ہوئے اور جب اُمت
رسول سے خارج ہوگئے تو کفار مین شامل ہوگئے پس اُن کے اعتراضات
اور شکوک اہل اسلام کے نزدیک ویسے ہی لغو ہونگے جیسے کفار کے
لغو شمار کیے جاتے ہین اور اُن کے شکوک کا ویسا ہی جواب دینا چاہیے
جیسا کہ کفار کے شکوک کا دیا جاتا ہے واضح رہے کہ پیشوایان
خوارج یعنے جناب عائشہ صدیقہ اور طلحہ اور زبیر اور اہل سُنت کے امیر
معاویہ اور عمرو عاص اور شرجبیل اور موسی اشعری اور جناب عمر کی صاحبزادی
بہی اُمت رسول سے خارج ہین اسواسطے کہ ان لوگون نے بہی جناب امیرؑ
کو وصی رسول اللہ نہین مانا بلکہ حضرت پر خروج کیا چہارم یہ کہ رسول خدا
نے فرمایا کہ تو میرے علم کا وارث ہے اب مین خوارج سے اور مولوی صاحب
اور دوسرے علمائے اہل سُنت سے پوچہتا ہون کہ جب جناب امیرؑ علم
رسول اللہ کے وارث ہوئے تو خوارج اور نواصب کا علم کیونکر جناب
امیرؑ کے علم سے بڑہگیا کہ اُنہون نے جناب امیرؑ کے کامون پر یہ اعتراض
کیا کہ تمہارا فلان کام کتاب و سنت کے خلاف ہے لہذا تم ایمان و اسلام
سے خارج ہوگئے کیا رسول خداؐ نے کبہی یہ فرمایا تہا کہ فلان خارجی میرے
علم کا وارث ہوگا پس خوارج کے شکوک کو دل مین جگہ دینا معاذ اللہ رسولخداؐ

کے علم پر خوارج کے علم کو ترجیح دینا ہے اور اب خوارج کے کل شکوک
کا جواب ہو گیا کیونکہ حضرت امیر نے جو کچھ کیا وہ بہ وراثت علم رسول
کیا پس حضرت کے کسی فعل پر کسی کا کچھ اعتراض نہین ہو سکتا پنجم یہ کہ رسول خدا
نے فرمایا کہ جو شخص علی سے دوستی رکھتا ہے وہ مجھسے دوستی رکھتا ہے
پس ثابت ہوا کہ شیعیان علی چونکہ حضرت علی سے دوستی رکھتے ہین تو ضرور
رسول خدا سے دوستی رکھتے ہین اور خوارج و نواصب اس نعمت سے
محروم ہین ششم یہ کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص علی سے بغض رکھتا
ہے وہ مجھسے بغض رکھتا ہے اور چونکہ خوارج اور نواصب حضرت علیؑ سے
بغض رکھتے ہین تو وہ رسول خدا سے بغض رکھتے ہین پس جو لوگ رسول خدا
سے بغض رکھتے ہین وہ خود ہی اسلام و ایمان سے خارج اور مردود و ملعون
ہین دوسرے کے ایمان و اسلام پر وہ کیونکر شک و اعتراض کر سکتے
ہین واضح ہو کہ اس مقام مین خوارج کے اوصاف و عقائد کا بیان کرنا
بہت ضرور ہے اسواسطے کہ اُن کے اوصاف و عقائد کے معلوم
ہونے سے سائلکے دلائل کی قدر و وقعت بخوبی ظاہر ہو جائیگی پس جاننا چاہیے
کہ ملل و نحل کے ۷۵ صفحہ مین لکھا ہے کہ الخارج من ذالک والمرجئة
والوعیدیة کل من خرج علی الامام الحق الذی اتفقت الجماعة علیہ
یسمی خارجیا یعنے خارجی وہ لوگ ہین جنہون نے خروج کیا ایسے امام
برحق پر جس پر جماعت نے اتفاق کیا پس اس تعریف کے موافق جناب
عائشہ مجتہدہ اور طلحہ و زبیر جو اہل سنت کے نزدیک عشرہ مبشرہ مین
شمار کیے جاتے ہین اور اہل سنت کے امیر معاویہ وغیرہ بھی خوارج
مین داخل بلکہ ہر گروہ خوارج ہین لیکن اہل سنت ان لوگون کو خوارج
مین نہین شمار کرتے بلکہ ان کے نزدیک خوارج وہ لوگ ہین جنہون
نے نہروان مین جناب امیر سے جنگ کی پس اب اُن کے اوصاف کو
سُنیے کتاب صلح الاخوان کے ۵ صفحہ مین مرقوم ہے والخوارج ہم
کما فی البخاری و مسلم وغیرہما من سائر کتب الحدیث اناس عمدوا

الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین یعنے خوارج وہ لوگ
ہین جنہون نے اُن آیات کی طرف رجوع کی جو کفار کے حق مین نازل ہوئی
ہین اور اُنکو مومنین کے واسطے گردانا پھر اُسی صفحہ مین لکھتے ہین وکان
ابن عمر یراھم اشرار الخلق وقال انھم عمدوا الی آیات نزلت فی الکفار
فجعلوھا علی المومنین یعنے ابن عمر خوارج کو شریر ترین خلق سمجھتے تھے
اور یہ کہا کہ خوارج وہ لوگ ہین کہ جنہون نے اُن آیات کی طرف رجوع
کی جو کفار کے حق مین نازل ہوئی ہین پس اُن کو مومنین کے واسطے گردانا
پھر اُسی صفحہ مین لکھتے ہین کہ قال ابن عباس لا تکونوا کالخوارج تاولوا
آیات القرآن فی اھل القبلۃ وانما نزلت فی اھل الکتاب والمشرکین
یعنے ابن عباس نے کہا کہ تم خوارج کے مثل نہ ہو کہ جنہون نے اُن آیات
کو اہل قبلہ کے حق مین تاویل کیا جو کہ اہل کتاب اور مشرکین کے بارہ مین
نازل ہوئی ہین پھر اُسی صفحہ مین لکھتے ہین کہ فتبین لک ان علامۃ الخوارج
تنزیلھم آیات القرآن النازلۃ فی الکفار علی المومنین من اھل القبلۃ
یعنے ان باتون سے ظاہر ہوگیا کہ خوارج کی یہی علامت ہے کہ جو آیتین
کفار کے حق مین نازل ہوئی ہین اُن کو وہ لوگ مومنین اہل قبلہ کے
حق مین بتلاتے ہین اب مین کہتا ہون کہ جب بہ شہادت ابن عمر وابن عباس
خوارج ایسے بیدین اور دشمن مومنین ہین کہ کلام خدا مین تحریف معنوی
کرتے ہین تو اُن کی شبہات اہل ایمان کے نزدیک کیونکر قابل سماعت ہو
بلکہ حق بات یہ ہے کہ اُن کے شبہات کے سُننے والے اور اُن سے بد دل
لے کے امیر المومنین کے ایمان مین شک ڈالنے والے بھی دائرہ اسلام
سے خارج اور زمرہ خوارج مین شامل ہون گے اور اہل اسلام کو اُن کی
شبہات کا بھی سُننا ہرگز جائز نہ ہوگا اور سائل کا یہ سوال مثل اس کے ہوگا
کہ کوئی ملحد سائل سے یہ کہے کہ حضرت ابراہیم کی نبوت نمرود کے مقابلہ مین
اور حضرت موسیٰ کی نبوت فرعون کے مقابلہ مین اور رسول خدا کی رسالت
ابوجہل کے مقابلہ مین اس طرح ثابت کرو کہ وہ بچون و چرا مان لین اور اگر

تسہیل جواب

ایسا نہ کرسکو تو ملاحدہ کا مذہب اختیار کرو آپ سائل صاحب یا تبلائین کہ اُس ملحد کے اس سوال کا کیا جواب دینگے اور کتاب التمہید فی بیان التوحید کے گیارہوین باب مین امام ابوشکور سالمی القول فی الخوارج والنواصب مین لکھتے ہین کہ منہم من قال بانا لا نعرف المومن من الکافر غیر ابی بکر و عمر ولا نشہد علی احد من الامۃ بالایمان ولا بالکفر بل الکل منافقون یعنے خوارج مین سے بعض جو کہتے ہین کہ ہم ابوبکر اور عمر کے سوا اور کسی کو مومن یا کافر نہین کہہ سکتے اور اُمت مین سے کسی شخص کے بہ نسبت ایمان یا کفر کی شہادت نہین دے سکتے بلکہ وہ سب منافق ہین آب مین کہتا ہون کہ اب سائل صاحب شیخین کے سوا اپنی دوسرے صحابہ ممدوحین بلکہ جناب خلیفہ عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ جراح اور طلحہ و زبیر کا جن کو عشرہ مبشرہ مین داخل کرتے ہین مومن ہونا اور بی بی عائشہ و حفصہ کا مومنہ ہونا بلکہ خود اپنا اور اپنے مجتہدین کا مومن ہونا خوارج کے مقابلہ مین ثابت کردین تب شیعون کے مقابلہ مین یہ دعوی کرین کہ ہم کو خوارج کے مقابلہ مین کامیابی حاصل ہوئی ہے اگر تم بہی ہمارا مذہب اختیار کروگے تو تم کو بہی کامیابی حاصل ہوگی اور بیان سے یہ بات بہی ظاہر ہوتی ہے کہ حدیث عشرہ مبشرہ خوارج کے نزدیک بہی صحیح نہین ہے نہین تو افراد عشرہ مین سے وہ کسی فرد کے مومن ہونے کا انکار نہ کرتے پس سائل صاحب پہلے اس حدیث ہی کا صحیح ہونا ثابت کرلیتے تب پہر اور کسی بات کا دعوی کرتے تو سائل صاحب کی لیاقت اور حوصلہ کا بہی کچہ حال ظاہر ہوتا پھر امام ابوشکور فرماتے ہین کہ منہم من قال بان النساء کالریاحین فانہ یجوز وطیہن من غیر نکاح ولا ملک یعنے خوارج مین سے بعض لوگ ہین جو کہتے ہین کہ عورتین مثل ریاحین ہین کہ ہر شخص کو اُن کا سونگہنا جائز ہے اور ہر شخص کو بغیر نکاح و بغیر ملک اُن سے جماع کرنا جائز ہے مین کہتا ہون کہ سائل صاحب پہلے اسی مسئلہ کو خوارج سے طے کرلیتے تب اُن کو اپنا مددگار بناکے شیعون کے مقابلہ کو نکلتے کیونکہ سائل صاحب اگر مذہب تسنن

رکہتے ہین تو یہ مسئلہ اونکے بھی خلاف ہے پھر امام ابو شکور لکھتے ہین کہ "ومنہم من قال بان الامام والخلیفہ لیس بحق ولا یجوز نصب القضاۃ والامراو ولا یجوز الحکم والجمعۃ والجماعۃ لانا لا نعرف الکافر من المومن ولا نعرف اہلا للامامۃ" یعنی بعض خوارج نے کہاکہ امام اور خلیفہ بحق نہین ہین اور قضاۃ اور امرا کا مقرر کرنا جائز نہین ہے اور حکم اور جمعہ وجماعت جائز نہین ہی اسواسطے کہ ہم کافر و مومن مین امتیاز نہین کرسکتے اور کسیکو امامت کے قابل نہین جانتے- اب ہم سائل سے پوچھتے ہین کہ آپ جو خوارج کو ثقہ اور ایماندار سمجھتے ہین اور اونکو اپنا حامی و مددگار بنایا ہے تو اونکے اس مسئلہ کو بھی تسلیم کیا ہے یا نہین اگر تسلیم کیا ہے تو اہل سنت کے بھی خلاف کیا ہے اور اگر نہین تسلیم کیا تو آپ کے پاس اسکا کیا جواب ہے کیونکہ یہ مسئلہ اہل سنت کے بھی خلاف ہی پہر امام ابو شکور لکھتے ہین کہ "منہم من قال بان الصحابۃ اختلفوا فیما بینہم وخرجوا بعضہم لبعض بالقتال واشبہہ الامر علینا فلا نعرف الحق من المبطل فنتوقف فیہ ولا نتبرأ من احد ولا نتولاہ" یعنی بعض خوارج نے کہاکہ صحابہ نے باہم اختلاف کیا اور بعض نے بعض پر قتال کے واسطے خروج کیا اور اس امر مین ہمپر شبہہ واقع ہوا پس ہم نہین امتیاز کرسکتے کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر تھا لہذا ہم اسمین سکوت اختیار کرتے ہین نہ کسی سے تبرا کرتے ہین نہ کسی سے تولا رکھتے ہین" اب سائل صاحب ارشاد فرمائین کہ اس عقیدہ مین بھی خوارج کی پیروی کرینگے اور اپنے عقیدہ کلہم عدول سے عدول کرینگے یا نہین اگر اونکی پیروی کرینگے تو کل صحابہ کی تدین سے بلکہ مذہب اسلام کی حقیت سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا کیونکہ اثبات رسالت اونکے نزدیک صرف صحابہ کے تدین اور اونکی شہادت پر موقوف ہی اور اگر اونکی پیروی نکرینگے تو بتلائین کہ اونکے اس عقیدہ کو کس دلیل سے باطل کرینگے پس پہلے خوارج سے اپنا پیچھا چھوڑالین تب شیعون سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ کرین- واضح ہوکہ خوارج کے ان تین عقائد کے جواب مین امام ابو شکور نے صرف اتناہی لکھا ہے کہ ہذا کفر اور اس جواب سے دو باتین ثابت ہوئی ہین اول یہ کہ اہل سنت کے پاس اسکے سوا اور کوئی دوسرا جواب نہین ہے پس اگر اہل سنت کی طرف سے اتنا جواب کافی ہوتا ہے تو شیعون کی طرف سے بھی یہی کافی ہوگا اور اب اونکو نہ دوسرے جواب کی تلاش کرنے کی ضرورت ہوگی اور نہ مذہب تسنن کے اختیار کرنے کی حاجت ہوگی پس سائل کا یہ کہناکہ شیعہ

جب تک مذہب تسنن کو نہ اختیار کرینگے تب اونکو خوارج ونواصب کے مقابلہ مین
کامیابی نہ حاصل ہوگی سراسر غلط نکلا۔ دوم یہ کہ سائل صاحب کا یہ دعوا ے
تعلی کہ شیعون کو جواب لکھتے وقت دلائل اہل سنت کی قدر و وقعت ظاہر ہو جایگی اور
یہ کہ ممکن نہین کہ بدون اختیار مذہب اہل سنت شیعون کو دشمنان جناب امیر کے مقابلہ
مین کامیابی حاصل ہو باطل ہوگیا کیونکہ اس جواب مین سنیون کا شیعون پر کچھ احسان
نہین ہے بلکہ شیعون کا سنیون پر احسان ہے اسواسطے کہ شیعون نے یہ جواب سنیون
سے نہین پایا بلکہ سنیون نے شیعون سے پایا ہے کیونکہ اس جواب مین خوارج پر کفر کا حکم
کیا گیا ہے اور اہل سنت کے مذہب مین کسی اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہین ہے اور خوارج
اونکے نزدیک اہل قبلہ ہین بلکہ اونکے محدثین کے مشائخ مین داخل ہین بخلاف شیعہ کہ
خوارج اونکے نزدیک کافر اور واجب القتل ہین پس خوارج کے مقابلہ مین کامیابی حاصل
کرنے کے واسطے شیعون کو مذہب تسنن کے اختیار کرنے کی ضرورت نہین ہوئی بلکہ سنیون
کو مذہب تشیع کے اختیار کرنے کی حاجت ہوئی ہے بلکہ حق یہ ہے کہ جیسا زمان سلف مین
اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہوتے ویسا ہی اگر اس زمانہ مین شیعہ نہ ہوتے تو خوارج کے
مقابلہ مین سنی ہلاک ہوتے۔ پھر امام ابوشکور لکھتے ہین کہ خوارج کا یہ قول ہے کہ لایجوز البول
علی الارض لان الارض مسجد لنا ویجب ان یتول فی الکوز وتطرح فی الماء یعنی زمین پر
پیشاب کرنا جائز نہین ہے اسواسطے کہ زمین ہماری واسطے مسجد ہے اور یہ واجب ہے
کہ کوزہ مین پیشاب کرے اور پانی مین گرا دے" اب سائل صاحب تبلائین کہ خوارج کے
اس مسئلہ کا کیا جواب دینگے معلوم ہوتا ہے کہ سائل صاحب خوارج کے عقائد سے بخوبی واقف
نہ تھے صرف اتنا سن لیا تھا کہ خوارج جناب امیر کے مخالف ہین اسی اطمینان پر اونکو اپنا دوست
و مددگار سمجھکے شیعون سے سوال کرنے پر آمادہ ہوے اسکی اطلاع نہ تھی کہ خوارج سنیون
کے بھی مخالف ہین اور خصائص نسائی جو اہل سنت کے نزدیک بہت معتبر کتاب ہے
اوسکے ۱۳۶ صفحہ مین ۱۷۰ عدد کے نیچے لکھا ہے کہ انبانا احمد بن شعیب قال اخبرنا محمد
بن عبد الاعلی قال حدثنا المقیم بن المعتمر قال سمعت ابی قال حدثنا ابو نضرہ عن ابی سعید
الخدری رضہ عن النبی صلعم انہ ذکر اناسا عن امتہ یخرجون فی فرقۃ من الناس سیماہم التحلیق
ان التحلیق یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ ہم من شر الخلق ومن اشر الخلق

تقتلهم ادنے الطائفتین الے الحق یعنے نبی صلعم نے اپنی امتہ کے چند لوگون کا ذکر کیا
کہ لوگون کے تفرقہ کے وقت وہ خروج کرینگے اونکا نشان یہ ہوگا کہ سر مونڈہائے ہونگے
دین سے اس طرح پر نکل جائینگے جیساکہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے وہ خلق مین بد لوگ
ہونگے یا یہ کہ خلق مین سب سے بدتر ہونگے فریقین مین سے جو قریب بحق ہوگا وہ اونکو
قتل کریگا۔ پھر نسائی کے ۱۴۳ صفحہ کے ۱۷۰ عدد کے تحت مین لکھا ہے انبانا احمد بن
سلیمان والقاسم بن زکریا۔ قال حدثنا عبد اللہ عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن
سوید بن غفلۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلعم تخرج قوم فی آخر الزمان یقرؤن
القرآن لایجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ قتالھم حق علی کل
مسلم ترجمہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آخر زمانہ مین ایک قوم خروج کریگی وہ لوگ
قرآن پڑھتے ہونگے لیکن اونکے گلے سے تجاوز نکریگا۔ اسلام سے اس طرح پر خارج ہو جائینگے
جیساکہ تیر کمان سے اونکا قتل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے انتہی۔ پھر نسائی کے ۱۵۰ صفحہ
کے ۱۸۲ عدد کے تحت مین لکھا ہے کہ۔ انبانا العباس بن عبد العظیم قال حدثنا عبد الرزاق
قال حدثنا عبد الملک بن ابی سلیمان عن سلمۃ بن کہیل قال حدثنا زید بن وھب انہ کان فی
الجیش الذین کانوا مع علی رضہ ساروا الی الخوارج فقال علی ایھا الناس انی سمعت رسول اللہ
صلعم یقول یخرج قوم من امتی یقرؤن القرآن لیس قراءتکم الے قراءتھم بشئی ولا صلوتکم الے
صلوتھم بشئی ولا صیامکم الے صیامھم بشئی یقرؤن القرآن یحسبون انہ لھم وھو علیھم ولا یجاوز قراءتھم
یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لو یعلمون الجیش الذین یصیبونھم ماقضی اللہ لھم
علی لسان نبیھم لترکون العمل۔ ترجمہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عنقریب میری امت مین سے
کچھ لوگ خروج کرینگے اور وہ قرآن خوان ہونگے اونکی قرأت کے آگے تمہاری قرأت کچھ نہوگی
اور تمہاری نماز اونکی نماز کے آگے کچھ نہوگی اور تمہارا روزہ اونکے روزہ کے آگے کچھ نہوگا۔
قرآن پڑھینگے اور گمان کرینگے کہ وہ اونکو مفید ہوگا حالانکہ وہ اونکو مضر ہوگا اور اونکے گلے سے
نہ اوتریگا۔ اسلام سے وہ اس طرح پر نکل جائینگے جیساکہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے اگر اوس فوج
کے لوگ جو کہ خوارج سے جنگ کرینگے اس بات کو جانین کہ اونکو وہ چیز ہوگی جسکا اونکے واسطے
خدانے اپنی نبی کی زبان سے حکم کیا ہے تو عمل کو ترک کردینگے۔ واضح ہو کہ ان تینون حدیثون سے
بشہادت جناب رسالتماب صلعم خوارج کے چند اوصاف ظاہر ہوئے اول یہ کہ وہ دینِ اسلام

ایسے خارج ہو جاینگے جیسا کہ تیر کمان سے خارج ہوجاتا ہی دوم یہ کہ وہ بدترین خلق ہین
سوم یہ کہ وہ قرآن پڑھتے ہونگے ایسا کہ اونکے آگے اصحاب کا قرآن پڑھنا کچھ نہ ہوگا لیکن
اونکے حلق کے نیچے نہ اوتریگا یعنے صرف زبان سے پڑھینگے اور دل مین اوسکا کچھ اثر اور
اعتقاد نہ ہوگا۔ **چہارم** یہ کہ اصحاب کا روزہ و نماز اونکے روزہ و نماز کے آگے کچھ نہ ہوگا۔
پنجم یہ کہ قرآن خوانی اونکے واسطے مفید نہ ہوگی بلکہ مضر ہوگی **ششم** یہ کہ ہر مسلمان پر
اونکا قتل کرنا واجب ہی **ہفتم** یہ کہ اونکے قتل کرنے مین اتنا ثواب ہے کہ اگر اونکے قاتل اس
ثواب سے واقف ہوجاوین تو ترک اعمال کردین۔ اب ایک روایت مین اہل سنت کی
صدیقہ مجتہدہ سے لکھتا ہون تاکہ مولوی صاحب اور دوسرے اہل سنت کو خوارج کے متصف
بہ اوصاف مذکورہ ہونے مین کچھ کلام کی جگہ باقی نہ رہجاے اور وہ یہ ہے کہ خصائص نسائی
کے ۱۴۳ صفحہ کے ۱۰۰ عدد کے تحت مین ایک حدیث لکھی ہے اوسمین سے بقدر حاجت لکھتا
ہون۔ انبانا علی بن منذر قال حدثنا ابو الفضیل ن ابن الفضیل قال حدثنا عاصم بن
کلیب الجرمی عن ابیہ قال کنت عند علی رض جالسا دخل رجل علیہ ثیاب السفر وعلی رض یکلم
الناس ویکلمونہ فقال یا امیر المومنین اتاذن لی ان اتکلم فلم یلتفت الیہ وشغلہ ما ہو فیہ
فجلس الی رجل فسالہ ما خبرک فقال کنت معتمرا فلقیت عائشۃ فقالت ہولاء القوم الذین خرجوا
فی ارضکم بما یسمون حروریہ قلت خرجوا فی موضع یسمی حروراء فسمی بذلک فقالت طوبی لمن شہد ہلکتہم
یعنے ہلکہم لو شاء ابن ابی طالب لاخبرکم فجئت اسالہ عن خبرہم۔ **ترجمہ** کلیب حرمی نے روایت
کی ہے کہ مین علی رض کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک مرد علی رض کے پاس سفر کا لباس پہنے ہوئے آیا
اور علی لوگون سے اور لوگ اونسے باتین کر رہے تھے تو اوس شخص نے کہا کہ یا امیر المومنین
کیا آپ اجازت دیتے ہین کہ مین آپ سے کچھ باتین کرون حضرت نے اوسکی طرف التفات
کیا اور جس شغل مین تھے اوسی مین مشغول رہے پس وہ شخص ایک مرد کے پاس بیٹھ گیا اوس
مرد نے پوچھا کہ تجھے کیا کام ہے اوس شخص نے کہا کہ مین عمرہ مین تھا کہ عائشہ سے ملاقات
ہوئی۔ عائشہ نے مجھسے پوچھا کہ جس قوم نے تمہاری سرزمین مین خروج کیا اونکا نام حروریہ کیون
رکھا گیا مین نے کہا کہ اونہون نے ایک موضع مین خروج کیا جسکا نام حرورا ہے
لہذا حروریہ نام رکھی گئی تب عائشہ نے کہا کہ خوشا حال تم مین سے اوسکا جو اونکے ہلاک کرنے
کو حاضر ہوا۔ پھر کہا کہ عائشہ نے کہا کہ اگر ابن ابی طالب چاہین تو تمکو اون لوگون کی خبر دیدیتے

سوینن اونہیں کی خبر پوچھنے کو آیا ہون انتہی ان حدیثون سے اتنی بات تو ثابت ہو گئی کہ خوارج کا ایمان و اسلام سے خارج ہو جانا اور بدترین خلق ہونا اور واجب القتل ہونا صرف اسی وجہ سے ہے کہ جناب امیرؑ پر خروج کیا اور اونکے اسلام و ایمان کے منکر ہوئے ورنہ اونکے اور اعمال تو ایسے تھے کہ صحابہ سے کہین بڑھکر تھے اب جاننا چاہیے کہ جناب مولوی صاحب اپنی کتاب کے صفحہ اول مین لکھتے ہین کہ خاکسار مجبور ولاچار ہو کر سوال بعرض ذیل جمیع علماے شیعہ کی خدمت مین بغرض جواب پیش کرتا ہے تاکہ جواب دینے کے وقت دلائل اہل سنت کی وقعت و قدر اونکو ظاہر ہو جاے انتہی مین کہتا ہون کہ بیشک دلائل اہل سنت کی وقعت و قدر ہمکو خوب ظاہر ہو گئی چنانچہ کچھ تو اوسکا بیان گذر گیا اور کچھ اب بذمہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ جب بشہادت رسول خدا خوارج صرف اس سبب سے دین و اسلام سے خارج اور واجب القتل ہو گئے کہ اونہون نے جناب امیر کے ایمان و اسلام کا جو بنص خدا و رسول ثابت ہے انکار کر کے اونپر خروج کیا ورنہ اونکے اور سب اعمال صحابہ کے اعمال سے بہتر تھے تو اب اونکے اعتراضون اور شکوک کو جناب امیر کے ایمان و اسلام کے بارہ مین سننا معاذ اللہ رسولخدا کی شہادت کو رد کرنا ہے پس شیعون کا جواب خوارج کے مقابلہ مین اسی قدر کافی ہے کہ رسولخدا جناب امیر کے ایمان و اسلام کی شہادت دے چکے ہین اور تمکو انہین اعتراضون کے سبب سے خارج از دین و اسلام فرما چکے ہین پس تمہارے یہ اعتراض قابل سماعت نہین بلکہ مثل وساوس شیطانی ہین لیکن اہل سنت کو خوارج کے مقابلہ مین البتہ بڑی مشکل ہے کیونکہ وہ خوارج کو مسلمان اور دیانت دار اور ثقہ جانتے ہین چنانچہ اسی وجہ سے شیخ بخاری نے اپنی کتاب مین اکثر خوارج کی روایتیں داخل کی ہین پس اگر خوارج کو دین و اسلام سے خارج کہینگے تو صحیح بخاری جنکے نزدیک اصح الکتب بعد کتاب باری ہے وہ ردی ہو جائیگی اور اگر بخاری کے صحیح رکھنے کے واسطے اونکو مسلمان اور ایماندار و ثقہ کہینگے تو اونکے اعتراضون کو سننا اور رسولخدا کی شہادت کو رد کرنا ہوگا اور یہ اہل سنت کے دلائل کی پہلی قدر و وقعت ہے جو ہمکو مولوی صاحب کے اس سوال کی بدولت ظاہر ہوئی ہے۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ رسول خدا نے خوارج کے قتل کرنے کو ہر مسلمان پر واجب ٹھہرایا ہے اور جناب صدیقہ مجتہدہ نے اونکے قتل کرنیوالون کو بشارت دی ہے لیکن اہل سنت جب شیخین کا ایمان کسی دلیل سے نہ ثابت کر سکے تو غصہ مین آکے خوارج کو قتل کرنے کے عوض اونکے معین و مددگار بنکے جناب امیر کے ایمان و اسلام پر

حملہ آور ہوئے ہین اور رسولخدا کے حکم کے مخالف اور صدیقہ مجتہدہ کی بشارت سے محروم ہوئے اور یہ اہل سنت کے دلائل کی دوسری قدر و وقعت ہے جو مولوی صاحب کی عنایت سے ہمپر ظاہر ہوئی ہے پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ خوارج جنکے اعمال روزہ و نماز وغیرہ اصحاب کے اعمال سے کہین زیادہ تھے اونکا تو یہ حال ہوا کہ صرف جناب امیر کے ایمان و اسلام پر شک کرنے کے سبب سے دین و اسلام سے خارج ہو کے واجب القتل ہو گئے اور کوئی عبادت اور شیخین کی محبت اونکے کچھ کام مین نہ آئی تو مولوی صاحب اور دیگر حضرات اہل سنت کا کیا حال ہوگا جو خوارج کے مددگار بن کے چاہتے ہین کہ جو لوگ جناب امیر کے ایمان و اسلام کا اعتقاد رکھتے ہین اونکو مغالطہ دیکے اپنے ہی مثل تردد و شک مین ڈال دین حالانکہ ان حضرات کے اعمال خوارج کے مقابلہ مین کسی حساب مین نہین آسکتے کیونکہ اونکے اعمال اصحاب کے اعمال سے بڑھکر تھے پس اہل سنت آپ ہی خیال فرمائین کہ اس فضول حجت کی بدولت اونکو کیا نتیجہ حاصل ہوگا اور یہ اہل سنت کے دلائل کی تیسری قدر و وقعت ہے جو جواب لکھنے کے وقت ہمکو ظاہر ہوئی ہے اور ایک وجہ قدر و وقعت ہمکو پیشتر سے معلوم ہے جو ان سبھون سے کہین عمدہ و اعلیٰ ہے اور وہ یہ ہے کہ بارہ سو برس گذر گئے اور ہزارون علماے اہل سنت کوشش کرتے کرتے مر گئے لیکن ابھی تک صدیقہ مجتہدہ اور حضرت عثمان کا ایمان خوارج کے مقابلہ مین نہ ثابت کر سکے۔ پھر مین یہ کہتا ہون کہ جب رسولخدا نے یہ فرمایا کہ خوارج کے اعمال روزہ و نماز اگرچہ اصحاب کی اعمال روزہ و نماز سے زیادہ ہونگے مگر علی ابن ابی طالب پر خروج و اعتراض کرنے کے سبب سے وہ اعمال خیر باطل ہو جائینگے تو کیا وہ اعتراض جنکے بطالت کے سبب سے اعمال خیر باطل ہو گئے وہ خود نہ باطل ہونگے پس ایسے باطل اعتراضون کو اہل باطل کے سوا کون اہل ایمان اعتبار کر سکتا ہے۔ ساتوین شہادت ینابیع المودۃ صفحہ ۲۰۸ عمر بن خطاب رفعہ لو اجتمع الناس علی حب علی بن طالب لما خلق اللہ النار۔ ترجمہ عمر ابن خطاب رض نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر سب لوگ علی ابن ابی طالب کی محبت پر مجتمع ہو جاتے تو خداے تعالےٰ دوزخ کو نہ پیدا کرتا۔ اس حدیث سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ خداے تعالےٰ نے دوزخ کو علی ابن ابی طالب کے دوستون کے واسطے نہین پیدا کیا بلکہ اونکے دشمنون کے واسطے پیدا کیا ہے۔ اب مین مولوی صاحب سے اور نیز دیگر خوارج سے پوچھتا ہون کہ آیا ممکن ہے کہ خداے تعالیٰ کسی غیر مسلم و بے ایمان شخص کی اتنی پاسداری کرے کہ اوسکے دوستون کو

دوزخ سے محفوظ رکھے اور اوسکے دشمنون کو دوزخ مین ڈالے - پس جبکہ حسب شہادت
حضرت عمر بن خطاب جناب امیر کی شان مین ایسی حدیث وارد ہوئی ہے تو اب کوئی خارجی
جناب امیر کے ایمان و اسلام مین کچھ کلام نہین کر سکتا مگر اوسی وقت مین کہ پہلے اس بات
کو ثابت کر دے کہ حضرت عمر کا کچھ اعتبار نہین ہے وہ جھوٹی حدیثین بنایا کرتے تھے مگر چونکہ
بقول اہل سنت خوارج حضرت عمر کے ایمان و دیانت کا اعتقاد رکھتے ہین تو وہ حضرت عمر کی
روایت کو بے چون و چرا مان لینگے پس اونکو حضرت امیر کے ایمان و اسلام کا بھی بے چون و
چرا اقرار کرنا پڑیگا - اب مولوی صاحب ارشاد فرمائین کہ جیسی قوی دلیل سے ہمنے جناب
امیر کا ایمان و اسلام خوارج کے مقابلہ مین ثابت کر دیا ایسی ہی قوی دلیل سے وہ بھی شیعون
کے مقابلہ مین خلفاے ثلثہ کا ایمان و اسلام ثابت کر سکتے ہین اگر کر سکتے ہون تو پیش کرین
اور اگر ایسا نہین کر سکتے تو ہرگز جواب لکھنے کا قصد نکرین - **چوتھا جواب** یہ جواب کل
فرق اسلامیہ کے مقابلہ مین ہے - واضح ہو کہ آیہ مباہلہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جناب امیر
نفس رسول ہین اور آیہ مودت سے یہ بات ثابت ہو کہ جناب امیر کی مودت ہر مسلمان پر فرض
ہے اور آیہ تطہیر سے یہ بات ثابت ہو کہ جناب امیر ہر طرح کے رجس سے پاک ہین اور حدیث
ثقلین سے یہ بات ثابت ہو کہ جو شخص جناب امیر کی پیروی کریگا وہ ہرگز گمراہ نہوگا اور یہ امر
بدیہی ہے کہ جس شخص کو خداوند تعالے نفس رسول فرمائے اور جسکی مودت مسلمانون پر فرض
ٹھہرائے اور جسکو ہر طرح کے رجس سے پاک کرے اور جسکی پیروی کرنے والا بہ شہادت رسول خدا
گمراہی سے محفوظ رہے وہ ضرور کامل الایمان بلکہ معصوم من جمیع العصیان ہوگا کیونکہ اگر
ایسا نہو تو معاذ اللہ خدا اور رسول پر اعتراض لازم آتا ہے پس جو لوگ کہ جناب رسالتماب
کو خدا کا رسول اور قرآن کو خدا کا کلام جانتے ہین اونکو تو جناب امیر کے کامل الایمان اور معصوم
ماننے مین کچھ چون و چرا کی جگہ باقی نہ رہی پس جناب امیر کا کامل الایمان بلکہ معصوم ہونا بنص
خدا و رسول ہر اہل اسلام پر ثابت ہو گیا - اب باقی رہے خوارج کے شکوک سو وہ صاحب عقل
و انصاف کے نزدیک کسی حساب مین نہین ہین کیونکہ خوارج جیسا کہ حسب شہادت رسول دین
و ایمان سے خارج ہین ویسا ہی بہ شہادت عقل سلیم عقل انسانی سے بھی بے بہرہ ہین اور
اسکا تفصیلی بیان یہ ہے کہ جس شخص کو خدا نے نفس رسول کہا اور جسکی مودت کل مسلمانون پر
فرض کی اور جسکو ہر طرح کے رجس سے پاک کیا اور جسکی پیروی کرنے کا رسول خدا نے حکم دیا اور

یہ فرمایا کہ اگر اوسکی پیروی کروگے تو گمراہی سے بچے رہوگے اوسکی پیروی اونہوںنے نہ کی
بلکہ اوسکے ایمان کا انکار یا اوسمین شک کیا۔ اور جو لوگ کہ حسب اسمارے تخلف کرکے
بشہادت رسول لعنت اللہ علیہم کے تحت مین داخل ہوئے اور رسول خدا کو تحریر وصیت نامہ
سے جو کہ امت کو گمراہی سے بچانے والا تھا باز رکھا اور اس فعل سے خود گمراہ ہوئے اور
دوسرون کی گمراہی کے باعث ہوئے اور جنکا ایمان حسب شہادت امام ابوحنیفہ مثل ایمان
شیطان ہے اون لوگون کے کامل الایمان ہونے کے قائل ہوے۔ آپ صاحبان عقل
سلیم ارشاد فرمائین کہ ایسے لوگ عقل انسانی سے بے بہرہ اور جہل مرکب مین مبتلا ہین یا نہین
پس ایسے لوگون کے شکوک جو کہ دین وایمان سے خارج اور عقل انسانی سے بے بہرہ ہین
اہل اسلام کے نزدیک کس حساب مین آسکتے ہین پس سائل صاحب کو لازم ہے کہ پہلے خوارج
کو کسی شمار وقطار مین داخل کرین اوسکے بعد شیعون سے یہ سوال کرین کہ اگر تم شیخین کے
ایمان کو نہین مانتے ہو تو بتلاؤ کہ جناب امیر کا ایمان خوارج کے مقابلہ مین کیونکر ثابت کروگے
اور جب تک سائل صاحب ایسا نکرینگے تب تک اونکا سوال صاحبان عقل وانصاف کے
نزدیک کسی حساب مین نہین ہے۔ **پانچوان جواب**۔ اور اسکا ماحصل یہ ہے کہ سنیون
کا یہ سوال شیعون پر وارد نہین ہوسکتا۔ واضح ہو کہ ہم جو خلفاے ثلثہ کو خارج از ایمان کہتے
ہین اوسکا یہ مطلب نہین ہے کہ اونہون نے ظاہری اسلام چھوڑکے بت پرستی اختیار کی تھی
بلکہ اسکا مطلب یہ ہی کہ حقوق اہل بیت جو بنص خدا ورسول ثابت ہین اونکو اونہون نے
بلا استحقاق غصب کرلیا اسی وجہ سے وہ مثل خوارج ایمان واسلام سے خارج ہوگئے اور اونکے
کل اعمال خیر حبط کئے گئے اور یہ باتین اہل سنت ہی کی کتب مقبولہ سے ہم ثابت کرتے ہین اسکے جواب
مین اہل سنت کو اور مولوی صاحب کو چاہیے کہ ہماری کتب مقبولہ سے یہ ثابت کردین۔
کہ شیخین نے حق اہل بیت کو غصب نہین کیا ہے بلکہ وہ اونہین کا حق تھا اور جب اس بات
کو اہل سنت ثابت کردینگے تو ہم شیخین کے ایمان مین پھر کچھ گفتگو نکرینگے لیکن ہم باعلان کہتے
ہین کہ اہل سنت سے ابدالدہر تک یہ بات ثابت نہوسکیگی۔ اور یہی وجہ ہی کہ جناب سائل صاحب نے
اس بحث سے گریز کرکے فریب عوام کے واسطے یہ پہلو اختیار کیا ہے کہ فلان فلان دلائل سے
ہمنے شیخین کا ایمان ثابت کردیا ہے اب اگر ان دلیلون کو تم نہین مانتے تو خوارج کے مقابلہ
مین جناب امیر کا ایمان کسطرح سے ثابت کروگے۔ واضح ہو کہ یہان سائل صاحب نے پہلے

یہ مغالطہ دیا ہے کہ فلان فلان دلائل سے ہمنے ثابت کردیا ہے اور اس جملہ سے بظاہر
یہ مفہوم ہوتا ہے کہ سائل نے فی الواقع دلائل مذکورہ سے ثابت کردیا ہے حالانکہ کسی
دلیل سے ثابت نہین کیا ہے چنانچہ جو شخص کتب کلامیہ طرفین کو ملاحظہ کرچکا ہے وہ اسبات
کو خوب جانتا ہے اور انشاء اللہ تعالے ہم بھی دسوین جواب مین اسکو بیان کرینگے دوسرا
مغالطہ یہ ہے کہ اگر تم ان دلیلون کو نہین مانتے الخ اور اس جملہ سے بظاہر یہ مفہوم ہوتا ہے
کہ شاید شیعہ آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کو دلیل نہین مانتے یا یہ کہ جو بات آیات قرآنی
یا احادیث صحیحہ سے ثابت ہو اوسکو نہین مانتے حالانکہ ایسا نہین ہے شیعہ آیات قرآنی اور
احادیث صحیحہ کو دلیل جانتے ہین اور جو بات انسے ثابت ہول ہے اوسکو مانتے ہین مگر وہ
یہ کہتے ہین کہ شیخین کا ایمان اہل سنت آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثابت نہین کرسکتے
بلکہ فریب عوام کے واسطے یہ کہتے ہین کہ ہمنے شیخین کا ایمان دلائل مذکورہ سے ثابت کردیا
ہے اور شیعہ ایسا فریب نہین دیتے بلکہ فی الحقیقت جناب امیر کا ایمان دلائل مذکورہ سے
اسطرح پر ثابت کردیتے ہین کہ اہل سنت و خوارج کو چون و چرا کی گنجایش نہین رہتی
اور شیعہ و سنی کے استدلال مین یہی فرق ہے پس مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ اگر تم انہین
دلائل سے جناب امیر کا ایمان ثابت کرتے ہو تو جواب نہ لکھو محض لغو بات ہے یہ بات
مولوی صاحب اوسوقت کہہ سکتے تھے کہ پہلے شیخین کا ایمان آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ
سے ثابت کرچکے ہوتے۔ مگر یہ بات ظاہر ہے کہ مولوی صاحب ایسا نہین کرسکتے کیونکہ اگر
کرسکتے تو اسی کام کو کرتے یہ فضول حیلہ نہ ڈھونڈھتے کہ اگر تم شیخین کے ایمان کو نہ مانوگے
تو ہم خوارج سے مدد لیکے جناب امیر کا بھی ایمان نہ ثابت ہونے دینگے کیونکہ لفرض محال
اگر شیعہ خوارج کے مقابلہ مین جناب امیر کا ایمان نہ ثابت کرسکین تو کیا اس سے شیخین کا
ایمان ثابت ہو جائیگا یہ ہرگز نہوگا بلکہ یہ ہوگا کہ اگر جناب امیر کا ایمان نہ ثابت ہوگا تو
شیخین کا ایمان بھی نہ ثابت ہوگا کیونکہ شیخین نے جناب امیر کے ایمان کی شہادت دی
ہے جیسا کہ تیسرے جواب مین ہم بیان کرچکے ہین۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب جیسے شیخین کا ایمان
کسی دلیل سے نہین ثابت ہوتا ویسے ہی اہل سنت کا یہ سوال بھی کسی طرح سے شیعون پر
نہین وارد ہوتا چھٹا جواب سائل صاحب کی غرض اس سوال سے یہ معلوم ہوتی ہے
کہ جب اونہون نے دیکھا کہ [illegible] مناظرہ مین علماے اہل سنت شیعون کے مقابلہ مین شیخین کا

ایمان نہین ثابت کر سکتے جیسا کہ چند واقعات سے تمامی مسلمانان ہند پر اسکا حال بخوبی
واضح اور روشن ہوچکا ہی ازانجملہ ایک واقعہ بمقام سادات بڑہ کا ہے جسمین فریقین کے بہت سے
علماے نامی اور فضلاے گرامی جمع ہوے تھے اوسکا انجام کار یہ ہوا کہ علماے اہل سنت تاب
مناظرہ نہ لاسکے اور ایک حیلہ کر کے علحدہ ہو گئے - دوسرا واقعہ وہ ہے کہ سیوان مین مناظرہ ہوا
اور چونکہ مناظر نیک نیت اور طالب حق تھے لہذا اثبات حق کے بعد صدق دل سے مذہب شیعہ
کو اختیار کر لیا - ان واقعات کی کیفیت انتصار الشریعۃ کے نمبر دوم جلد اول ماہ نومبر ۱۸۹۳ء
مطبوعہ محلہ منصور نگر شہر لکھنؤ مین مرقوم ہے - تیسرا واقعہ وہ ہے جو جناب مولوی محمد صاحب اور
مولانا و مقتدانا جناب مولوی میر آغا سید صاحب پیش نماز دام فیضہ روساے دائرہ شاہ اجمل
شہر الہ آباد کے درمیان مین بہ نسبت لفظ خلیفۃ بلافصل کے پیش آیا اور یہ مقدمہ ہائی کورٹ
تک گیا - مولوی محمد صاحب کا یہ دعوی تھا کہ لفظ مذکور تبرا ہی اہل سنت کو اسکا سننا جائز نہین اسکے
سننے سے اونکا دل دکھتا ہے لہذا سرکار سے اذان مین اسکے کہنے کی ممانعت کر دی جاے سو
انجام کار یہ ہوا کہ جناب مولوی صاحب عدالت سے مقدمہ ہار گئے اور اب ہر اذان مین لفظ
خلیفۃ بلافصل بے روک ٹوک پکارا جاتا ہے - اور اس مقدمہ کے سبب سے علماے اہل سنت
کی بڑی حقارت اس سبب ہوئی کہ اسکے پیشتر عوام سنی شیعوں کی اذان مین یہ لفظ سن لیتے
تھے اور یہ نہین جانتے تھے کہ یہ تبرا ہے اور اسکا سننا جائز نہین ہے لیکن اب مولوی محمد صاحب
کی کوشش و جانفشانی کا یہ نتیجہ ہوا کہ عوام اہل سنت کے نزدیک اس لفظ کا تبرا ہونا
اور اہل سنت کو اوسکی سماعت کا ناجائز ہونا بخوبی ثابت ہوگیا اور باوجود اسکے مولوی صاحب
کی سعی مشکور سے ناچار اوسکو سننا ہی پڑتا ہے اور اس سبب سے عوام الناس علما
کی طرف سے بد اعتقاد ہوتے جاتے ہین اور پیری مریدی کا سلسلہ شکست اور اونکی معاش
کا وسیلہ مسدود ہوتا جاتا ہے لہذا انکے علمانے مجبور ولاچار ہو کے زبانی مناظرہ تو قطعاً بند کر دیا
کیونکہ اسمین اونکی مغلوبی کا ہر خاص و عام کے روبرو پردہ فاش اور یہ امر مخل معاش ہوتا
ہے مگر عوام الناس کو اسطرح سے تسکین دی کہ اگرچہ علماے اہل سنت شیعوں کے مقابلہ مین
شیخین کا ایمان نہین ثابت کر سکتے ہین تو اوسمین کچھ مضائقہ نہین کیونکہ شیعہ بھی خوارج کے
مقابلہ مین جناب امیر کا ایمان نہین ثابت کر سکتے چنانچہ دیکھو ہم ایک ایسا سوال کرتے ہین
جسکے جواب دینے مین شیعہ عاجز ہو جاینگے بس تمکو چاہیے کہ اپنا آبائی قدیم مذہب نہ ترک کرو

کیونکہ اگر اوسکو ترک کرکے مذہب تشیع اختیار کروگے تو تمکو کچھ فائدہ نہوگا بلکہ ایک ضیق سے
نکل کے دوسری ضیق مین پڑوگے چنانچہ سائل صاحب خود صفحہ اول مین لکھتے ہین کہ بعض
چند احباب شیعہ مذہب جنکو زبانی مناظرہ کا بہت شوق ہے ہمیشہ چھیڑ چھاڑ مذہبی رکھتے
اور وہی پرانے دہرائی سوالات کیا کرتے اور جواب دینے پر امر حق کو تسلیم نکرتے لہذا خاکسار
مجبور ولاچار ہوکر سوال معروضہ ذیل جمیع علماے شیعہ کی خدمت مین بغرض جواب پیش کرتا ہے
اور اس سوال سے سائل صاحب کی دوسری غرض یہ بھی تھی کہ جبتک اس سوال کا جواب شائع
نہوگا تب تک بہت سے عوام شیعہ اس سوال کو پڑھکر متردد و مخدوش رہینگے اور سنیون کو باعث
افتخار رہیگا اور تیسری غرض یہ تھی کہ جب اس تحریری سوال کا تحریری جواب شائع ہوگا تو
مریدون کو تسکین دینے کے واسطے جو کہ بیشتر ناواقف و ناخواندہ ہین اتنا کہدینا کافی ہوگا
کہ یہ جواب ٹھیک نہین ہے یا یہ کہ یہ پرانی باتین ہین یا یہ کہ یہ جواب خوارج کے مقابلہ مین
نہین بلکہ اہل سنت کے مقابلہ مین ہے چنانچہ جو جواب انتصار الشریعت کے نمبر سوم جلد
اول بابت ماہ دسمبر ۱۸۹۳ع مین چھپ کر شائع ہوا ہے اوسکے جواب پر یہی حملہ پیش کیا جاتا ہے
اور چونکہ زبانی مناظرہ مین ایسی بہانہ جوئی کا موقع نہین مل سکتا لہذا تحریر کو تقریر پر ترجیح
دی ہے اور انہین وجوہ سے یہ سوال مکرر چھاپ کر خوب شائع کیا گیا اور ایک اشتہار بھی
اوسی مضمون کا شائع کیا گیا تاکہ عوام الناس کے دلون مین اس سوال کی شہرت
اور قدر و وقعت زیادہ پیدا ہو۔ خیر اتنی بات تو سائل صاحب کے مضمون سوال
سے مفہوم ہوتی ہے کہ اہل سنت شیعون کے مقابلہ مین شیخین کا ایمان ثابت نہین
کرسکتے ہین اور جب اس امر سے اونکو بالکل مایوسی ہوئی تو اپنی معاش قائم رکھنے کے واسطے
مریدون کو راضی رکھنا بھی ضرور ہوا لہذا آپس مین شورے کرکے یہ تدبیر نکالی کہ شیخین کے ایمان
ثابت کرنے مین اب کچھ کوشش نکرنی چاہیے کیونکہ اوسکا اثبات کسی طرح سے ممکن نہین ہے مگر
مریدون کو تسکین دینے کے واسطے تاکہ وہ لوگ تسنن کو چھوڑ کے تشیع کو نہ اختیار کرین سو اوسکا
تدارک اسطرح سے کرنا چاہیے کہ خوارج سے مدد لیکے جناب امیر کے ایمان پر حملہ کیا جاوے لیکن
الحمد للہ کہ اس تدبیر مین بھی وہ ناکام رہے اور خوارج کی مدد اونکو کچھ مفید نہ ہوئی اسکی تفصیل
یہ ہے کہ خوارج سے مراد یہان وہی لوگ ہین جو کہ حضرت امیر کے ساتھ ہوکے معاویہ سے لڑنے
کے واسطے گئے تھے اور جب تک مقدمہ تحکیم نہین پیش ہوا تب تک وہ لوگ حضرت علی کو مومن کامل

اور خلیفہ برحق جانتے تھے اور حدیث علی مع الحق والحق مع علی اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ کو بلکہ کل آیات واحادیث کو جو جناب امیر کی شان مین وارد ہوئی ہین مانتے تھے کیونکہ اگر وہ ان باتون کو نہ مانتے ہوتے تو حضرت امیر کے ہمراہ رکاب ہوکر معاویہ سے لڑنے کو کیون جاتے اور جب معاملہ تحکیم پیش ہوا تو وہ لوگ جناب امیر سے باغی ہو گئے اور یہ کہا کہ حضرت امیرؑ سے یہ فعل ایسا صادر ہوا جس سے اونکے ایمان کا ابطال اور حبط اعمال ہو گیا لیکن اونکا یہ دعوی بلا دلیل قابل سماعت نہین ہوسکتا اونکو چاہیے کہ جیسا شیعون نے دلائل یقینیہ سے شیخین کے ایمان کا ابطال کر دیا ہے ویسا ہی وہ بہی دلائل یقینیہ سے حضرت امیر کے ایمان کا ابطال کر کے دکھلا دین اور جب تک ایسا نکرینگے تب تک اونکے شبہے ویسے ہی مردود ہونگے جیسے مشرکین کے شبہے جناب رسالتمآب کی رسالت مین مردود ہوتے ہین کیونکہ نص خدا و رسول کے مقابلہ مین کسی کے شبہے ترجیح نہین پاسکتے چہ جائے کہ خوارج کے شبہے جو کہ حسب شہادت رسول خدا خود دین و ایمان سے خارج ہین کیونکہ اگر ایسے شبہے مسموع ہون تو مثل سائل اہل سنت پر بہی سوال وارد کیا جائیگا کہ اگر خوارج کے شبہے جناب امیرؑ کی بہ نسبت مسموع ہونگے تو مشرکین کے شبہے جناب رسالتمآب کی بہ نسبت بہی مسموع ہونگے اور اگر مشرکین کے شبہے جناب رسالتمآب کے بہ نسبت نہ مسموع ہونگے تو خوارج کے بہی شبہے جناب امیر کے بہ نسبت نہ مسموع ہونگے اور اب جسطرح کا جواب اہل سنت دینگے اوسی طرح کا جواب شیعون کی طرف سے بہی ہوگا۔ اور اہل سنت کا یہ سوال کہ اگر شیعہ شیخین کے ایمان کو نہین مانتے تو بتلائین کہ جناب امیر کا ایمان خوارج کے مقابلہ مین کسطرح سے ثابت کرینگے اوس وقت وارد ہوتا کہ جیسا شیعون نے شیخین کا ایمان کتب مقبولہ اہل سنت سے باطل کر دیا ہے اوسی طرح پر خوارج نے بہی کتب مقبولہ شیعہ سے جناب امیرؑ کا ایمان باطل کیا ہوتا مگر چونکہ ایسا نہین ہوا اور نہ ابد تک ایسا ہو سکتا ہے تو اہل سنت کا یہ سوال بہی شیعون پر ابد تک نہین وارد ہوسکتا۔ **ساتوان جواب**۔ یہ جواب اہل سنت اور خوارج دونون کے مقابلہ مین ہے۔ واضح ہو کہ حسب اقرار اہل سنت خوارج کے مقابلہ مین جناب امیر کا ایمان بدلائل یقینیہ و بینات قطعیہ ثابت ہو چکا ہے اور حجت تمام ہو چکی ہے اب اوسمین کچھ بحث باقی نہین رہی مگر شیخین کا ایمان شیعون کے مقابلہ مین ویسے ہی دلائل سے ہنوز نہین ثابت ہوا ہے بلکہ یہ بحث ہنوز بحال ہے چنانچہ ترجم

کرنے والے صاحب اپنی کتاب کے ۲ و ۳ صفحہ مین لکھتے ہین کہ ہمارے نزدیک جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایسے ہی صحابی جلیل القدر اور کامل الایمان اور افضل امت اور واجب المحبت و التعظیم ہین جیسے شیخین ذوی النورین رضہ اور جن دلائل سے ہم بزرگی و افضلیت اور کمال ایمانی خلفاے ثلثہ وغیرہم کا ثابت کرتے ہین انہین دلائل سے جناب امیرؑ کا بھی فضل و کمال و قرب من اللہ بموجب ہمارے اعتقاد کے ثابت ہوتا ہے اور ہم دعوی کے ساتھ کہتے ہین کہ اگر یہ دلائل عقلیہ و نقلیہ جنکو ہم بیان کرتے ہین بفرض محال غلط اور باطل ہون تو پھر صرف ثبوت ایمان و افضلیت جناب خلفا ہی مین خلل نہین پڑتا بلکہ جناب امیر کا بھی ایمان کسی طرح ثابت نہین ہو سکتا بلکہ ثبوت رسالت جناب رسول اللہ صلعم و حقیقت دین مین سخت رخنہ واقع ہوتا ہے مگر حضرات شیعہ اپنی سادہ لوحی اور ناعاقبت اندیشی سے بوجہ بغض و عداوت خلفا و دیگر صحابہ اون دلائل بدیہیہ اور بینات قطعیہ مین شبہات بیجا اور توہمات و احتمالات لاطایلہ اور تاویلات لاحاصلہ کرتے ہین تم بلفظہٖ اور پھر تیسرے صفحہ مین لکھتے ہین کہ ہمارے نزدیک جناب امیر کامل الایمان اور افضل امت مین سے ہین چنانچہ اگر خوارج بھی ہمارے ان دلائل مین مثل روافض در باب ایمان جناب امیر رد و قدح کرین تو اونسے بھی ہم یہی سوال کرینگے کہ علاوہ ان دلائل کے کسی دوسری دلیل سے ایمان جناب شیخین ثابت کر دین انتہی بلفظہٖ۔ اب یہان سے چند باتین مفہوم ہوتی ہین۔ اول یہ کہ جن دلائل سے شیخین کے ایمان ثابت کرنے کا دعوی کرتے ہین وہ دلائل بدیہیہ اور بینات یقینیہ ہین۔ اور چونکہ اونہین دلائل سے جناب امیر کے ایمان کا بھی ثبوت تبلاتے ہین تو پس سائل صاحب کے اقرار سے جناب امیر کا ایمان دلائل بدیہیہ اور بینات یقینیہ سے ثابت ہو چکا۔ دوم یہ کہ شیعہ ان دلائل کو صرف اپنی سادہ لوحی اور ناعاقبت اندیشی اور بوجہ بغض و عداوت خلفا کے نہین مانتے اور اس فقرہ سے سائل کی یہ مراد ہے کہ ایسا انکار صاحبان عقل و انصاف کے نزدیک قابل اعتبار نہین ہے پس خوارج کے انکار کی نسبت بھی یہی وجہین تصور کرنی چاہئین سوم۔ یہ کہ جب کسی مدعا پر دلائل بدیہیہ اور بینات قطعیہ قائم کیجائین تو ضرور نہین کہ مخالف اوسکو بے چون و چرا مان لے بلکہ ممکن ہے کہ مخالف بغض و عداوت کے سبب سے تسلیم نکرے بلکہ اونمین شبہات بیجا اور توہمات و احتمالات و تاویلات بیدا کرے چنانچہ

لہ خبیونکر کرتے ہین کہ اونکو سائل نے یہہ نہی پرانا لقب عطا کیا جو فرعونیون سنے اون لوگونکو دیا تھا جو فرعون کو چھوڑکر حضرت موسیٰؑ کے تابع ہو گئے تھے اور ضرور سائل نے اُس اسوت کا لحاظ کیا جو امت آنحضرت کو امت حضرت موسیٰؑ سے ہے کہ یہ فرقہ بھی کسی فرعون امت محمدؐ کو چھوڑے ہوے ہے۔ مولف عفی عنہ

شیعون پر بھی الزام لگایا ہے اور ایسا تسلیم نکرنا عقل سلیم کے نزدیک مقبول نہین ہے
پس خوارج پر بھی یہی الزام لگانا چاہیے - چہارم یہ کہ اہل سنت جیسا کہ درباب اثبات
ایمان شیخین شیعون پر اپنے نزدیک اتمام حجت کر چکے ہین ویسا ہی خوارج کے مقابلہ مین
بھی درباب اثبات ایمان جناب امیر اپنے دلائل بدیہیہ اور بینات قطعیہ سے اتمام حجت
کر چکے ہین مگر دونون نے بغض و عداوت کے سبب سے تسلیم نہین کیا ہے اور ایسا تسلیم
نکرنا عقل سلیم کے نزدیک مقبول نہین ہے پس درباب ایمان جناب امیر خوارج سے بحث
کرنی اہل سنت کے نزدیک تحصیل حاصل ہوئی - اور شیعون کے نزدیک بھی اون پر حجت تمام
ہو چکی ہے حتی کہ اونکا قتل کرنا بحکم رسول اللہ مسلمانون پر واجب ہو چکا ہے پس شیعہ وسنی
دونون کے نزدیک خوارج اس بحث سے خارج ہو چکے ہین اب اونکو اس بحث مین شامل
کرنا دلیل بیدینی ہے لیکن شیعہ وسنی کی بحث ہنوز قائم ہے کیونکہ اونکے اوپر اہل سنت
نے شیخین کا ایمان بدلائل بدیہیہ وبینات قطعیہ نہین ثابت کیا ہے بلکہ اونکے دلائل مین
شیعون کو چون وچرا کی گنجائش باقی رہتی ہے چنانچہ مرسل سوال کی تیسرے صفحہ مین
عدد چہارم کے نیچے لکھتے ہین کہ اگر کسی مذہب مخالف کے اصول پر ایمان جناب امیر ؑ
ثابت فرمانے کا خیال ہو تو اول مذہب خوارج کے اصول پر ثابت فرمائین کیونکہ جو نسبت
حضرات شیعہ کو جناب شیخین و دیگر صحابہ سے ہے وہی حضرات خوارج کو جناب امیر سے ہے
پس ایسی دلیل ہونی چاہیے جسکے مقابلہ مین خوارج کو گنجائش چون وچرا باقی نہ رہے جیسے کہ
شیعہ کو بمقابلہ اہل سنت باقی رہتی ہے تم بلفظہ - اب یہان چند باتین لحاظ کے قابل ہین
اول یہ کہ جب اہل سنت نے جناب امیر کا ایمان خوارج کے مقابلہ مین بدلائل بدیہیہ
اور بینات قطعیہ ثابت کر دیا اور اونھون نے صرف جناب امیر کے بغض و عداوت کے
سبب سے قبول نکیا تو اب حسب ادعائے اہل سنت اونسے بحث کرنی ایک امر لغو ولاطائل
ہے اور شیعون کے نزدیک جب رسولخدا نے بحکم علی مع الحق والحق مع علی اونپر اتمام حجت
کر کے اونکے قتل کا حکم دیدیا تو اب وہ اون لوگون مین داخل ہو گئے جنکی شان مین یہ ارشاد
ہوا ہے کہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعھم وعلی ابصارہم غشاوہ ولہم عذاب عظیم اور وان الذین
کفروا سواء علیہم انذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون - اب اونکے ساتھ مباحثہ کرنا خدا اور رسول کے
ارشاد سے خلاف کرنا ہے اور اس بحث مین اونکو لانا بیدینی کی دلیل ہے پس شیعہ اہ

بحث سے مستغنی ہین مگر چونکہ اہل سنت شیعون کے مقابلہ مین شیخین کا ایمان ویسے
دلائل سے نہین ثابت کر سکتے جیسا کہ خود اسی عبارت مین اقرار کیا ہے کہ شیعہ کو بمقابلہ
اہل سنت چون وچرا کی گنجائش باقی رہتی ہے لہذا یہ بحث ہنوز برقرار ہے دوم یہ کہ اہل سنت
اس بات کو خوب جانتے ہین کہ شیعہ کے مقابلہ مین کامیابی حاصل ہونا ممکن نہین ہے
لہذا خوارج کو درمیان مین لائے ہین تاکہ شیعہ اونکی طرف متوجہ ہوجائین اور باین
حکمت عملی اہل سنت اپنا پیچھا چھوڑا کے اس معرکہ سے الگ ہوجائین لیکن اہل سنت
اس بات کو خوب یاد رکھین کہ شیعون پر اونکا یہ مغالطہ ہرگز کارگر نہ ہوگا۔ سوم یہ جو
لکھتے ہین کہ جو نسبت شیعہ کو شیخین سے ہے وہی نسبت خوارج کو جناب امیر سے ہے حالانکہ
یہ بات محض غلط ہے کیونکہ خوارج کو حسب اقرار سائل چون وچرا کی گنجائش باقی نہین رہی
مگر شیعون کو اوسکی گنجائش باقی ہے پس دونون مین ایک طرح کی نسبت نہ ہوئی اور یہی
وجہ ہے کہ خوارج کی مخالفت جو جناب امیر کے ساتھ ہوئی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہ شہادت
جناب رسول خدا خوارج دین اسلام سے خارج ہوگئے اور بدترین خلق قرار پائے اور اونکی
قرآن خوانی اور روزہ و نماز وغیرہ اونکے واسطے کچھ مفید نہ ہوئی اور اونکا قتل کرنا مسلمانون
پر واجب ہوگیا اور شیعیان علی ان وعیدات سے بری بلکہ مبشر بہ بہشت ہین چنانچہ
طبرانی نے لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی انک ستقدم علی اللہ انت وشیعتک
راضین مرضین واعداءک غضابا مقمحین۔ اسکا ترجمہ یہ ہے کہ یا علی تم اور تمہارے
شیعہ خدا کے روبرو حاضر ہونگے راضی اور خوش کردہ شدہ اور تمہارے دشمن
حاضر ہونگے مغضوب اور دست بگردن بستہ پس شیعہ اور خوارج مین ایک طرح کی نسبت
نہین ہے۔ چہارم یہ کہ سائل کی درخواست ہے کہ خوارج کے مقابلہ مین شیعہ ایسی دلیل
پیش کرین کہ اونکو چون وچرا کی گنجائش باقی نہ رہے اگرچہ اسکا جواب سائل کی خواہش
کے موافق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور خود جناب امیر علیہ السلام نے
خوارج کی فوج کے روبرو بیان فرمایا اور اوسکو سنکے اونہون نے کچھ چون وچرا نہین کی
بلکہ سب نے تسلیم کرلیا اور بحسب تحریر سبط ابن جوزی کتاب تذکرہ خواص الامۃ دو ہزار
شخص اوسیوقت فوج سے الگ ہوگئے اور باقی شرارت اور نفس و نخوت کے سبب سے
جنگ کرکے مقتول ہوئے اور چونکہ یہ بیان انتصار الخ ... نمبر سوم جلد اول ...

دسمبر ۱۸۹۳ع مین مطبوع ہوکر شائع ہوچکا ہے لہذا مجھے اوسکے لکھنے کی ضرورت نہین ہے اور حسب
تحریر داؤد ابن سلیمان افندی کتاب صلح الاخوان کی صفحہ ۶ سے ایک روایت چار ہزار اور ایک روایت
سے تیس ہزار خوارج نے توبہ کی مگر چونکہ سائل صاحب کی خاطر شکنی بھی مجھے منظور نہین ہے لہذا ایک
ایسا مختصر جواب لکھتا ہون جس سے اونکو اور خوارج کو بھی انشاء اللہ تسکین ہوجائیگی اور وہ
یہ ہے کہ جناب عمر ابن خطاب جو حسب اقرار اہل سنت خوارج کے نزدیک خلیفہ برحق ہین روایت
کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ اگر ساتوان آسمان اور زمینین ایک پلہ مین اور علی کا
ایمان ایک پلہ مین رکھا جاے تو علی کے ایمان کا پلہ بھاری ہوگا (دیکھو ینابیع المودت ۱۰۹ صفحہ
اور اس رسالہ مین بسلسلہ تیسرے جواب کی دوسری شہادت مین ہم اسکا بیان لکھ چکے ہین وہان دیکھو)
الحمد للہ کہ جناب امیر کا ایمان خوارج کے خلیفہ صاحب کے اقرار سے بخوبی ثابت ہوگیا اور اگر سائل
صاحب کی تسکین نہ ہوئی ہو تو مین کہتا ہون کہ آپ نے دعوی کیا ہے کہ ہم دلائل بدیہیہ اور بینات
قطعیہ سے جناب امیر کا ایمان خوارج کے مقابلہ مین ثابت کرتے ہین تو فرمایئے کہ اون دلائل و بینات
مین خوارج کو چون وچرا کی گنجائش باقی رہتی ہے یا نہین اگر باقی رہتی ہے تو آپ اپنے اس دعوے
مین صادق نہین ہین اور جب اس دعوی مین صادق نہین ہین تو اوس دعوی مین بھی صادق
نہ ہونگے یعنی ادعاے اثبات ایمان شیخین بمقابلہ شیعہ اور اگر نہین باقی رہتی تو وہی دلائل بدیہیہ
اور بینات قطعیہ شیعون کی طرف سے بھی پیش کیے جائینگے اور اس مصرع کا مضمون صادق آیگا
ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✤ اور اگر اب بھی آپکو کچھ چون وچرا کی گنجائش باقی ہو
تو ہم ایک ایسا جواب دیتے ہین کہ تا ابد الدہر اسمین آپ کچھ عذر نکر سکینگے اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے
سوال کو شیخین کے اثبات ایمان کے واسطے کافی دلیل سمجھتے ہین اور یہ دعوی کرتے ہین کہ ابد الدہر
تک شیعون سے اسکا جواب نہ ہوسکیگا سو یہی سوال ہم بھی خوارج سے کرینگے کہ اگر تم جناب امیر کے
ایمان کا اقرار نہین کرتے ہو تو شیخین کا ایمان اولہ مذکورہ کے سوا اور کسی دلیل سے ثابت کرو اور تمہارے
زعم کے موافق خوارج ابد تک اس سوال کا جواب نہ دے سکینگے پس اثبات ایمان جناب امیر کے
واسطے حسب اقرار آپکے یہی سوال کافی ہوگا اور نہین تو آپ کا یہ سوال محض لغو ولاطائل اور لڑکون کا
کھیل ہوگا مگر شیعون پر یہ سوال وارد ہوگا کیونکہ شیعہ اس سوال کے جواب مین کہینگے کہ اچھا آپ ادلہ
مذکورہ سے شیخین کا ایمان ثابت کیجیے ہم تسلیم کرلینگے لیکن نہ ابد تک آپ ثابت کرسکینگے اور نہ کبھی شیعہ
قبول کرینگے۔ واضح ہو کہ سائل نے تو شیعون کو اتنی ہی تکلیف دی تھی کہ خوارج کے مقابلہ مین

ل بہت تفصیل کو کتاب انصاف مین بھی لکھا گیا ہے ۱۲ مولف عفی عنہ

ایسی دلیل پیش کرین کہ اونکو چون وچرا کی گنجایش باقی نہ رہے لیکن مشتہر صاحب نے
جب دیکھا کہ ایسے دلائل پیش کرنا شیعون کے نزدیک کچھ مشکل بات نہین ہے ایسی دلیلین
اونکی کتابون مین بہت ہین وہ جب چاہینگے تب اونہین مین سے کچھ دلیلین نقل کر دینگے
اور اوسوقت سائل صاحب کو ندامت کے سوا کچھ حاصل نہوگا تو انجام کار پر لحاظ کر کے اپنی
بزطبعی سے اشتہار مین اس تکلیف مالایطاق کی قید لگائی کہ نہین ایسی دلیل سے ثابت کرو
جسکو خوارج بدون چون وچرا تسلیم کرلین اور ایسی تکلیف مالایطاق دینے سے صریح ظاہر ہوتا
ہے کہ اہل سنت شیخین کے ایمان ثابت کرنے مین عاجز ہین لہذا چاہتے ہین کہ شیعون کو
ایسی فضول باتون مین اولجھا رکہین تا کہ شیخین کے ایمان کے بارہ مین گفتگو کرنے کی
نوبت نہ آنے پائے ورنہ یہ بات ظاہر ہے کہ مخالف سے کسی امر کو بدون چون وچرا تسلیم
کرالینا انسان کی طاقت سے باہر ہے کیا مشتہر صاحب کو یہ حال معلوم نہین ہے کہ رسولخدا
نے معراج کا حال مفصل بیان کیا اور قرآن مجید نے اوسپر گواہی دی لیکن جناب مجتہدہ
صدیقہ نے بعد چون وچرا ہی معراج جسمانی کا اعتقاد نکیا بدون چون وچرا کا کیا ذکر ہے
اور صلح حدیبیہ مین حضرت عمر نے رسالت مین شک کیا اور رسولخدا کے سمجھانے سے بدون
چون وچرا حضرت کے ارشاد کو تسلیم نکیا بلکہ بعد چون وچرا حضرت ابوبکر کے پاس جاکے
وہی شک کی تقریر پیش کی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول خدا کا ارشاد اونکے دلمین
کچھ بھی موثر نہین ہوا اور جب رسولخدا نے فرمایا کہ جیش اسامہ کے ساتھ جانے کی طیاری
کرو اور اگر اوس سے تخالف کروگے تو تمپر خدا کی لعنت ہوگی تو حضرات ثلثہ نے اوس حکم کو
نہ مانا اور جب رسولخدا نے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ کہ مین ایک وصیت نامہ لکھدون تا کہ
میرے بعد گمراہ نہ ہو تو حضرات ثلثہ نے نہ مانا پس جب ایسے لوگون نے جنکو آپ کامل الایمان
کہتے ہین خدا ورسول کے ارشادات کو نہ مانا تو خوارج جو کہ بشہادت رسولخدا دین وایمان
سے خارج ہین اور بہ شہادت عقل سلیم عقل انسانی سے بے بہرہ ہین اور باانیہمہ چونکہ جنگ
نہروان مین اونکے بارہ ہزار بزرگون مین صرف نو بچے اور باقی مقتول ہوئے لہذا جناب
امیر کی عداوت مین اندھے اور بہرے ہورہے ہین اور شیعون کو اپنا جانی دشمن جانتے
ہین تو وہ کیونکر شیعون کی کوئی بات سنینگے اور مانینگے بلکہ اونکی باتون پر لحاظ کرنے سے ظاہر
ہوتا ہے کہ مستدل کا کام یہ ہے کہ اپنی دعوے پر اپنی دلیل قائم کردے جو نفس الامر مین

ستلزم مدعا اور صحیح المقدمات ہو اور مخالف سے تسلیم کرانا یہ اوسکا کام نہین ہے پس اہلسنت
کو چاہیے کہ مشتہر صاحب کو یہ بات سمجھا دین اور نہین تو یہ اندیشہ ہے کہ مشتہر صاحب بوجہ
اپنی تیز طبعی سے اس مضمون کا اشتہار جاری کرینگے کہ قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم
یولد ولم یکن لہ کفوا احد کو اور نیز آیہ ولو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا کو نصاری بدون چون
وچرا نہین مانتے ہین لہذا ملائکہ مقربین اور جمیع انبیا و مرسلین سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ
کہ اثبات توحید مین کوئی ایسی دلیل پیش کرین جسکو نصاری بدون چون وچرا مان لین آگر
اس کام کے واسطے ہم چار مہینے کی مہلت دیتے ہین آگر اس عرصہ مین جواب ہماری خواہش
کے موافق ملا تو خیر اور نہین تو نصاری سے مدد لیکے ہم خداوند عالم کی وحدانیت اور انبیا کی
نبوت اور مرسلین کی رسالت اور ملائکہ کی شہادت سب باطل کر دینگے۔ آٹھوان جواب
یہ جواب اہل سنت کے مقابلہ مین ہے اور اسکا مال یہ ہے کہ جناب شیخین کا ایمان خود
اونہین کی شہادت سے باطل ہوتا ہے اور سائل صاحب نے جو جو دلیلین اونکے اثبات
ایمان کے واسطے لکھی ہین وہ سب اوسی شہادت سے باطل ہو جاتی ہین اور اہل سنت
کا سوال مذکور شیعون پر وارد نہین ہو سکتا اور اوسکی تفصیل یہ ہے کہ ذہبی نے روایت
کی ہے کہ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا کہ یا حذیفہ باللہ انا من المنافقین یعنی اے حذیفہ
خدا کی قسم ہے کہ مین منافقون سے ہون (دیکھو مغنی امام ذہبی) مین کہتا ہون
کہ جب حضرت عمرؓ نے قسم کھاکے ارشاد فرمایا کہ مین منافق ہون تو دو حال سے
خالی نہین اگر جناب والا نے سچ فرمایا ہے تو لا ریب فیہ ضرور منافق ہین اور
اگر جھوٹھ فرمایا ہے تو جھوٹھی بات پر قسم کھائی ہے پس بلا شک منافق ہین اور ایسے اعلی
درجہ کے منافق ہین کہ ہر کہ دران شک آرد کافر گردد کیونکہ اسمین شک کرنا اہل سنت کے
فاروق اعظم کی قسم مین شک کرنا ہوگا اور حضرت ابو بکر کا نفاق دو وجہون سے ثابت ہوا
اول یہ کہ حضرت عمر کا نفاق جان بوجھ کے انہین کے بنانے سے بلا استحقاق خلیفہ
بن بیٹھے۔ دوم یہ کہ اپنے بعد اونہین کو خلیفہ اور مسلمانون پر حاکم مقرر کیا اور حضرت
ابو بکر کے اس نفاق کی خبر جناب رسالتمآب نے حضرت ابو بکر کو پیشتر ہی سے دی تھی جناب
مالک نے موطا مین روایت کی ہے کہ مر النبی صلعم بشہداء احد فقال ہولاء اشہد علیہم فقال
ابو بکر الستا باخوانہم یا رسول اللہ صلعم اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا کما جاہدوا فقال صلعم

ہے لیکن لا ادری ما تحدثون بعدی فبکی ابوبکر ثم قال وانا لکائنون بعدک!! یعنے نبی صلعم کا گذر شہدائے احد پر ہوا آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ ایسے ہین کہ انپر مین گواہی دیتا ہون یعنے انکے ثبات دین اور قوت ایمان کی گواہی دیتا ہون تب ابوبکر نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اونکے بھائیون مین سے نہین ہین ہم ویسا ہی ایمان لائے جیسا کہ وہ ایمان لائے اور ویسا ہی جہاد کیا جیسا کہ اونہون نے جہاد کیا تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہان لیکن مین نہین جانتا کہ میرے بعد تم کیا احداث کروگے تب ابوبکر روئے اور پھر روئے پھر کہا کہ آیا بہ تحقیق ہم آپکے بعد زندہ رہینگے۔ واضح ہو کہ جناب رسالتمآب کا یہ ارشاد کہ مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا احداث کروگے اس امر کا اشارہ تھا کہ میرے بعد تم حق اہلبیت کو غصب کروگے اور بلا استحقاق ایک منافق کے خلیفہ بنانے سے خلیفہ بن بیٹھوگے اور اپنے بعد اوسی منافق کو خلیفہ بنا جاوگے اور اب دونون صاحبون کا منافق ہونا بخوبی ثابت ہوگیا اور یہین سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ سائل صاحب نے شیخین کے اثبات ایمان و فضائل کے بہ نسبت جتنی آیات قرآنی لکھی ہین اونمین سے ایک بھی جناب شیخین کے ایمان پر دلالت نہین کرتی کیونکہ اگر کوئی آیت اونکے اثبات ایمان پر دلالت کرتی تو رسولخدا ابوبکر کے سوال کے جواب مین یہی فرماتے کہ فلان آیت تمہارے اثبات ایمان پر بھی دلالت کرتی ہے یہ نہ فرماتے کہ مین نہین جانتا کہ میرے بعد تم کیا احداث کروگے کیونکہ رسولخدا کو سائل کی بہ نسبت قرآن کا علم زیادہ تھا پس جتنی آیتین سائل نے اثبات ایمان شیخین کے واسطے درج سوال کی ہین اور جتنی زمان آئندہ مین تلاش کرکے لکھینگے وہ سب اس بحث مین بیکار ہونگی۔ اور یہین سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ رسول خدا نے کوئی حدیث انکے اثبات ایمان اور خاتمہ بخیر کی بہ نسبت نہین فرمائی ہے اگر کوئی حدیث فرماتے تو حضرت ابوبکر کو اس سوال کرنے کی ضرورت ہوتی اور نہ رسول خدا جواب مین یہ فرماتے کہ مین نہین جانتا کہ میرے بعد تم کیا احداث کروگے اور نہ حضرت ابوبکر کو نا امید ہوکے رونے کی نوبت آتی پس جتنی حدیثین سائل نے اونکے اثبات ایمان کے بارہ مین لکھی ہین وہ بھی سب بیکار ہوئین اگر اونمین سے کوئی حد صحت کو پہونچیگی تو باول بعدم ایمان ہوگی اور نہین تو موضوع قرار دیجائیگی اور جب انکا منافق ہونا ثابت ہوچکا ہو تو جتنے اعمال انکے اثبات ایمان کے واسطے سائل نے درج

ہے کہ حضرت ام سلمہ کو نزول آیہ تطہیر کے وقت اونکا انجام بخیر ہونے سے اونکو اطمینان دیدیا تھا۔ مگر

سوال اور شتہر نے درج اشتہار کیے ہین وہ بھی سب بیکار ہوے کیونکہ ثبوت نفاق کی
حالت مین جتنے اعمال خیر اُنکے ثابت ہونگے اونمین سے ایک بھی تمالیقنا للہ نہوگا کیونکہ خلوص
ونفاق کا جمع ہونا محال ہے بلکہ وہ ریاکاری مین داخل ہونگے الحمد للہ کہ گذشتہ جوابون
مین جناب امیر کے ایمان کا اثبات سائل صاحب کی فرمائش کے موافق ہو گیا اور ایسا ہی
اس جواب مین اونکی کل دلیلون کا ابطال ہو گیا پس بفضلہ تعالے اونکے سوال کا پورا
جواب ہوگیا اور یہ جناب امیر المومنین امام المتقین سلطان الاولیا اشرف الاوصیا
غالب علی کل غالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے معجزات مین سے ایک ادنی معجزہ
ہے کہ جس سوال کے اوپر علماے اہل سنت کو اتنا بڑا دعوی و ناز تھا کہ کوئی شیعہ ابد تک
اسکا جواب نہ لکھ سکیگا اوس عقدہ لاحل کو غلامان علی ؑ مین سے ایک ادنی ہیچمدان
غلام ایک اوجاڑ بستی کے رہنے والے نے کس آسانی کے ساتھ حل کر دیا کہ گویا کچھ
تھا ہی نہین و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اب حضرات اہل سنت کی خدمت مین
یہ عرض ہے کہ جیسا ہم نے جناب شیخین کا ایمان دلائل صحیحہ سے باطل کر دیا ویسا ہی جبتک
کہ اہل سنت اونکا ایمان دلائل صحیحہ سے ثابت نہ کرلین تب تک وہ اپنا سوال مذکور شیعون
کے آگے پیش نکرین - نوان جواب - یہ جواب اہل سنت و خوارج دونون کے مقابلہ
مین ہے اور اسکا ماحصل یہ ہے کہ جناب امیر ؑ کا ایمان بنص رسول ؐ ثابت ہی اور فرق اسلامیہ
مین سے کسی کو چون وچرا کی گنجایش باقی نہین ہے - واضح ہو کہ ایمان ایک قلبی امر ہے کہ
عارف القلوب کے سوا اوسکا واقعی حال کوئی نہین جان سکتا اور ظاہری اعمال سے کسی کے
ایمان کا یقین نہین حاصل ہو سکتا انتہا یہ ہے کہ ظن حاصل ہو اور وہ ظن گاہ گاہ غلط بھی
ہو جاتا ہے اور اصحاب ہونا بھی ایمان کی دلیل نہین ہے چنانچہ صحیح بخاری مین ہے کہ قال

رسول اللہ صلعم یرد علی یوم القیامۃ رہط من اصحابی فیجلؤن علی الحوض فاقول یارب

اصحابی فیقول انک لا علم لک بما احدثو بعدک انہم ارتدوا علی ادبارہم القہقری
یعنی قیامت کے روز ایک گروہ میرے اصحاب کا میرے پاس وارد ہوگا پس لائے جاینگے
وہ حوض پر پس مین کہونگا خدایا یہ میرے اصحاب ہین پس کہیگا خدا تعالے کہ یہ تحقیق
تو نہین جانتا اوس بات کو جو اونہون نے تیرے بعد احداث کیا یہ تحقیق کہ وہ لوگ
مرتد ہو کے اپنی پچھلی راہ پر پھر گئے اس حدیث سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ ظاہری اعمال

اور اصحاب ہونا مومن ہونے کی دلیل نہین ہوسکتی پس یقینی اور قطعی مومن وہی
شخص ہوسکتا ہے جسکا ایمان بشہادت خدا اور رسول ثابت ہو اور چونکہ جناب امیرؑ کی
شہادت کتب مقبولہ اہل سنت مین بروایت حضرت عمر موجود ہے تو اہل سنت ونیز خوارج
کو چون وچرا کی گنجایش باقی نہ رہی کیونکہ دونون حضرت عمر کے معتقد اور پیرو ہین اور وہ
حدیث یہ ہے۔ کہ روی عن عمر مرفوعا لوان السموات السبع والارضین وضعت فی کفۃ
ووضع ایمان علی فی کفۃ لرجح ایمان علی۔ یعنے عمرؓ سے روایت کی گئی ہے کہ اگر ساتون
آسمان اور زمینین ایک پلہ مین رکھے جائین اور علی کا ایمان ایک پلہ مین رکھا جاے تو علی کا
ایمان بھاری ہوگا دیکھو ینابیع المودۃ ۱۰۹ صفحہ۔ پس جناب امیرؑ کا ایمان تو یقینا ثابت
ہوگیا اور چونکہ جناب شیخین کے ایمان کی کوئی گواہی نہین پائی گئی بلکہ رسول خدا نے
صاف صاف فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ میرے بعد تم کیا احداث کروگے پس اونکے ایمان
کا اثبات نہوا بلکہ اثبات ایمان کے عوض حضرت عمر کا نفاق تو خود اونھین کے اقرار سے
ثابت ہوگیا۔ اور حضرت ابوبکر کا نفاق اس سبب سے ثابت ہوگیا کہ اونھون نے دیدہ ودانستہ
منافق کو خلیفہ بنایا[ے] اور خود بھی بغیر استحقاق منافق کی صلاح سے مستحق کا حق غصب کرکے
خلیفہ بن بیٹھے پس جیسا کہ جناب امیرؑ کے ایمان مین چون وچرا کی گنجایش نہ رہی ایسا ہی
جناب شیخین کے نفاق مین بھی چون وچرا کی گنجایش باقی نہ رہی اور اب سائل صاحب
کے سوال کا جواب اونکی خواہش کے موافق ہوگیا جو سوال کے ساتوین صفحہ مین لکھا ہے کہ جمیع
علماے شیعہ سے سوال کیا جاتا ہے کہ آپ لوگ حضرت امیر کا مومنین صالحین وممدوحین
صحابہ سے ہونا کسی ایسی دلیل قطعی سے جسکے مقدمات مسلمہ خصم ہون بمقابلہ خوارج ودواصب
دشمنان حضرت امیر کے ثابت کردین اور وہ ساکت رہجائین اور ایسے شبہات لغو جو
شیعہ باوجود ان تمام دلائل قویہ کے ایمان اصحاب ثلثہ وغیرہ رضوان اللہ تعالی علیہم کے
بارہ مین کرتے ہین نہ کرسکین کیونکہ بحمد لله ہمنے جناب امیر کا ایمان ایسی قطعی دلیل سے
جسکے مقدمات مسلمہ خصم ہین ثابت کردیا اور کس طرح کا ثبوت کہ تمام عالم کا ایمان جناب
امیرؑ کے ایمان کے مقابلہ مین ہلکا ہے اور اب ہم سائل صاحب سے کہتے ہین کہ آپ بھی
اسیطرح کی کوئی حدیث شیخین کے ایمان کی بابت کتب مقبولہ شیعہ سے پیش کیجیے اور
اوسکو نہ ہین تب البتہ آپ یہ سوال کرسکتے ہین کہ ہمنے ایسی دلیل سے کہ جو ہمارے شیعہ

[ے] باوجودیکہ لوگون نے منع بھی کیا کہ مرد سخت طبع اور درشت خو کو خلیفہ نہ کرو (دیکھو اخسار) بیان اخلاق حضرت عمرؓ-

مین سے ہر شیخین کا ایمان ثابت کردیا لیکن شیعہ اوسکو نہین مانتے ہین تو اب تبلائین کہ
خوارج کے مقابلہ مین جناب امیر کے ایمان ثابت کرنے کے واسطے کسطرح کی دلیلین پیش
کرینگے مگر سائل صاحب نے ایسی ایک دلیل بہی پیش نہ کی بلکہ ایسی کمزور و سست دلیلین
پورانی دہورانی لکہی ہین جنکو بقول سائل شیعون کے لغو شبہات نے ہی الیار دکردیا ہے
کہ اہل سنت کو مجبور ولاچار ہوکے خوارج سے مدد لینے کی ضرورت پڑی ہے اور یہ بہی
مذہب شیعہ کے حق ہونے کی ایک دلیل ہے کہ اونکو اغیار سے مدد لینے کی ضرورت
نہین ہوئی بخلاف اہل سنت کہ اونکو خوارج سے مدد لینے کی ضرورت ہوئی ہے
جو کہ حسب شہادت رسول خدا دین سے خارج اور بدترین خلق ہین اور اونکی قران خوانی
اور روزہ و نماز اونکے واسطے کچھ مفید نہین بلکہ مضر ہے اور اونکا قتل کرنا ہر مسلمان پر
واجب ہے اور اس امداد و استمداد سے ثابت ہوا کہ اہل سنت کا مذہب خوارج
سے الگ نہین ہے اور اونکا یہ کہنا کہ ہمکو خوارج سے کچھ علاقہ نہین ہے عوام کو محض مغالطہ
دینے کے واسطے ہے اور حق یہ ہے کہ دونون مین ایسا اتحاد و ایسی مناسبت ہے کہ
ایک دوسرے کا معین و مددگار اور وکیل و مختار ہو سکتا ہے۔ مخفی نہ رہے کہ اہل سنت
کی دلیلین ایسی لغو ولاطائل ہین کہ خود حضرت عمر نے ان دلیلون کو اثبات ایمان
مین اپنے واسطے لغو وبیکار سمجھکے صاف صاف قسم کہا کے حذیفہ راز دار نبی سے روبرو
کہدیا کہ واللہ یا حذیفۃ انا من المنافقین یعنے اے حذیفہ خدا کی قسم ہے کہ مین منافقین
مین سے ہون اگر سائل کے دلائل مرقومہ مین سے کسی دلیل سے حضرت عمر کا ایمان
ثابت ہو سکتا تو وہ ہرگز اپنے منافق ہونے کا اقرار نہ فرماتے لیکن کیا کرین پہلے تو حذیفہ
راز دار نبی صلعم سے بار بار پوچہا کہ مین بہی منافقین مین سے ہون یا نہین جب حذیفہ نے
انکی تسکین نہ کی اور کوئی دلیل بہی انکو اپنے ایمان کی مثبت نہ ملی تو عاجز ولاچار ہوکے
اونہون نے اپنے دلی حال کا اظہار کردیا جیسا کہ مجرم اضطراب دلی کے سبب سے حاکم
کے روبرو اپنے جرم کا اقرار کردیتا ہے۔ اب سائل و مشتہر کو چاہیے کہ ایک میموریل
حضرت عمر کے پاس اس مضمون کا بہیجین کہ ہمنے فلان فلان دلیلون سے آپکا ایمان
ثابت کرنا چاہا تہا لیکن آپ نے اپنی زبان سے ایک ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ جس سے
ہماری کل دلیلین شیعون کے مقابلہ مین باطل وبیکار ہوگئین اور جب ہم آپکے اثبات

ایمان سے مایوس ہوئے تو ہمنے آپکی بحث مین اور آبائی مذہب کی غیرت مین اور شیعون کے آگے ندامت اوٹھانے کے سبب سے چاہا کہ اپنی ندامت اسطرح سے شائین کہ خوارج سے مدد لیکے علی ابن ابی طالب کے ایمان پر اعتراض کرین مگر اوسکے جواب مین شیعون نے آپ ہی کی روایت کی ہوئی یہ حدیث پڑھی کہ ع رسولخداؐ نے فرمایا ہے کہ اگر ساتون آسمان و زمین ایک پلہ مین رکھے جائین اور علی ابن ابی طالبؑ کا ایمان ایک پلہ مین رکھا جائے تو علی کا ایمان بھاری ہوگا بس ہمکو اور خوارج کو بھی ایسی ندامت حاصل ہوئی کہ اب شیعون سے آنکھین چار نہین کر سکتے ہین لهذا اب آپکی خدمت مین یہ عرض کرتے ہین کہ انکے ایمان کے واسطے کوئی ایسی دلیل بتلایئے جسکو شیعہ بدون چون چرا تسلیم کرلین اور اس کام کیواسطے ہم آپکو چار ماہ کی مہلت دیتے ہین مگر ہم بالیقین جانتے ہین کہ اس سوال کا جواب آپ سے ابد تک نہو سکیگا کیونکہ آپ نے ایسی کلھاڑی اپنے پاؤن مین ماری ہے کہ وہ گھاو کبھی علاج پذیر نہوگا اور اب سائل کا وہ دعوے کہ دلائل مذکورہ سے اگر جناب امیرؑ کا ایمان ثابت ہوگا تو اونھین دلائل سے شیخین کا ایمان بھی ثابت ہو جائیگا۔ اور اگر شیخین کا ایمان نہ ثابت ہوگا تو جناب امیرؑ کا ایمان بھی نہ ثابت ہوگا باطل ہوگیا کیونکہ دلائل مذکورہ سے جناب امیرؑ کا ایمان ثابت ہوگیا اور شیخین کے ایمان کے عوض اونکا نفاق ثابت ہوگیا۔ الحمد للہ کہ زبان جواب بھی ختم ہوگیا اگر زندگی وفا کریگی تو انشاءاللہ ہم دسوان جواب بھی جلد ختم کرینگے اور نہین تو اسیقدر مومنین کی تسکین و تسلی اور سائل کے کسر انتخار و تعلّی کے واسطے کافی ہے۔

خدا کے فضل سے

یہ کتاب جزو ثانی صفحہ ۱۰ سے بمقام لکھنؤ مطبع جعفری نخاس مین باہتمام حقیر مصنف ذوالخصائل و اڈیٹر رسالہ روشنی ۱۲ نوین ربیع الاول ۱۳۱۲ھ کو چھپکر تیار ہوگئی۔ جناب مصنف دام فیضہ کے علاوہ دفتر رسالہ روشنی چوک لکھنؤ کے پتہ سے درخواست آنے پر حقیر بھی بھیج سکتا ہے۔

اور دس آنے فی جلد قیمت ہے۔

میرزا عبد التقی قزلباش ۔ دفتر رسالہ روشنی ڈاکخانہ چوک لکھنؤ

مطبوعہ جعفری پریس لکہنؤ نخاس جدید